حیات آفریں تقریریں

تالیف

مولانا محمود الحسن قاسمی بستوی

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

دار الکتاب دیوبند (یوپی)

Scanned by CamScanner

پہونچ سکے تو پہونچ جا تو ماہ وانجم تک
شراب نور سے لبریز ہیں یہ پیمانے

حیات آفریں تقریریں

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

مؤلف

مولانا محمود الحسن قاسمی بستوی

شائع کردہ
دارالکتاب، دیوبند یوپی

Scanned by CamScanner

انتساب

والدمحترم، والدہ محترمہ اور برادر عزیز افتخار احمد

کے نام

کہ جن کی گراں قدر دعاؤں اور پاکیزہ آرزوؤں کے

طفیل میں اس خدمت کے لائق ہوا۔

محمود الحسن

Scanned by CamScanner

فہرست مضامین

(۱) قلم ٹی وی اور ہماری زندگی
(۲) اسلام اور پردہ
(۳) مسلمان پستی میں کیوں
(۴) طلبائے مدارس اسلامیہ کی ذمہ داری
(۵) اسلام نے عورت کو کیا دیا
(۶) تکبر کا انجام
(۷) تواضع کا انعام
(۸) قوم کا نوجوان بے راہ کیوں
(۹) والدین کے حقوق
(۱۰) والدین کی نافرمانی کا انجام

Scanned by CamScanner

تقـــریظ

حضرت مولانا مفتی راشد صاحب اعظمی استاذ دارالعلوم دیوبند

باســمه سبحــانه وتعــالی

محترم جناب مولانا محمود الحسن صاحب زید علمہٗ، فاضل دارالعلوم دیوبند کا مرتب کردہ تقریروں کا مجموعہ احقر نے بالاستیعاب دیکھا ہے۔

ماشاء اللہ علمی اور تحقیقی تقریریں ہیں، زبان بھی بحمد للہ شستہ اور شگفتہ ہے اللہ تعالیٰ اسے شرف قبول سے نواز کر مقبول خاص وعام بنائے آمین

محمد راشد اعظمی
خادم تدریس دارالعلوم دیوبند
۱۴۱۸/۸/۱۵ھ

Scanned by CamScanner

تقریظ

حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی استاذ تفسیر وادب

دارالعلوم دیوبند

حامداً ومصلیاً ومسلماً وبعد

بندہ نے عزیزم مکرم مولوی محمود الحسن قاسمی بستوی حفظہ اللہ کے مرتب کردہ مجموعہ تقاریر (حیات آفریں تقریریں) پر جستہ جستہ نظر ڈالی ماشاءاللہ موصوف نے ان کو بڑے سلیقے سے جمع کیا ہے۔

مواد کی عمدگی کے ساتھ زبان کی شستگی بھی اس میں موجود ہے اسلوب خطابی جو خطابت کی جان ہے آں عزیز نے اس کو برابر ملحوظ رکھا ہے۔ مزید برآں چست جملے، طاقتور ادب اور اسلوب ادبی کی چاشنی بھی اس میں محسوس ہوتی ہے جس سے مضمون نویسی میں بھی مدد ملے گی، اس کے باعث یہ مجموعہ دو آتشہ ہو گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کے افادہ کو عام و تام فرمائے اور عزیز مولف کو مزید علمی خدمات کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین

دعاگو

عبدالخالق سنبھلی

۱۴۱۸/۱۰/۲۷ھ

Scanned by CamScanner

پیش لفظ

باسمہ تعالیٰ

محترم قارئین

سپنے کیسے بھی ہوں اگر ان میں اولوالعزمی، بلند حوصلگی، اور پختہ فکر و عمل کے رنگ مسلسل بھرتے رہیں تو ایک نہ ایک دن شرمندۂ تعبیر ہو کر رہتے ہیں۔

میں بھی بچپن ہی سے کچھ میٹھے اور سہانے سپنے دیکھتا آرہا ہوں! ایک شعلہ بیان مقرر، ایک سحر آفریں خطیب کے سپنے، ایک حیات آفریں رائٹر، ایک انقلاب آفریں قلمکار بننے کے خواب۔

اور بچپن ہی سے کچھ بننے اور کچھ کر گذرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار تا رہا؟ گو کہ ابھی تک میرے یہ حسین خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے اور میں علم و ادب کے گلشن سے ایک پھول بھی نہ چن سکا تاہم مجھے قوی امید ہے کہ اگر آپ کی پر خلوص دعائیں اور نیک خواہشات شامل حال رہیں تو انشاء اللہ یاران باصفا کے جلو میں بھاگتے بھاگتے کسی نہ کسی دن میں بھی انگلی کٹا کے شہیدوں میں نام کرلوں گا۔

اصلاح معاشرہ کے موضوعات کے تحت تقریریں لکھنے کیلئے دوستوں کا گذشتہ دو تین سال سے اصرار تھا، پر تقریری و تحریری صلاحیت ناقص و نامکمل ہونے کے باعث مجھ میں قلم اٹھانے کا حوصلہ نہ ہوتا تھا۔

Scanned by CamScanner

لیکن اس سال برادرم مولوی محفوظ الرحمٰن بستوی، مونڈاڈیہہ خورد، متعلم دارالعلوم دیوبند کی ہمت افزائیوں نے مجھ کو نہ صرف لکھنے کا حوصلہ بخشا بلکہ مجھ میں امنگوں، ولولوں اور حوصلوں کی وہ آتش سیال بھر دی جس نے پورے استقلال و دلجمعی کے ساتھ قلم اٹھانے پر مجبور کر دیا ہے۔

گو کہ اس کتاب کی سبھی تقریریں تحریریں ہیں، پر انہیں عوامی بنانے کے لئے کئی جگہوں پر میں نے تحریری طرز نگارش سے انحراف کیا ہے۔ اور کہیں کہیں اس طرح کے سچے واقعات بھی جوڑ دئے ہیں کہ جنکا مقرر کی باتوں کو سامعین کے دلوں میں ترازو کرنے میں اہم رول ہوتا ہے۔

نیز تقریر کو مزید موثر اور جامع بنانے کے لئے میں نے بعض مقامات پر مختلف کتابوں سے براہ راست استفادہ بھی کیا ہے، اور ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اپنے ساتھیوں کے بلند تحریری و تقریری ذوق کی تسکین کر سکوں۔

یہ میری پہلی طالب علمانہ کاوش ہے اس میں آپ کو کئی غلطیاں مل سکتی ہیں اور آپ اس میں جابجا جھول محسوس کر سکتے ہیں۔ تاہم میری یہ تقریریں اگر ذرا بھی آپ کے تحریری و تقریری ذوق کی تسکین کر سکیں اور آپ کی زبان سے نکلا ہوا ایک بول بھی سامعین کے دلوں کو اپیل کر سکا، تو میں سمجھوں گا میری محنت رائیگاں نہیں گئی۔

والسلام

نیاز مند

محمود الحسن قاسمی بستوی

Scanned by CamScanner

فلم، ٹی وی اور ہماری زندگی

الحمد للّٰہ الذی کفی وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم، بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

قال اللّٰہ تبارك وتعالی فی القرآن المجید والفرقان الحمید یسئلونك عن الخمر والمیسر، قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما. صدق اللہ العظیم

ان کے ماتھے پر شکن تو آئے گی لیکن قتیلؔ
ہم کہاں لے جائیں گے اپنی جرأت اظہار کو (قتیل شفائی)

صدر محترم حاضرین مجلس!

میں آپ کے سامنے لیلیٰ مجنوں، رومیو جیولیٹ کی کہانیاں دہرانے آیا نہ ہی سلیم انارکلی، شیریں فرہاد کی داستانیں سنانے آیا ہوں۔ میرے پہلو میں خوشگوار دھڑکنیں نہیں، راکھ کے ڈھیر ہیں، میری آنکھوں میں ایک تن آسان غافل نوجوان کا خمار نہیں، بیدار باش اور قوم پرور نوجوان کا کرب ہے۔ میری آواز میں ایک خوشحال اور عیش پرست مقرر کی گرج نہیں کاروان حیات کے ایک لٹے ہوئے مسافر کی فریاد ہے۔ میرے پاس دلفریب الفاظ اور لچھے دار واقعات نہیں، ابدی ودائمی

Scanned by CamScanner

مسرتوں کا سامان ہے۔ میں آپ کو سلانے نہیں بیدار کرنے کا تصور لیکر آیا ہوں میں آپ کو نغموں اور قہقہوں کا روح پرور پیغام دینے نہیں، قوم کی موجودہ صورتحال کا وہ بھایانک نقشہ پیش کرنے آیا ہوں جس میں قوم کی اصل صورتیں مسخ کر دی گئی ہیں۔

میرے دوستو! میری باتوں کو ایک جذباتی کی باتیں نہ سمجھنا۔ آپ لوگوں میں بہت سے ایسے ہونگے جو میری باتوں کو یہ سوچ کر پس انداز کر دینگے کہ میں ایک جذباتی طالب علم ہوں، میری باتیں ایک جذباتی طالب علم کی باتیں ہیں۔ اور روز اول سے ہوتا بھی یہی آیا ہے کہ جب کسی قوم پر زوال آتا ہے، جب کوئی قوم تنزل اور پستی کے مہیب غاروں میں دفن ہو رہی ہوتی ہے تو وہ اپنے ناصح، اپنے ہمدرد، اپنے بہی خواہ کی باتوں کو خواہ وہ کتنی ہی قیمتی کیوں نہ ہوں محض اس خیال سے ٹھکرا دیتی ہے کہ یہ کمسن لڑکا کیا جانے۔ لیکن اگر آپکے پہلو میں دل نام کی کوئی چیز دھڑک رہی ہے، اور سینہ پختہ ایمان و یقین عزم و عمل کی روشنی سے منور ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ آپ میری باتیں سننے اور عمل کے دامن میں پرونے سے گریز کریں گے۔

حضرات گرامی آپ کے اس تقریری پروگرام میں مجھے فلم، ٹی وی، اور ہماری زندگی پر روشنی ڈالنے کے لئے کہا گیا ہے، جبکہ یہ موضوع میرے لئے بیحد پیچیدہ اور دشوار ہے۔ مگر میں یہ نہیں کہوں گا کہ اس موضوع پر تقریر کرنا میرے بس کا روگ نہیں، کیونکہ میرا اپنا نظریہ ہے!

عزم کامل ہو تو کشتی لب ساحل ہو گی
حوصلہ چاہئے طوفان سے ٹکرانے کا

Scanned by CamScanner

محترم سامعین آپ ذرا سنبھل کر بیٹھیں، اور دل ودماغ کو قبول حق کے لئے متوجہ رکھیں انشاءاللہ میں فلم، ٹی وی، اور ہماری زندگی پر ایسے تاریخی حقائق پیش کروں گا کہ آپ حیرت انگیز تاثر محسوس کریں گے۔ میں تلخ حقائق پر تصورات کے حسین پردے نہیں ڈالوں گا۔ میں شیخ چلی کے خیالی پلاؤ پکانے کا قائل نہیں ہوں۔ میں ریت پر امیدوں اور تمناؤں کے محلات تعبیر کرنے کی ترغیب نہیں دوں گا۔

محترم حضرات تباہی وبربادی کے گھپ اندھیرے میں ہر طرف سے آواز اٹھ رہی ہے کہ زندگی کے محاذ پر ہم اس لئے پٹ رہے ہیں کہ ہمارے اندر کمال ایمان نہیں رہا۔ ہم زندگی کے میدان میں اس سے شکستیں کھارہے ہیں کہ ہمارے اندر شمع ایمان کی لو مدھم ہو گئی ہے۔ ہم زندگی کے طویل اور تیز رفتار سفر میں اس لئے قدم قدم پر لڑھک رہے ہیں کہ ہم میں غور وفکر اور ایمان ویقین کی روشنی کمزور ہو گئی۔ اور یہ بات سو فیصد درست بھی ہے کہ ہم میں کمال ایمانی نہیں رہا اور ہم بڑی تیزی سے ایمان ویقین کی روشنی سے دور ہو جاتے جارہے ہیں۔

حالانکہ کمال ایمانی کے بغیر ہم زندگی کے صحیح مراحل طے نہیں کرسکتے وہ ایمانی کمال ہی تھا جو دریائے دجلہ کی طغیانیوں کو روندتا ہوا دنیائے کفر وشرک پر چھا گیا تھا۔ وہ ایمانی کمال ہی تھا جس نے قیصر وکسریٰ جیسے سے جابر بادشاہوں کے محلات ہلا ڈالے تھے۔ وہ ایمانی کمال ہی تھا جس نے حضرت خبیبؓ بن عدی اور حضرت زید بن دشنہ کو دار پر لٹک جانے کا حوصلہ بخشا تھا۔ وہ ایمانی کمال ہی تھا جس نے عرب

Scanned by CamScanner

کے خونخوار بدوؤں کو زندگی کے آداب سکھائے تھے۔

وہ ایمانی کمال ہی تھا جس نے دیکھتے ہی دیکھتے ربع سکوں پر فتح ونصرت کے پرچم لہرائے تھے۔ وہ ایمانی کمال ہی تھا کہ جس کے صبا رفتار گھوڑے بیک وقت ہندوستان اور ترکستان کے دریاؤں کا پانی پی رہے تھے۔

حضرات گرامی! ایمان زندگی ہے اور بے ایمانی موت ہے۔

آج ہم موت سے ڈرتے ہیں، کیوں، اس لئے کہ ہماری قوت ایمانی کمزور ہو گئی۔ مگر حضرات اب ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ہمارا ایمان کیسے اور کیوں کمزور ہو گیا۔ ہمارے ایمان کو لوٹنے والے لٹیرے کون ہیں۔ وہ کیسے ہیں جنہوں نے ہمارے بچوں، نوجوانوں اور بڑے بوڑھوں کو بھی ایمانی واخلاقی پٹڑی سے اتار کر بزدلی اور عیاشی کی گہری کھائیوں میں دھکیل دیا ہے۔

ہمارے وہ کن بچے جو ابھی ٹھیک سے امی اور ابو ممی ڈیڈی بھی نہیں کہہ سکتے۔ سر کائے لو کھٹیا جاڑا لگے۔ اور - چولی کے نیچے کیا ہے، جیسے گندے اور ننگے گانے گاتے پھرتے ہیں۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہمارے بچوں کی زبان پر قرآنی آیات ہوں کلمۂ طیبہ کا ورد ہو۔ سلف صالحین کے مقدس کارنامے ہوں۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی شان میں کہے گئے دلکش ودلپذیر ترانے ہوں دلوں میں ایمان ویقین کی جوت جگادینے والی نظمیں ہوں۔ مگر وائے افسوس کہ اس کے بالکل الٹا ہو رہا ہے۔

حضرات! ہمارے بچوں کو یہ گندہ سبق کس نے پڑھایا، اہل مغرب

Scanned by CamScanner

نے، ہمارے بچوں کو دینی پٹڑی اور مذہبی لائن سے کس نے اتارا اہل مغرب نے۔ ہمارے بچوں کے ذہنوں میں عیاشی اور ہوس پرستی کا بیج کس نے بویا، اہل مغرب نے۔ ہمارے بچوں کو گھناؤنی اور ناپاک کہانیاں کس نے پڑھائیں، اہل مغرب نے۔ ہمارے بچوں کے سینوں میں مغربیت کا شوخ وشنگ رنگ کس نے گھولا، اہل مغرب نے۔

محترم حضرات! ہمارے دین کا دشمن، ہماری معاشرت و کلچر کا دشمن، ہمارے کردار و کیریکٹر کا دشمن، ہمارے ایمان واخلاق کا دشمن، ہماری تہذیب و تمدن کا دشمن، ہماری تہذیب و سوسائٹی کا دشمن اب سے تیرہ سو سال قبل ہی سے ہمارے ایمان و کردار کو تباہ کرنے کی سازشیں کرتا چلا آرہا ہے۔ اور ہمارے لئے اتنے خوبصورت اور رنگین جال بچھاتا آرہا ہے کہ اس میں الجھ کر ہم اپنے اصل شعار کو بھی پہنچاننے سے قاصر ہیں۔

میرے دوستو! ایک بات یاد رکھو! جس کے اندر عیش پرستی آتی ہے اس کے اندر اخلاق نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہ جاتی، اور عیش پرستی آتے ہی اس کا ایمان تباہ ہو جاتا ہے، اور جب ایمان تباہ ہو جاتا ہے تو بزدلی آجاتی ہے، اور جب بزدلی آجاتی ہے تو وہ اپنے حال اور مستقبل بے پرواہو کر چپ چاپ اپنے عشرت کدے میں بیٹھ جاتا ہے۔

میرے دوستو! جانتے ہو یہ عیاشی کس چیز سے آتی ہے! فلموں اور ناچ گانوں سے عورت اور شراب سے۔ کوئی کتنا ہی پارسا اور نیک کیوں نہ ہو میں کہتا ہوں کہ اگر وہ صرف ایک بار فلم دیکھ لے تو اپنی پارسائی سے ہاتھ دھو بیٹھے گا فلم ایک ایسا نشہ آور مشروب ہے جسے پینے والا ہوش میں نہیں رہ

Scanned by CamScanner

سکتا فلم ایک ایسا سراب ہے جس کے پیچھے بھاگنے والا کبھی بھی خط مستقیم پر برقرار نہیں رہ سکتا۔ فلم ایک ایسا خمار آلود زہر ہے کہ جو جسم سے لے کر روح تک کو مار ڈالتا ہے۔

حضرات گرامی! یہ فلمیں اسلام دشمن اہل مغرب کا خوبصورت جال نہیں تو اور کیا ہے ہمارے کتنے بھائی ایسے ہیں اگر وہ فلمیں نہ دیکھیں تو انکا کھانا بھی ہضم نہیں ہوتا۔ اور کتنے ایسے ہیں کہ جب تک فلم نہ دیکھ لیں یا ٹیلویژن نہ چالو کرلیں نیند نہیں آتی۔ اور کتنے دل جلے ایسے ہیں کہ فلمی اداکاراؤں کی سیکسی، ننگی تصویریں سینے سے چمٹا کر اس طرح سوتے ہیں جیسے یہ کوئی انکی بیحد چہیتی اور پیاری محبوبہ کی تصویر ہو۔ ہم میں کوئی کسی اداکارہ کا عاشق ہے کوئی کسی اداکارہ کا پرستار ہے کوئی کسی اداکارہ کا دیوانہ ہے۔ غرضیکہ ہم میں کا ہر فلم بین فلمی اداکاراؤں کی توبہ شکن اداؤں کا قیدی ہے۔

حضرات! یہ کتنی المناک بات ہے کہ ہم فلموں کے اس قدر رسیا اور دیوانے ہوگئے ہیں کہ فلموں کے خلاف اک لفظ بھی سننا گوارہ نہیں کرتے۔ حالانکہ انہیں فلموں نے ہمارا ایمان کھایا ہے، ہماری اخلاقی قدریں پامال کی ہیں۔ ہمارے دلوں میں عیاشی اور ہوس پرستی کا زہر گھولا ہے۔ ہماری روشن سوچوں اور فکروں پر جمود و بے حسی کا قفل لگایا ہے۔ مگر

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

علامہ اقبالؒ

عزیزان گرامی! اگر میں آپ سے پوچھوں کہ فلم کے موجد کون

Scanned by CamScanner

ہیں، تو آپ بے ساختہ اس صدی کے فلمی اسٹاروں کے نام پیش کریں گے۔ مگر آؤ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ فلم کے موجد اس صدی کے اداکار نہیں بلکہ اس سے سال سو سال پہلے کے یہودی اور عیسائی ہیں۔

آپ ذرا ماضی کی تاریخ کے اوراق الٹ کر دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ فلم کا بیج آج سے سات سو سال پہلے ہی یہودیوں اور عیسائیوں نے بو دیا تھا۔

جرمن نژاد ہرمن سلطان صلاح الدین ایوبی کے دور کی صلیبی جنگوں میں عیسائی شعبۂ سراغرسانی کا سربراہ اعلی اور عیسائی انٹلی جینس کا کمانڈر انچیف تھا۔ اسکی دور بین، عقابی نگاہیں بہت دور سے اپنے شکار کو پہچان لیتی تھیں۔ وہ بیحد گھاگ اور نڈر قسم کا جاسوس افسر تھا۔ اس کی جاسوسی کا بالکل الگ ہی انداز تھا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ وہ جاسوسی کا کام مردوں سے زیادہ نازک اندام لڑکیوں سے لیا کرتا تھا۔ وہ پہلے غیر معمولی حسین لڑکیوں کو مسلمانوں کے کردار کشی اور جاسوسی کی باقاعدہ ٹریننگ دیا کرتا تھا، پھر انہیں مردوں کو رجھانے اور لبھانے کے گر سکھلا کر لیڈر اور نیتا قسم کے مسلمانوں کے پاس اس انداز سے بھیجتا کہ وہ بیچارے ان جاسوسہ اور تخریب کارہ لڑکیوں کی چالبازیوں اور مکاریوں کو سمجھ ہی نہیں پاتے تھے۔

وہ تربیت یافتہ تخریب کارہ لڑکیاں آہستہ آہستہ انکا ایمان تباہ کر کے اپنی صلیبی حکومت کے لئے اپنی چالبازیوں سے ایسے ایسے کام لیا کرتی تھیں کہ بسا اوقات مسلم حکومت وقت کی بنیادیں ہل جاتی تھیں۔

کبھی وہ ان سے انکی حکومت کے بہت گہرے اور اہم راز لیا کرتیں اور کبھی حکومت وقت کے خلاف بغاوت و سرکشی کا طوفان کھڑا کر دیتیں الغرض

Scanned by CamScanner

ان ایمان کش، تخریب کارہ اور جاسوسہ لڑکیوں کی زمین دوز تخریب کاریوں کی ایک طویل داستان ہے، جسے مفصل بیان کرنے کیلئے کافی وقت درکار ہے

بہر کیف تاریخ بتاتی ہے کہ جرمن نژاد ہرمن نے غیر معمولی حسین لڑکیوں کے ذریعہ مسلمانوں کی ایمان کشی و تخریب کاری کی جو زمین دوز مہم چلار کھی تھی اسے اسی میں زبردست کامیابی بھی حاصل ہوتی تھی۔ تاریخ کا ادنی سا طالب علم بھی جانتا ہے کہ سلطان صلاح الدین ایوبی کو جو جوش وہمت اور عزم و عمل کا کوہ گراں تھا انہیں تخریب کارہ لڑکیوں کی زمین دوز تخریب کاریوں کی وجہ سے کئی ایک محاذوں پر عارضی شکستیں کھانی پڑی تھیں۔ اندلس میں تمام مسلمانوں کا جو صفایا ہوا تھا وہ انہیں تخریب کارہ لڑکیوں کی تخریب کاریوں کا نتیجہ تھا۔ جرمن نژاد ہرمن جو بلا کا ذہن اور گھاگ قسم کا جاسوس افسر تھا وہ کہا کرتا تھا کہ مسلمانوں کو میدان جنگ میں دنیا کی کوئی طاقت زیر نہیں کرسکتی۔ مسلمان میدان جنگ کے دیوتا ہیں۔ ایک مسلمان ہمارے دس آدمیوں پہ بھاری ہے کیونکہ ایک دبلا پتلا فاقہ مست مسلمان اپنی زنگ آلود تلوار سے ہمارے بڑے سے بڑے پہلوان کو خاک وخون میں لٹادیتا ہے۔ کس لئے آخر وہ بھی تو ہماری ہی طرح ایک انسان ہیں۔ ہماری تعداد بھی زیادہ، ہمارے اسلحے بھی برتر، ہمارے وسائل بھی وسیع تر، ہمارے جسم بھی ان سے ترو تازہ اور توانا۔

پھر آخر کیا وجہ ہے کہ ہمارے بے پناہ و بے شمار لشکر کو تھوڑی ہی دیر میں قلیل تعداد میں ہونے کے باوجود گھنٹوں بٹھا دیتے ہیں۔ وہ کونسی طاقت ہے کہ جو ہمیں شکست فاش سے دوچار کردیتی ہے۔ کیا وہ مسلمانوں

Scanned by CamScanner

کی جسمانی طاقت ہے ؟ کیا وہ مسلمانوں کی جنگی ممارست کی برتری ہے نہیں ہرگز نہیں۔ مسلمانوں کی جسمانی طاقت ہم سے زیادہ نہیں، مسلمان جنگی ممارست اور عسکری قابلیت ہم سے زیادہ نہیں رکھتے ارے یہ مسلمانوں کی ایمانی واخلاقی قوت ہے جس کے بل بوتے پر وہ ہم سے جنگ کرتے ہیں اور میدان پار لے جاتے ہیں۔ یہ مسلمانوں کی روحانی برتری ہے جو ہمیں ہر محاذ اور ہر میدان پر شرمناک شکست سے دوچار کر دیتی ہے۔ مقدس صلیب کی قسم جب تک مسلمانوں کا ایمان اس قدر مضبوط رہے گا تب تک مسلمانوں کو دنیا کی کوئی طاقت مغلوب اور زیر نہیں کر سکتی۔ اور وہ اسی طرح ساری دنیا پر حاوی رہیں گے اور ہمیں مسلمانوں کے اسی ایمان کو مارنا ہے، جب مسلمانوں کا ایمان مرجائے گا تب مسلمان خود ہی مر جائیں گے۔ اگر نہ بھی مرے تو صرف نام کے مسلمان رہ جائیں گے۔ اور ہم ان کے دل ودماغ میں اپنی چھاپ، اپنا رنگ بھر دیں گے اور ہمارا وہ رنگ اتنا شوخ و بھڑکیلا ہو گا کہ اک عرصے تک مسلمانوں کے دل ودماغ سے اتر نہیں سکتا۔ جانتے ہو ہمارا وہ رنگ کیا ہو گا؟

عورت

ہم عورت کے ذریعہ مسلمانوں کے ایمان کو ماریں گے، مسلمانوں کے اخلاق و کردار کو تباہ کریں گے۔ عورت کے اندر وہ قوت ہے جو سچے پکے مومن کو چشم زدن میں تباہ کر کے رکھ دے گی۔ عورت میں وہ حلاوت آمیز سوزش ہے جو مسلمانوں کی اک دنیا کو جلا کر راکھ کر دے گی۔ عورت میں وہ بے پناہ طاقت اور شکتی ہے جس کے سامنے ایمان

Scanned by CamScanner

ویقین کے پہاڑ بھی ریت کے ڈھیر ثابت ہوں گے۔ اگر ہم میدان جنگ میں مسلمانوں کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے تو مسلمان بھی ہماری تربیت یافتہ لڑکیوں کی زمین دوز تخریب کاریوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مانا کہ مسلمان سامنے سے کئے جانے والے وار کو روکنے میں ماہر ہیں، مگر ہماری تربیت یافتہ تخریب کارہ لڑکیوں کا وار انہیں اسی وقت محسوس ہوگا جب ان کا کام تمام ہو چکا ہوگا۔

اب ضروری نہیں کہ ہم اپنے مشن میں پہلے دن ہی کامیابی حاصل کرلیں اگر یہ کامیابی صدیوں میں ملے جب بھی گھاٹا نہیں۔ اور ہمیں اس بات کا سو فیصد یقین بھی ہے کہ ہم نے مسلمانوں کی صفوں میں کردار کشی اور تخریب کاری کا جو حسین بیج بویا ہے وہ ضرور کسی نہ کسی دن بار آور ہوگا۔ ہم نہیں ہوں گے مگر ہماری آنے والی نسلیں ہم سے بھی دلفریب طریقے پر ہمارا مشن پورا کریں گی۔ اور ایک نہ ایک دن مسلمانوں کو ایمانی واخلاقی اعتبار سے مفلوج کر کے رکھ دیں گے۔ پھر وہ دن آئے گا جب صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا ذہنی طور پر ہماری غلام ہوگی اور مقدس صلیب کا سکہ چار دانگ عالم میں بیٹھ جائے گا۔

محترم حضرات! آج یہی سب کچھ ہو رہا ہے۔ ہم مسلمان ہیں مگر ہمارے اندر جوش ایمانی نہیں رہا، ہم نماز پڑھتے ہیں مگر ہمارے اندر اخلاص نہیں رہا۔ ہم میں کوئی خالد ہے۔ کوئی طارق ہے۔ کوئی موسیٰ بن نصیر ہے۔ کوئی محمود غزنوی ہے۔ کوئی صلاح الدین ایوبی ہے۔ مگر سب کے سب نام کی حد تک۔ غیرت اسلامی کسی کے اندر بھی باقی

Scanned by CamScanner

نہیں رہی۔ ہم زندہ ہیں مگر ایک چلتی پھرتی لاش کی طرح۔

حضرات! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ فلم کی ایجاد اب سے سات سو سال پہلے ہی یہودیوں اور عیسائیوں نے کر دی تھی۔

اگر آپ بھی سات سو سال پہلے کے یہودیوں اور عیسائیوں کی تخریب کارانہ تاریخ کی کڑیاں اس دور کے فلموں سے ملائیں تو یقیناً آپ کو بھی یہ بات سمجھ میں آجائے گی کہ یہ فلمیں انہیں کی تخریب کارانہ سازشوں اور چالوں کی ایک کڑی ہیں۔

رہا یہ سوال کہ فلموں کے اصل موجد اہل مغرب ہیں تو پھر ہمارا ملک فلمیں بنانے میں ان سے آگے کیوں نکل گیا۔ گروگٹر اور چیلا شکر والی بات کیسے ہوگئی۔ تو اس سوال کا سہل اور آسان سا جواب یہ ہے کہ شکاری کا کام ہی یہی ہوتا ہے کہ جال پھیلا کر اور دانے بکھیر کر خاموشی سے کسی گوشہ میں بیٹھ جائے۔ اور پھر تاریخ کی ورق گردانی کرنیوالے بھی یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ اہل مغرب کی یہ پرانی روایت رہی ہے کہ دوسروں کو غلط اور تباہ کن چیزوں میں الجھا کر خود صاف صاف نکل گئے ہیں۔

حضرات گرامی! اب آپ مجھ سے یہ سوال بھی کر سکتے ہیں کہ مولوی صاحب جب فلمیں صرف مسلمانوں ہی کو دینی پٹڑی اور مذہبی لائن سے اتارنے کیلئے اہل مغرب نے ایجاد نہیں کی ہیں، بلکہ پوری دنیا کو ذہنی عیاشی میں مبتلا کر کے اپنا بندۂ بے دام بنانے کیلئے ایجاد کی ہیں تو خود اہل مغرب کیوں دیکھتے ہیں۔ جبکہ جال میں دانے بکھیرنے والا شکاری خود جال سے بہت دور دور رہتا ہے۔ تو جواب میں یہ عرض کروں گا کہ یہ اہل

Scanned by CamScanner

مغرب کی بہت بڑی کمزوری ہے اگر وہ نہیں دیکھیں تو شکار بھی سمجھ جائے گا کہ دال میں کالا ضرور ہے۔ اور پھر یہ تو ان کی پرانی روایت رہی ہے کہ اگر انہوں نے دوسروں کو نہیں تو کم از کم ہمیں مٹانے کے لئے ضرور اپنی عفت و عصمت بھی داؤ پر لگادی ہے۔ ان کے بڑے تو یہاں تک کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو اس صفحۂ ہستی اس روئے زمین سے ختم کرنے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنا پڑے تو گھاٹے اور خسارے کی بات نہیں ان کے یہاں ناچ گانا ضروریات زندگی میں سے بھی ہے۔

حضرات! یاد رکھئے کہ ہمارے مذہب میں فلموں اور ناچ گانوں کی ذرا بھی گنجائش نہیں ہمارے یہاں فلمیں دیکھنا، ناچنا گانا بالکل حرام ہے۔ کیونکہ فلموں میں اخلاق سوز، زاہد فریب، رہزن ایمان عورتوں کی بھرمار ہوتی ہے۔ فلموں میں کام کرنے والی عورتوں کے ایسے ایسے عریاں و فحش مناظر دکھائے جاتے ہیں کہ شرم وحیا سر پیٹتی ہے۔ فلموں میں کام کرنے والی عورتوں کا کام ہی فلم بین مردوں کی ذہنی عیاشی کے سامان فراہم کرنا ہے۔

وہ شو پیس اور مرچ مسالے کے طور پر ہی فلموں میں کام کرتی ہیں۔ معاف کیجئے حضرات! میں نے فلموں میں ڈانس کرنے والی عورت کہنے کا جرم کیا ہے۔ حالانکہ فلموں میں ناچنے گانے والی عورت نہیں ہوتی۔ عورت جب ڈانسر بن جاتی ہے تو پھر وہ عورت نہیں رہ جاتی وہ گندگی کا ٹینک بن جاتی ہے۔ غلاظت کا مجسمہ اور بدبو کا گھروندہ بن جاتی ہے۔ نجاست کی مورتی اور ناپاکی کی تصویر بن جاتی ہے۔ میں ڈانسر کو عورت کا

Scanned by CamScanner

عظیم اور پاکیزہ نام دینا گناہ کبیرہ سمجھتا ہوں میں ڈانسر کو عورت کہنا" وضع الشی فی غیر محلہ" یعنی ظلم گردانتا ہوں۔ ڈانسر عورت کے پاکیزہ ماتھے پر بدنما داغ ہے۔ ڈانسر عورت کے پاک و پوتر دامن پر ذلت ناک کلنک ہے۔ عورت بیٹی ہوتی ہے، بہن ہوتی ہے، بیوی ہوتی ہے، ماں ہوتی ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ جب یہ بیٹی ہوتی ہے تو اس کے سر پر عفت کا دوپٹہ ہوتا ہے۔ جب یہ بہن ہوتی ہے تو اس کے سر پر عصمت کی چادر ہوتی ہے، جب یہ بیوی ہوتی ہے تو اس کے سینے میں وفا کی بلندیاں ہوتی ہیں، جب یہ ماں بنتی ہے تو اس کے قدموں میں جنت ہوتی ہے۔

حضرات! ایک زمانہ تھا کہ گانا بجانا ناچنا، منہ کھول کر غیروں کے سامنے بیٹھنا عورتوں کے لئے حد درجہ عیب تصور کیا جاتا تھا۔ اونچے طبقے کے لوگ تو کیا ادنیٰ درجہ کے لوگ بھی اس کو انتہائی شرمناک سمجھتے تھے۔ لیکن آج ہر شہر میں، شہر کی بات چھوڑیئے گاؤں میں بھی سنیما ہال نظر آتے ہیں۔ ٹیلویژن تو خیر تقریباً ہر گھر میں پایا جاتا ہے۔ سنیما ہال میں دن و رات میں کئی کئی شو ہوتے ہیں۔ ٹیلیویژن پر فلمیں اور مخرب اخلاق پروگرام آتے ہیں، اور دیکھنے والے مردوں و عورتوں کے غول کے غول نظر آتے ہیں۔ شریف زادیاں خود ایکٹریس کے فرائض انجام دیتی ہیں۔ گندے اور گھناؤنے قصوں کی اداکاری میں نہایت بے باکی اور ڈھٹائی کے ساتھ اجنبی مردوں کے ساتھ حصہ لیتی ہیں۔ شرم و حیا ان پر روتی ہے۔ مگر ان کے سامنے مردوں و عورتوں کے بڑے بڑے گروہ بیٹھے ہوئے خوب قہقہے لگا کر ان کو داد دیتے ہیں۔ غریب مالدار سب

Scanned by CamScanner

اس مرض میں مبتلا ہیں۔ بڑھتے ہوئے جنسی جرائم، کھٹتی اور تباہ ہوتی ہوئی تہذیب و معاشرت بکھرتے ہوئے فیملی سسٹم کی طرف کسی کی توجہ نہیں۔ بگڑے ہوئے معاشرے کے سدھار کے لئے سنجیدگی سے سوچنے کی ضرورت کوئی بھی محسوس نہیں کرتا۔

حضرات! قرآن و حدیث میں اجنبی مردوں اور اجنبیہ عورتوں کو ایک دوسرے کو دیکھنے سے جگہ جگہ منع کیا گیا ہے لیکن قرآن و حدیث کے حوالوں سے شاید میں آپ کو نہ سمجھا سکوں، خدا نے آپ کو علم دیا ہے، عقل عطا کی ہے، سوچنے سمجھنے اور غور کرنے کی صلاحیت بخشی ہے۔ فہم و شعور سے نوازا ہے۔ اگر آپ میری باتوں میں جھول محسوس کر رہے ہیں تو خدارا خود سنجیدگی سے سوچیں اور غور و فکر کر کے مجھے بتائیں کہ جب آپ فلم دیکھتے ہیں اور جب جیتی جاگتی بولتی رنگ برنگی تصویروں کی شکل میں ہیروئن ہیرو کے ہمراہ قیامت خیز اداؤں کے ساتھ پیار و محبت کے مکالمے بولتی ہے۔ اور جب ننگے گیت و سیکس اکسانے والی میوزک کی دھن پر ڈانس کرتے ہوئے کمر کے جھٹکے دیتی ہے۔ اور جب گھناؤنے گیتوں کے بول دہراتے ہوئے آدھے سے زیادہ جسم ننگا کر کے ہیرو کے ساتھ شرمناک اداکاری کرتے ہوئے فلم بینوں اور فلم درشکوں کو دعوت نظارہ دیتی ہے۔ اور جب ہیرو اور ہیروئن ایک دوسرے سے بوس و کنار اور لپٹا لپٹی کرتے ہیں تو آپ اپنے دل میں کیا محسوس کرتے ہیں۔ اگر آپ کے پہلو میں دل نام کی کوئی چیز دھڑک رہی ہو اگر آپ کی شریانوں میں خون کی آمد و رفت جاری ہو۔ اگر آپ

Scanned by CamScanner

کی تعلیمی خواہشیں مرنے لگی ہوں۔ اگر آپکی امنگیں بوڑھی نہ ہوئی ہوں۔ تو یقیناً آپ جواب دیں گے کہ ہیروئن کی توبہ شکن ادائیں دیکھ کر دل پہلو سے نکلتا ہوا اور ایمان لٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ اور پھر فلم دیکھنے کے بعد بھی کافی دیر تک ہیروئن کے سیکسی بدن اور توبہ شکن ادوں کا نشہ دل و دماغ پر طاری رہتا ہے، اور بار بار فلم دیکھنے کو طبیعت مچلتی ہے اور جی چاہتا ہے کہ ہیروئن پورا لباس ہی اتار کر سامنے آجائے۔

گرامی قدر حاضرین! اگر آپ ایسا محسوس کرتے ہیں تو پھر آپ یہ بھی محسوس کرنے اور سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ فلمی پروگرام دیکھنے سے صرف ایمان و اخلاق ہی تباہ نہیں ہوتا بلکہ قوت بصارت کمزور پڑنے کے ساتھ ساتھ دل و دماغ بھی مفلوج و ماؤف ہو جاتے ہیں۔ حقائق کی گہرائیوں تک پہونچنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے، جسمانی انحطاط کے ساتھ ساتھ قوت مردانہ کو بھی زبردست صدمہ پہونچتا ہے۔ ماہرین نفسیات کہتے ہیں کہ جو لوگ کثرت سے ٹیلیویژن اور فلمی پروگرام دیکھنے کے عادی ہیں ان کی مردانہ قوت بہت تیزی سے ختم ہو جاتی ہیں، اور وہ عورتوں سے بیزار و بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ عورتیں بھی ایسے مردوں سے کٹی کٹی سی رہتی ہیں۔ پھر نتیجتاً یوں ہوتا ہے کہ گھر کا نظام بگڑ جاتا ہے اور میاں بیوی میں ہمہ وقت لڑائی جھگڑے کی نوبت رہتی ہے۔

ایسے ہی جو عورتیں ٹیلیویژن اور فلم دیکھنے کی عادی ہیں ان کی فطری معصومیت مرجاتی ہے اور بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت بھی کم ہو جاتی ہے، طبیعت شوہر سے بھر جاتی ہے، اور بغاوت کا جذبہ سینے میں سلگنے لگتا

Scanned by CamScanner

ہے۔ فلم اور ٹی وی کے نقصان دہ اثرات بچوں پر تو کچھ زیادہ ہی مرتب ہوتے ہیں۔ ایک ماہر نفسیات جرمن ڈاکٹر تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اسکول جانے والی عمر کے بچوں کو تو فلم اور ٹی وی دیکھنے کی ہرگز ہرگز اجازت نہ دینی چاہئے کیونکہ اس کے دیکھتے رہنے سے ان میں حصول علم کی طلب گھٹ جاتی ہے اور وہ اپنی معصومیت کھو بیٹھتے ہیں اور رفتہ رفتہ ان میں حقائق کی گہرائیوں تک پہونچنے کی صلاحیت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ ان نقصانات کی ایک نمایاں مثال دیتے ہوئے ڈاکٹر نے کہا کہ ایک بچہ سے جو ٹیلویژن دیکھتا رہتا ہے جب یہ بتایا گیا کہ اس کے دادا کی موت واقع ہو گئی ہے تو اس نے بے ساختہ سوال کیا۔ دادا جان کو گولی کس نے ماری۔ قتل و جرائم کے مناظر ٹی وی پر دیکھتے رہنے کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ بچہ یہ سوال کر بیٹھا۔ ذہنی و دماغی صلاحیتوں پر اثر ڈالنے کے ساتھ ٹیلیویژن کا جو اثر بچوں کی عام صحت خصوصاً بصارت پر پڑتا ہے سب پر روشن ہے۔ مگر ہم بچوں کے مستقبل سے بے پرواہ وی سی آر اور ٹی وی سے گھر خراب کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

محترم حضرات! فلم اور ٹی وی دیکھنے والوں پر آخرت میں جو عذاب مسلط ہوگا اور جو دردناک سزا ملے گی وہ تو اٹل ہے ہی۔ مگر علامتی اظہار کے طور پر دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ فلم اور ٹی وی دیکھنے والوں پر کبھی کبھی عذاب مسلط کر دیتا ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوت پاکستان نے اپنے شمارہ ۵ جلد ۷ میں پاکستان کی ایک ٹی وی دیکھنے والی لڑکی کا بہت ہی عبرتناک اور سبق آموز

Scanned by CamScanner

واقعہ لکھا ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا، شام ہو چلی تھی، اور خورشید جہاں تاب کی الوداعی کرنیں روزہ داروں کو افطاری کے اہتمام کی جانب ملتفت کر رہی تھیں۔ ماں نے بیٹی سے کہا کہ بیٹی افطاری کی تیاری میں میرا ہاتھ بٹاؤ۔ بیٹی نے جواب دیا کہ امی مجھے ٹوٹی وی پر فلمی پروگرام دیکھنا ہے وہ دیکھ لوں گی پھر کام کروں گی۔ کیونکہ ایسی فلمیں روز روز دیکھنے کو نہیں ملتیں۔ ایسے فلمی پروگرام روز روز نہیں آیا کرتے، یہ کہہ کر تیزی سے بالائی کمرے میں چلی گئی، کمرے میں ٹی وی رکھا تھا، اسے چالو کیا، اور کمرے کا دروازہ بھی بند کر لیا کہ کہیں ماں کام کے لئے زبردستی اٹھا کر نہ لے جائے، ادھر ماں بیٹی کو آوازیں دیتی رہی، مگر بیٹی نے ایک نہ سنی، کافی وقت بیت گیا، گھر میں سب مرد بھی آگئے، افطاری بھی ہوگئی مگر لڑکی ابھی تک کمرے سے نہیں نکلی۔ ماں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے آواز نہ آئی۔ اب تو ماں کا دل کسی انجانے خوف سے کانپ گیا، اس کے باپ اور بھائیوں سے کہا انھوں نے دروازہ توڑا اور اندر داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ لڑکی زمین پر اوندھی پڑی ہے، نبض دیکھی تو مر چکی تھی۔ سب اٹھا اٹھا کر تھک گئے مگر وہ زمین سے ٹس سے مس نہ ہوتی تھی یوں لگتا تھا گویا زمین میں ہی لگ کر رہ گئی ہو۔ کسی کے ذہن میں اچانک ایک بات آئی، اس نے جو ٹی وی اٹھایا تو لڑکی بھی اٹھی۔ اب تو یہ صورت تھی اگر ٹی وی اٹھاتے تو لڑکی بھی اٹھتی، ورنہ بالکل کوئی اسے اٹھا نہ سکتا تھا۔ آخر انہوں نے لڑکی کے ساتھ ٹی وی بھی اٹھا لیا اور نیچے لائے غسل دے کر کفن وغیرہ پہنا کر جب جنازہ اٹھایا

Scanned by CamScanner

تو حیران رہ گئے کہ چارپائی تو ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ بالآخر انھوں نے ٹی وی بھی اٹھایا اور قبرستان تک لے گئے، اب انھوں نے لڑکی کو قبر میں دفن کیا اور ٹی وی اٹھا کر گھر لانے لگے جوں ہی انہوں نے ٹی وی اٹھایا تو قیامت ! لڑکی قبر سے باہر آپڑی۔ انھوں نے پھر اسکو دفن کیا اور ٹی وی اٹھایا تو پھر لڑکی قبر سے باہر آپڑی۔ اب تو سب بہت پریشان ہوئے، اور چار و ناچار لڑکی کو ٹی وی سمیت قبر میں دفن کر دیا۔

قبر میں اس کا جو حشر ہوا گا اللہ ہی بہتر جانتا ہے بہر حال اس طرح کے عبرتناک واقعات سے بھی ہماری آنکھ نہ کھلے اور غفلت و سرکشی کے پردے نہ ہٹیں تو کوئی کیا کر سکتا ہے۔

گرامی قدر حاضرین! کوئی اگر یہ کہتا ہے کہ ہم فلمیں محض تفریح اور معلومات حاصل کرنے کے لئے دیکھتے ہیں تو اس سے پوچھئے کہ اجنبی عورت کی ننگی ادائوں سے دل بہلانے کا نام اس کے نزدیک تفریح ہے تو پھر عیاشی کس کو کہتے ہیں۔ چلو اگر تھوڑی دیر کے لئے اسے تفریح ہی تصور کر لیں جب بھی اس تفریح میں چھپی ہوئی عیاشی کا کوئی کیسے انکار کر سکتا ہے۔ اور یہی تفریح عیاشی کا روپ دھار کر ایمانی، اخلاقی، تہذیبی اور معاشرتی تباہی کی طرف لے جاتی ہے۔ رہی معلومات فراہم ہونے کی بات کہ فلم اور ٹی وی دیکھنے سے چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہوشیار اور زیرک ہو جاتے ہیں تو یہ سب (اثمهما اكبر من نفعهما) الآیۃ کے مصداق ہیں کہ ان کا نقصان نفع سے زیادہ ہے۔ پھر جس چیز میں نفع سے زیادہ نقصان ہو اسے دیکھنا کہاں کی دانشمندی ہے

Scanned by CamScanner

جس قسم کی ہوشیاری فلم اور ٹی وی دیکھنے سے حاصل ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ ہوشیاری جھوٹے مقدمات لڑانے سے ہوتی ہے۔ نقب لگا کر چوری کرنے والے اور جیب کاٹ کر روپیہ چرانے والے کتنے چالو ہوتے ہیں کہ نیک اور شریف آدمی یہ کام نہیں کر سکتے۔ فنون لطیفہ، اور ناچنا گانا بھی ہر ایک کے بس کا روگ نہیں اس کی بھی ادائیں مقرر ہیں۔

جوا اور شطرنج کھیلنے والے کتنے سیانے ہوتے ہیں۔ مگر کیا عقل اس کی چالاکی کو حاصل کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ ہرگز نہیں ! عقل وہوشمندی کا تقاضا تو یہ ہے کہ آدمی اپنے موقف اور مشن کو سمجھے کہ حق تعالیٰ نے اسے کس مقصد کے تحت دنیا میں بھیجا ہے؟ انبیائے کرام نے دنیا میں تشریف لا کر کیا پیغام دیا ہے، اور زندگی گذارنے کا کیا نہج تجویز فرمایا ہے۔

بس اسی پر اپنی بات ختم کر رہا ہوں اور خدا سے دعا گوں ہوں کہ ہم سب کو حق بات کہنے اور سننے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اب تو جاتے ہیں میکدے سے ہم
پھر ملیں گے اگر خدا لایا

(میر تقی میر)

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

اسلام اور پردہ

الحمد للّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہٖ ونتوکل علیہ ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سئیات اعمالنا، من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ، ومن یضللہ فلا ھادی لہ ، ونشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ ، ونشھد ان سیدنا ومولانا محمداً عبدہٗ ورسولہ اما بعد

اعوذباللّٰہ من الشیطان الرجیم، بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

قال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید : وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الا ولیٰ صدق اللّٰہ العظیم.

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمین میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں وہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

اکبر الٰہ آبادی

صدر محترم! حاضرین مجلس ! پردہ عربی زبان کے لفظ حجاب کا لفظی ترجمہ ہے، جس چیز کو عربی میں حجاب کہتے ہیں اسی کو فارسی اور اردو میں پردہ کہتے ہیں

Scanned by CamScanner

قرآن وحدیث میں پردے کے احکام جگہ جگہ وارد ہوئے ہیں۔
قرآن حکیم میں ایک جگہ ارشاد خداوندی ہے؟ **اذا سألتموھن متاعاً فاسئلو ھن من وراء حجاب ، ذالکم اطھر لقلو بکم وقلوبھن** — دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے **قل للمو منین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالك ازکیٰ لھم ان اللّٰہ خبیر بمایصنَعُوْن .**
تیسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **وقل للمؤ منات یَغْضُضْنَ من ابصارھن ویحفظن فرو جھن.**
حضرات! پردہ کے ان احکام میں کہیں صحابۂ کرام کو ازواج مطہرات سے پردے کا حکم دیا جارہا ہے تو کہیں عام مسلمانوں کو پردے کی تاکید کی جارہی ہے، اور کہیں عام مومنہ عورتوں کو پردے کا حکم دیا جارہا ہے۔
اب بھی اگر کوئی مسلمان خدا کے ان صاف وصریح احکام میں تاویل کرتا ہے، پردے کے احکام کو بھولے بھالے اور جاہل عوام کے روبرو توڑ مروڑ کر پیش کرتا ہے تو یہ اس کا اللہ اور اس کے رسولؐ کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ ہے۔ یہ اس کے ذہن ودماغ کا فتور ہے، یہ اس کی دوغلی اور دورخی ذہنیت کی دلیل ہے۔ جب صحابۂ کرامؓ جیسے پاکیزہ نفوس کو پردے کا حکم دیا جارہا ہے تو ہم خود کو ان احکام سے کیسے مستثنیٰ رکھ سکتے ہیں — جبکہ صحابۂ کرامؓ ایمان وعمل کے پہاڑ تھے۔ تقویٰ وطہارت کے پیکر تھے۔ اسلام کی حقانیت وصداقت کے علمبردار تھے۔ خدا کی وحدانیت اور رسولؐ کی رسالت کے نقیب تھے۔ کیا مجال تھی کہ وہ کسی اجنبیہ پر نگاہ غلط ڈالیں، یا ان کے دل میں برائی کا وسوسہ سر ابھارے۔

Scanned by CamScanner

ان کا سونا بھی عبادت۔ ان کا اٹھنا بھی عبادت۔ ان کا کھانا پینا بھی عبادت۔ ان کا چلنا پھرنا بھی عبادت۔

انھوں نے ساری حرص و ہوس کو قبرستان میں دفن کر دیا تھا انھوں نے دل کے سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے بدی کے عفریت کے کا گلا گھونٹ کر ابدی نیند سلا دیا تھا۔ اس کے بدوجود انھیں پردے کا حکم دیا جارہا ہے اور فرمایا جارہا ہے کہ نگاہیں نیچی رکھو! اور شرمگاہوں کی حفاظت کرو تاکہ دل میں آنے والے وسوسوں سے محفوظ رہو۔ اور شیطان اپنی شیطانیت کا سنہرا جال نہ پھینک سکے۔

حضرات گرامی! حداوند قدوس نے پردہ کے احکام میں نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم اس لئے دیا کہ سب سے پہلے نگاہیں ہی پھسلتی ہیں۔ غلط کاری میں کلیدی رول آنکھوں کا ہی ہوتا ہے۔ آنکھیں ہی بدی کی پیامبر اور بدعنوانی کی نقیب ہیں دل تو بے چارہ انتہائی دیانتداری سے اپنے کاموں کی تکمیل میں جٹا رہتا ہے۔ مگر اس کی دھڑکنیں اس وقت تیز ہوتی ہیں جب اس کو نگاہوں کے شدید و سخت کچوکے لگتے ہیں۔ وہ پہلو سے نکل پڑنے کی اس وقت کوشش کرتا ہے جب اس کے ننھے وجود میں آنکھوں کے تیز دھار خنجر اترتے ہیں۔ حدیث شریف ہے۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، النظر سھم مسھوم من سھام ابلیس فمن ترکھا خوفامن اللّٰہ اعطاہ اللّٰہ ایماناً یجد حلاوتہ فی قلبہٖ . (مشکوٰۃ شریف ص ۲۶۸)

محمد عربی ﷺ نے فرمایا کہ بدنظری ابلیس کے تیروں میں سے ایک

Scanned by CamScanner

تیر ہے جو اس کو اللہ کے خوف سے چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان عطا فرمائے گا جس کی حلاوت اور مٹھاس وہ اپنے قلب میں پائے گا۔

پردہ ہی سے متعلق ایک اور حدیث ہے

عن ام سلمة انها كانت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وميمونة اذ أقبل ابن ام مكتوم فد خل عليه ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجبا منه فقلت يا رسول الله اليس هوا عمىٰ لا يبصرنا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افعمياه ان انتما لستما تبصرانه. (مشکوٰۃ شریف ص۲۶۹)

ام المومنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں اور حضرت میمونہؓ حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر تھیں اتنے میں ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہؓ ابن ام مکتوم تشریف لائے۔ حضورؐ نے ہمیں پردہ کرنے اور ہٹ جانے کا حکم فرمایا، میں نے کہا یا رسول اللہ یہ تو نابینا ہیں ہم کو دیکھ نہیں سکتے۔ حضورؐ نے فرمایا تم دونوں بھی نابینا ہو، کیا تم ان کو نہیں دیکھ رہیں۔

ایسے ہی مجالس الابرار میں ہے

فالمرأة كلما كانت مخفية من الرجال فدينها اسلم لماروى انه عليه الصلوٰة والسلام – قال لا بنته فاطمة اى شئٍ خير للمرأة قالت اَلاَّ ترىٰ رجلاً ولا يراها رجل واستحصن قولها وضمها اليه ، وقال ذرية بعضها من بعض وكان اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم يسدون الثقب للكوى فى الحيطان لئلا تطلع النساء.

Scanned by CamScanner

یعنی عورت جب تک مردوں سے چھپی ہوئی رہتی ہے اس کا دین محفوظ رہتا ہے۔ آپ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ سے دریافت فرمایا کہ عورت کے لئے سب سے بڑی خوبی کی کیا بات ہے — عرض کیا وہ کسی مرد کو نہ دیکھے اور نہ کوئی اجنبی مرد اس کو دیکھے۔ حضور کو یہ جواب بے حد پسند آیا، شاباسی دی اور فرمایا اولاد ایک ایک سے ہے۔ یعنی باپ کا اثر اولاد میں آتا ہی ہے۔ اور صحابہ کرامؓ دیواروں کے سوراخ اور جھروکے بند کیا کرتے تھے کہ عورتیں مردوں کو نہ جھانکیں۔

گرامی قدر حاضرین! یہ ہیں پردہ کے احکام جنھیں میں نے آپ حضرات کے سامنے مختصر اًبیان کیا اور جس کے اہتمام کی قرآن و حدیث میں ہمیں جابجا تاکید کی گئی ہے مگر ہم پردے سے بالکل دور جا پڑے ہیں۔ اس دور فتنہ ساز نے ہمیں پردے سے کافی دور دھکیل دیا ہے۔ مغربیت نے اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ پردے کی اہمیت کو ہمارے خانہ دل سے کھرچ کر پھینک دیا ہے اور ہمارے دلوں میں حرص و ہوس کی وہ آگ بھر دی ہے جس نے ہمارا نصف ایمان تک جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ نہ تو ہمیں اپنی فکر ہے، نہ خاندان اور گھر والوں کی — ہم قوم کی فکر کیا کریں گے۔ عورتیں غیر محرم مردوں کے سامنے بے حجابانہ دندناتی پھر رہی ہیں۔ مرد عورتوں میں بغیر پردہ کئے ڈھٹائی سے آجا رہے ہیں مگر کوئی روکنے اور ٹوکنے والا نہیں۔ کوئی ان پر بندش اور پابندی لگانے کی جرأت نہیں کرتا — سب پر مردنی کی سی کیفیت طاری ہے۔

ہماری بھولی بھالی ماؤں اور بہنوں کو مغرب پرست لوگوں نے یہ

Scanned by CamScanner

جھانسہ دے رکھا ہے کہ چہرے کا پردہ نہیں — حالانکہ قرآن مقدس صاف صاف اعلان کر رہا ہے۔ یدنین علیھن من جلا بیبھین.

غیر محرم مرد کے سامنے کھلے چہرے کے ساتھ عورت کو آنیکی اجازت نہیں۔ البتہ کسی اہم ضرورت کے تحت گھر سے باہر نکلنا ہو تو چہرے پر نقاب ڈال لے، یا چادر چہرے پر اس طرح ڈھلکالے کہ چہرہ نظر نہ آئے مگر افسوس دو دو ٹکے کے اردو اور انگلش دانوں نے گھٹیا اور گندے لٹریچروں کے ذریعہ ہماری سادہ اور دینی علوم سے بے بہرہ خواتین کو یہ باور کرادیا ہے کہ چہرے کا پردہ نہیں — کھلے چہرے کے ساتھ ہر کسی کے سامنے آجاسکتی ہیں — کاش ان دجالوں سے کوئی پوچھے کہ اگر انھیں چہرہ کے پردہ کے حکم میں مضر حکمتیں سمجھ میں نہیں آتیں تو خدا کے اس واضح حکم (یدنین علیھن من جلا بیبھن) کو کیوں پس انداز کرتے ہیں۔

بزرگو اور دوستو! آج کی بے حیا عورتیں جس طرح سج دھج کر ایک کلومیک اپ کر کے اپنا حسن دکھانے اور اجنبی مردوں کی بھوکی نگاہوں سے اپنے حسن کی داد بٹورنے کیلئے بازاروں میں گھومتی ہیں۔ اسی طرح قدیم جاہلیت میں بھی بن ٹھن کر گھوما کرتی تھیں — مگر جب اسلام آیا اور لوگ جوق در جوق مسلمان ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا — وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ اب وہ دن گئے جب تم بن سنور کر بازاروں اور میلوں میں گھوما کرتی تھی۔ اب تو تمہارا گھر ہی تمہاری کل کائنات ہے۔ تم گھر کی چار دیواری کے اندر رہو۔ قدیم جاہلیت کے طریقے پر مٹکتی اور خود کو دکھاتی مت پھرو تمہاری باتوں

Scanned by CamScanner

کی مہکار تمہارے گھر تک ہی محدود رہے۔ تمہاری مسکراہٹوں کی چاندنی تمہارے گھر آنگن ہی جلوہ فرشیاں کرے۔ تمہاری آواز کی شیرینی تمہارے گھر کی بساط پر ہی رس گھولے، تمہارے قہقہوں کی نغمگی صرف اور صرف تمہارے مکاں کے مکینوں تک محسوس ہو۔ تم اس گلاب کی مانند ہو جو شاخوں پر رہ کر ہی پیارا اور معصوم لگتا ہے، شاخوں سے ٹوٹ کر گرنے کے بعد صرف اپنا حسن ہی نہیں کھوتا بلکہ اپنی روح بھی کھو بیٹھتا ہے۔ تم اس چراغ کی مانند ہو جس کی روشنی صرف گھر کے آنگن میں کھیلتی ہوئی بھلی لگتی ہے۔ خبر دار! بغیر کسی اہم ضرورت کے گھر سے باہر نہ نکلنا ـــــ اور کسی سخت ضرورت کے تحت گھر سے باہر نکلنا پڑ جائے تو نقاب پہن لینا ـــــ ورنہ خطرے میں پڑ سکتی ہو۔ عصمت داؤ پر لگ سکتی ہے۔ ایمان تباہ ہو جانے اور اخلاق بگڑ جانے کا اندیشہ ہے صحیح اور سیدھے راستے سے بھٹکنے اور بھٹک جانیکا خطرہ ہے۔ اور ہاں سنو! فیملی سسٹم کی تباہی و بربادی بھی لازمی ہے۔

محترم سامعین! حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں کہ عورت کو غیر محرم کے سامنے آنا قطعاً حرام ہے۔ غیر محرم وہ شخص ہے جس سے کسی بھی وقت نکاح جائز ہو سکتا ہے اور محرم وہ ہے جس سے کسی بھی وقت نکاح جائز نہ ہو۔ اور حضرت شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ بے پردگی اور عریانیت بڑھتی جا رہی ہے، اس منکر کے اصلاح کی شدید ضرورت ہے کیونکہ صاحب آپ لوگ جب ایک پاؤ گوشت خریدتے ہیں تو اس کو چھپا کر کیوں لے جاتے ہیں تاکہ چیل نہ لے اڑے۔ اور سو روپئے کے نوٹ کو اندر کی جیب میں سینے کے ساتھ

Scanned by CamScanner

کیوں رکھتے ہیں تاکہ جیب کترا نہ لے جائے۔ اور روٹی کو ڈھک کر کیوں رکھتے ہیں تاکہ چوہا نہ لے جائے اور عورت میں خود اڑنے کی صلاحیت ہے یا نہیں؟ آپ خود فیصلہ کیجئے جو عقلائے زمانہ بنے ہوئے ہیں۔ کیا عورت کی قیمت آپ کے نزدیک ایک پاؤ گوشت، سو کے نوٹ، اور ایک روٹی سے بھی کمتر ہے کہ ان سب کو تو پردہ میں رکھیں اور عورت کو بے پردہ کر دیں۔ جبکہ ان چیزوں میں اڑنے کی صلاحیت نہیں! بھاگنے کی اہلیت نہیں! اور عورت جو خود نفسیاتی طور پر متاثر ہو کر بھاگ سکتی ہے۔ ماں باپ اور پورے خاندان کو ذلت و رسوائی کی اتھاہ گہرائیوں میں دھکیل کر فرار ہو سکتی ہے اس کے لئے پردہ کی ضرورت نہیں، ڈوب مرنے کی بات ہے۔

شہروں کی بات تو چھوڑیئے دیہاتوں میں بھی آئے دن یہ خبر سننے کو آتی ہے کہ فلاں عورت فلاں مرد کے ساتھ بھاگ گئی۔ فلاں لڑکی کا فلاں کے ساتھ ناجائز تعلق ہے۔ فلاں لڑکی کا فلاں کے ساتھ رومانس چل رہا ہے، پھر بھی ہماری آنکھ نہیں کھلتی، اور ہم نہیں سمجھتے کہ اسلام نے کس مصلحت کے پیش نظر عورت کو پردے میں رہنے کا حکم دیا ہے۔

حضرات گرامی! ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اگر دوسروں کی نہیں تو کم از کم اپنی، اپنے گھر والوں اور اپنے خاندان کی فکر کریں۔ آپکو اس فرض کی تکمیل میں تھوڑی بہت دشواری کا سامنا تو کرنا ہی پڑے گا۔ لیکن اگر آپ نے اس ذمہ داری کو محسوس نہ کیا اور اس فرض کی تکمیل میں پورے تن من دھن کے ساتھ نہ جٹ گئے تو پھر وہ دن دور نہیں جب آپ اپنی اور خاندان والوں کی اخلاقی تباہی پر آنسو بہانا بھی چاہیں گے تو بہا نہ سکیں گے۔

Scanned by CamScanner

سفر میں مشکلیں تو آتی ہی ہیں۔ آپ سلف صالحین کو دیکھئے کہ جب وہ کسی عظیم مقصد کی تکمیل کے لئے کھڑے ہوئے تو کس قدر مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، مگر ان کے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہ ہوئی، اور تمام رکاوٹوں کو توڑتے و پھلانگتے گئے۔ آپ نے حضرت مولانا و مفتی محمود حسن صاحب پاکستانی کا نام نامی اسم گرامی تو سنا ہی ہوگا، اگر نہیں تو سن لیجئے۔ آپ بلند پایہ عالم دین، عظیم المرتبت ولی اور جوٹی کے مدبر و مفکر تھے، ملکی سیاست پر بھی آپ کی بہت گہری نگاہ تھی آپ قوم کے نباض و مسیحا تھے، قوم و ملت کا آپ کے دل میں اس قدر درد تھا کہ قوم و ملت کی تعمیر و ترقی اور فلاح کے لئے آپ نے دن کا چین، راتوں کی نیند بھی قربان کر دی تھی۔ آپ ہی کا ایک واقعہ ہے۔ آپ ایک آنجہانی کے دور میں اسمبلی میں لڑ رہے تھے، اور بیان دے رہے تھے کہ مسلم ممبران خواتین کیلئے پردہ ضروری ہے۔ اور وہ کہہ رہے تھے نہیں اس دور میں پردہ نہیں ہو سکتا۔ اب تو بہر حال سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے ——مادّی ترقی کا زمانہ ہے —— پردے کا نام دے کر عورت کو گھر کے پنجرے میں بند نہیں کیا جا سکتا۔

مرد جو دن بھر مشین کی طرح کام کرتا ہے، اور جسم و جان کو گھلا دینے والے کام کر کے پیسے کماتا ہے، اس کا حوصلہ عورت کی جلوہ نمائی سے ہی قائم ہے، اب اگر عورت کو گھر کی چار دیواری میں محبوس کر دیا جائے تو مرد کا جوش و حوصلہ سرد پڑ جائیگا، اور کاروبار زندگی ٹھپ ہو کر رہ جائے گا۔ مفتی صاحبؒ نے فرمایا اگر رسول اللہ کے غلام رہنا ہے، اگر مسلمان کہلاؤ گے تو بات یہی ہے، اور اگر حد پار کرنی ہے تو جو جی چاہے کر لو۔ لیکن

Scanned by CamScanner

سوچ لو کہ پردے کا حکم اللہ نے منسوخ نہیں کیا وہ بحال ہے۔

مفتی صاحب کے خلاف ممبر خواتین نے سازش کی اور پلان بنایا کہ جب مفتی صاحبؒ اسمبلی میں تشریف لائیں تو خواتین سروں پر چادریں ڈال لیں اور مرد بینچ پیٹیں، سیٹیاں بجائیں تالیاں بجائیں، تاکہ مفتی صاحب بد دل اور بد دل ہوکر اپنا بیان واپس لے لیں۔ مفتی صاحب اسمبلی میں تشریف لائے تو ممبر خواتین نے اپنے چہروں پر چادریں ڈال لیں اور ہیر ہیر (شرم شرم) کہنے لگیں اور سرکاری ممبران نے سوچی سمجھی پلاننگ کے تحت سیٹیاں بجائیں تالیاں پیٹیں۔ مفتی صاحب بڑے آرام کے ساتھ اپنی سیٹ پر پہنچے اور مائکروفون پر جاکر فرمانے لگے — مسٹر اسپیکر اور معزز اراکین اسمبلی میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں کہ مسلم خواتین کی نمائندگی کرنے والی ممبر خواتین نے آج اس کا احساس کرلیا ہے کہ مسلم خواتین کیلئے پردہ ضروری ہے۔ وہ دیکھئے پردہ کئے ہوئے ہیں۔ دیر ہی سے سہی — لیکن صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے۔ مجھے انکے خون پر اعتماد ہے۔ یہ بیچاری مغرب پرست ہوگئی ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں ان کے خاندان کی نسبت صحیح ہے۔ یہ بے چاری اپنے والدین کی صحیح اولاد ہیں۔

لیکن ان کے اس طرز عمل سے اس معزز ایوان کے ممبران کی جو توہین اور سبکی ہوئی ہے مجھے اس پر بہت افسوس ہے، اس لئے کہ میرے آنے پر تو انھوں نے پردہ کیا جبکہ کسی اور ممبر مرد کے آنے پر انھوں نے پردہ نہیں کیا، جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ پوری اسمبلی میں انھیں میرے سوا کوئی مرد ہی نظر نہیں آیا۔

Scanned by CamScanner

حاضرین مجلس ! مذہب اسلام نے پردہ کے جو احکام ہمیں دیے ہیں ان پر اگر سنجیدگی سے ہم غور کریں تو یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ پردہ کے تین بڑے مقاصد ہیں۔

پہلا کلیدی مقصد یہ ہے کہ مردوں اور عورتوں کے ایمان واخلاق کی حفاظت کی جائے اور ان برائیوں کا سدّباب کیا جائے جو مخلوط سوسائٹی میں مردوں اور عوررتوں کے آزادنہ میل جول، راہ ورسم سے پیدا ہوتی ہیں۔

دوسرا مقصد یہ ہے کہ مردوں اور عورتوں کا دائرۂ عمل الگ کیا جائے تاکہ فطرت نے جو فرائض عورت کے سپرد کئے ہیں انھیں وہ اطمینان اور صبر وسکون کے ساتھ انجام دے سکے۔ اور جو ذمہ داریاں مرد کے سپرد کی ہیں انھیں وہ اطمینان کے ساتھ نبھا سکے۔

تیسرا مقصد یہ ہے کہ گھر اور خاندان کے نظام کو مامون و محفوظ کیا جائے کہ جس کی اہمیت زندگی کے دوسرے نظاموں سے کم نہیں بلکہ بڑھ کر ہی ہے۔ یہ بات تو آپ کے سامنے ہے کہ جن لوگوں نے پردے کے بغیر گھر اور خاندان کے نظام کو محفوظ کیا ہے انھوں نے عورت کو محکوم اور غلام بنا کر تمام حقوق سے محروم کر کے رکھ دیا ہے۔

اور جن لوگوں نے پردے کے بغیر عورت کے حقوق کی رعایت رکھی ہے ان کے گھر کا نظام بکھر گیا ہے، ان کی ایمانی واخلاقی قدریں پامال ہوگئی ہیں۔ انکی تہذیب وتمدن معاشرت وکلچر میں ٹوٹ پھوٹ اور بکھراؤ واقع ہو گیا ہے —— اور اب وہ ایک ایسی دردناک زندگی جی رہے ہیں جو ایک شریف اور غیور انسان کے لئے موت سے کہیں زیادہ تلخ اور کڑوی ہے۔

Scanned by CamScanner

سامعین کرام !ایمان واخلاق کا مسئلہ اگر کسی اور کی نگاہ میں اہمیت نہ رکھتا ہو تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ لیکن اگر آپ کے نزدیک ایمان واخلاق کی اہمیت ہے تو خدارا ٹھنڈے دل سے سوچئے کہ مخلوط سوسائٹی میں جہاں عورتیں بن سنور کر مردوں کے بیچ دندناتی پھریں، اور زندگی کے اسٹیج پر مردوں کے دوش بدوش کام کریں وہاں ایمان و اخلاق بگڑنے سے کیسے بچ سکتے ہیں —— تہذیب وتمدن کیسے برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ مذہب وملت کی پاسداری کیسے کی جاسکتی ہے۔

گھر اور خاندان کے نظام کو بکھرنے سے کیسے بچایا جاسکتا ہے۔ آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ ہمارے ملک میں بے پردگی اور مذہب بیزاری جس قدر بڑھ رہی ہے جنسی جرائم بھی بڑھتے جارہے ہیں۔ مخلوط سوسائٹی کی آگ میں عورت کی معصومیت اور فطری حسن بری طرح جھلس رہا ہے۔ ان کی خبریں آئے دن آپ اخبارات میں بھی پڑھ رہے ہیں یہ کہنا کہ ان خرابیوں کا سبب پردہ ہے، اگر پردہ درمیان سے ہٹا دیا جائے تو یہ خرابیاں خود بخود ختم ہو جائیں گی سراسر غلط ہے کیونکہ یہ بات اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ جہاں پوری بے پردگی تھی وہاں نفسانی خواہشات کے تقاضوں نے عریانیت تک کی نوبت پہونچائی۔

عریانیت سے بھی جی نہ بھرا تو کھلی کھلی جنسی آوارگی کے لائسنس تک کی نوبت پہونچائی —— مگر اب اس سے بھی جی نہیں بھر رہا ہے، اور جنسی جرائم بڑھتے جارہے ہیں۔

سامعین عظام !عورت اور مرد کا دائرہ عمل الگ کرنا خود فطرت کا

Scanned by CamScanner

تقاضا ہے فطرت نے ماں بننے کی خدمت عورت کے سپرد کر کے آپ ہی یہ بتادیا ہے کہ اس کے کاموں کی جگہ دفتر نہیں اس کا اپنا گھر ہے اور باپ بننے کا فرض مرد کے ذمہ ڈال کر یہ اشارہ کر دیا گیا کہ اسے کن کاموں کے لئے مادری کے بھاری بوجھ سے سبکدوش کیا گیا ہے۔

دونوں قسم کی خدمات کے لئے عورت اور مرد کو الگ الگ جسم دئے گئے ہیں —— الگ الگ قوتیں دی گئی ہیں۔ الگ الگ نفسیات دی گئی ہیں۔ الگ الگ صفات دی گئی ہیں۔

فطرت نے جسے ماں بننے کے لئے پیدا کیا اسے صبر و تحمل بخشا ہے اس کے مزاج میں ملائمت اور نرمی پیدا کی ہے۔ اور اسے وہ مقدس جذبہ عطا کیا ہے جسے مامتا کہتے ہیں۔ وہ ایسی نہ ہوتی تو ہم آسانی سے پل بڑھ کر جوان نہیں ہو سکتے تھے۔ عورت چونکہ نازک طبع، نرم مزاج، اور نازک اندام ہے اس لئے فطرت نے عورت کے ذمہ وہ کام نہیں رکھا کہ جس کے لئے سختی، سخت مزاجی اور مضبوط قوت ارادی کی ضرورت ہے۔ سختی اور سخت مزاجی والے کام بس صرف ان کے لئے ہیں جنھیں فطرت نے مرد بنایا ہے۔ اور جن کے اندر سختی، صلابت، استقلال، عزم حوصلہ، اور مضبوط قوت ارادی پیدا کی ہے۔

حضرات گرامی! ہماری مائیں و بہنیں جو بے پردہ ادھر ادھر گھومتی ہیں یہ سب ہماری ہی غفلت اور غلط سوچوں کا نتیجہ ہے۔ یہ سب ہماری ہی مذہب بیزاری اور مغرب پرستی کی بنا پر ہو رہا ہے —— ورنہ ہماری ماؤں اور بہنوں کی کیا مجال تھی کہ بے پردہ نکلنے کی جرأت کرتیں۔ بہت ہی سچ کہا

Scanned by CamScanner

ہے اکبر الہ آبادی مرحوم نے ؎

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا

پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

اب تو غضب بالائے غضب نقاب بھی کچھ اس طرح کا رائج ہو گیا ہے کہ اس کے پہننے سے جسم کے نشیب و فراز اور بھی بری طرح سے نمایاں ہوتے ہیں —— مگر ہماری مائیں و بہنیں ایسا ہی نقاب پہنتی ہیں جس میں شوہو، دیدہ زیب بیل بوٹے ہوں، من موہک سلائی ہو، اور فٹنگ ایسی ہو کہ جسم کے ہر عضو پر پوری طرح فٹ ہو جائے۔

حالانکہ اس طرح نقاب پہننے سے کوئی فائدہ نہیں، اسلام میں اس پر بہت وعید آئی ہے۔ مگر ہماری نادان ماؤں اور بہنوں کو کون سمجھائے۔ اور میں تو سمجھتا ہوں آج انھیں میری بات بھی بیحد کڑوی محسوس ہو رہی ہوگی۔ کیونکہ (الحق مرّ) حق بات کڑوی لگتی ہی ہے۔ مگر مجھے اسکی پروا نہیں، راہ حق کے مسافر سفر کی کڑواہٹوں سے بد دل نہیں ہوا کرتے، وہ موجوں کا سینہ چیرتے باد صرصر کا منھ چڑاتے منزل کی سمت بڑھتے رہتے ہیں، چاہے سامعین ان کی باتوں کو ٹیڑھی کھیر ہی کیوں نہ سمجھ بیٹھیں۔ لطیفہ ہے

ایک حافظ صاحب کی انکے شاگرد نے دعوت کی، حافظ جی نے پوچھا کیا پکایا ہے، اس نے کہا اجی کھیر۔ حافظ جی نے پوچھا اجی کھیر کیسی ہوتی ہے؟ اس نے کہا چٹی سفید، حافظ جی بے چارے چونکہ مادر زاد نابینا تھے، وہ

Scanned by CamScanner

رنگوں سے واقف نہ تھے، اسلئے فرمایا چٹی کیسی ہوتی ہے۔ اس نے بتایا جیسے بگلا۔ حافظ جی نے پوچھا بگلا کیسا ہوتا ہے؟ اس پر لڑکے نے اپنے ہاتھ کو ٹیڑھا میڑھا کر کے بتایا کہ بگلا ایسا ہوتا ہے۔ حافظ جی نے اسکے ہاتھ کو ٹٹول کر دیکھا تو کہا یہ تو بڑی ٹیڑھی کھیر ہے بھلا حلق سے نیچے کیسے اترے گی۔

مگر مرد حضرات! میں آپ سے درخواست کروں گا کہ میری باتوں کو ٹیڑھی کھیر نہ بننے دیں، اور یہاں سے یہ عہد کر کے جائیں کہ اسلامی احکام کے مطابق گھر اور خاندان کی عورتوں کو پردے کے اہتمام پر مجبور کریں گے۔ یاد رہے کہ مرد کیلئے کوئی کام مشکل نہیں ہوتا۔ وقت آنے پر مرد موت سے بھی کھیل جاتا ہے۔ عورت کے آگے ہتھیار ڈالنے والوں کو میں مرد تسلیم کر۔ نے کیلئے تیار نہیں۔ عورت سے ہار ماننے والوں کو اسلام نے مرد ماننے سے انکار کیا ہے۔ الرجال قوامون علی لنساء.

مرد عورتوں پر حاکم بنائے گئے ہیں! اب ایک حاکم کیلئے یہ بات انتہائی شرمناک ہے کہ اپنے محکوم سے ہار مان لے اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دے۔ قدرت نے مرد کو موت سے لڑنے، پہاڑوں کا جگر چیرنے اور ستاروں پر کمندیں ڈالنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ مرد کے لئے کسی طور زیبا نہیں کہ عورت کی نازیبا حرکتوں کو خاموشی سے برداشت کرے۔ جی ہاں

جواں ہوں عزم تو تارے بھی ٹوٹ سکتے ہیں
کٹھن نہیں کوئی کام آدمی کے لئے

حضرات گرامی! میں نہیں سمجھتا آپ اتنے بے غیرت کیوں ہو گئے ہیں۔ آپ کی بہو بیٹیاں بے پردہ دندناتی پھر رہی ہیں اور آپ ان پر

Scanned by CamScanner

بندش وروک لگانا تو دور خود بھی انھیں بے حجابانہ بازاروں اور میلوں میں گھماتے ہیں۔ سنیما ہالوں میں پکچر دکھانے لے جاتے ہیں۔ اور نہیں سوچتے کہ کتنی بھوکی نگاہیں ان کی طرف تک رہی ہیں۔ کتنی آوازیں ہیں جو ان کا تعاقب کر رہی ہیں۔ کتنے ہاتھ ہیں کہ ان کا بدن چھو کر گذر رہے ہیں اور کتنے بازاری مرد انھیں ٹھوکریں مارتے جارہے ہیں اور کتنے لوفر اور لفنگے ہیں جو پیچھے لگے چل رہے ہیں۔ مگر آپ ہیں کہ ہر ایک سے بے نیاز بس اپنی دنیا میں مگن ہیں۔ آپ کے سامنے تو صرف ماڈرن دور ہے۔ آزاد زمانہ ہے، ہائے رے مرد یہ تجھے کیا ہو گیا۔ تیری غیرت کہاں کھو گئی۔ عورت نے تجھ سے شادی اس لئے نہیں کی کہ تو اسے شو پیس بنادے یا شمع محفل بنادے۔ عورت نے تجھ سے شادی صرف اس لئے کی ہے کہ تو اس کی عصمت کا محافظ بنے۔ عورت نے تیری سنگت صرف اس لئے قبول کی ہے کہ تو اس کی زندگی کا پاسبان ہو۔

عورت ریشم کی مانند نرم اور ملائم ہوتی ہے کہ مرد اسے جس طرف چاہے موڑ دے۔ عورت آج کل بے پردہ ادھر ادھر گھوم رہی ہے اس میں آدھا قصور مرد کا ہے۔ ایک شریف عورت کبھی یہ نہیں چاہتی کہ وہ اِدھر اُدھر بے پردہ پھرے، دوسرے مرد اس کو للچائی نگاہوں سے دیکھیں، اور اسکی معصومیت کو بھوکی نگاہوں کے تیر چلا کر گھائل کر دیں۔

برادران اسلام! ہماری ماؤں و بہنوں کے ساتھ جو کھلواڑ ہو رہا ہے وہ کسی پر پوشیدہ نہیں! سورت میں کیا ہوا۔ بمبئی اور احمد آباد کی بے قصور معصوم مسلمان عورتوں کیساتھ کیسا وحشیانہ سلوک کیا گیا سب جانتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

ہمیں ان تلخ اور سلگتی ہوئی باتوں کو چھیڑنے کی ضرورت نہیں ارے یہی وہ زمین ہے کہ جس پر آٹھ صدیوں تک ہم نے اپنی سطوت و شوکت کے پرچم لہرائے تھے آج ہماری معصوم ماؤں بہنوں اور بچوں کی سسکیاں سن رہے ہیں۔ یہی وہ آسمان ہے جس نے محمد بن قاسم کی غیرت کے سامنے راجہ داہر کو سرنگوں دیکھا تھا۔ جس نے محمود غزنوی اور غوری کا جاہ و جلال دیکھا تھا آج ہماری ذلت، رسوائی اور بے کسی کا تماشہ دیکھ رہا ہے۔ لیکن کیا یہ سب کچھ بلاوجہ ہو رہا ہے، کیا یہ ایک اتفاقی حادثہ ہے؟ نہیں اور سو بار نہیں۔ یہ سب کچھ بلاوجہ نہیں ہو رہا ہے، یہ سب کچھ ایک اتفاقی حادثہ نہیں یہ اسلئے ہو رہا ہے کہ ہماری ماؤں اور بہنوں نے انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ سر سے دو پٹہ اتار پھینکا ہے۔ اور غیروں کی طرح عریانیت و برہنگی اپنا شعار بنالیا ہے۔

تہذیب نونے کھول دئے ان کے جسم تک
وہ لڑکیاں کہ جن کے کبھی سر نہیں کھلے

آپ بوسنیا ہی کے مسلمانوں کو لے لیجئے کہ وہ سربیاؤں کے ہاتھوں کس بری طرح پٹ رہے ہیں۔ اور ان کی بہو بیٹیوں کی عصمتیں کس درجہ روندی جارہی ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ ان کی خدا اور رسولؐ سے بدعہدی اور پیمان شکنی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ انھوں نے خدا کو بھلا دیا ہے۔ رسول اکرمؐ کی تعلیمات کو فراموش کر دیا ہے اور اسلامی تہذیب و تمدن کو چھوڑ کر غیروں کا طرز معاشرت اپنالیا ہے بوسنیا کی اکثر مسلمان عورتیں ایسی ہیں کہ انھیں دیکھ کر کوئی یقین ہی نہیں کرسکتا کہ یہ بھی مذہب اسلام کی بیٹیاں ہیں اور مذہب اسلام کی نام لیوا ہیں۔ نہ تو خود ہی انھیں اس بات کا احساس

Scanned by CamScanner

ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ بس پاپ ہی ان کا مذہب ہے اور گناہ ہی ان کا ایمان انھیں ان کے حد سے بڑھے ہوئے پاپوں اور گناہوں کی ہی یہ سزا مل رہی ہے، اور یہ سزا اس لئے بھی کہ ؎

مصیبت کا بھی اک مقصد ہے دنیا کے حوادث میں
کہ اک ٹھوکر لگے اور آدمی ہشیار ہو جائے

حضرات گرامی ! دنیا کا یہ فطری اصول ہے کہ پھول جب تک شاخوں میں رہتا ہے وہ اس کی قدر کرتی ہے۔ اس کی خوشبو سے لطف اندوز ہوتی ہے۔ اسے بالوں اور لباسوں کی زینت بناتی ہے اور گلے کا ہار بنا کر اس کی بھینی بھینی خوشبو سے لطف اندوز اور محظوظ ہوتی ہے۔ مگر جب یہی پھول شاخوں سے ٹوٹ کر زمین پر گر پڑتا ہے تو دنیا انتہائی بے نیازی سے اسے پاؤں تلے کچل دیتی ہے، خود مالی ہی اسے کباڑ خانے میں پھینک دیتا ہے اور ایک دن وہ گل سڑ کر ختم ہو جاتا ہے۔

بالکل یہی مثال ہماری ماؤں اور بہنوں کی ہے! ان کی عصمتیں کیوں روندی جا رہی ہیں؟ ان کی عزت و آبرو سے کیوں کھلواڑ کیا جا رہا ہے؟ صرف اسلئے کہ انھوں نے سر سے دوپٹہ اتار پھینکا ہے اور دوسروں کی دیکھا دیکھی ننگے سر چلنا اچھا تصور کر لیا ہے وہ نہیں سوچتیں کہ خدا انھیں اسی بے پردگی اور بدعملی کی سزا دے رہا ہے۔ کاش کوئی انھیں سمجھا دے؟

تیرے کاندھے پہ یہ آنچل بہت ہی خوب ہے لیکن
تو اس آنچل سے اک پرچم بنا لیتی تو اچھا تھا

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

طلبائے مدارس اسلامیہ کی ذمہ داری

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

پھر نہ تم کرنا کبھی تشنہ لبی کے شکوے
آج میخانے کا میخانہ اٹھا لاؤں گا

صدر محترم ! حاضرین مجلس ! میں شعلہ بیان مقرر ہوں نہ جادو بیان واعظ ، حیات آفریں سخن سنج ہوں نہ انقلاب آفریں خطیب! روشن خیال شاعر ہوں نہ جذبات انگیز افسانہ نگار۔ بلند پایہ رائٹر ہوں نہ چوٹی کا قلمکار! عالی دماغ مفکر ہوں نہ بیدار مغز دانش ور۔ میں مادر علمی کا ایسا کم فہم، کند ذہن، اور غبی طالبعلم ہوں کہ جس کی اپنے گنے چنے دوستوں میں بھی علمی اعتبار سے کوئی امیج کوئی حیثیت نہیں —— لیکن ناظم تقریر کی ستم ظریفی دیکھئے کہ مجھے سمع خراشی کے لئے ایسا پیچیدہ موضوع دے دیا کہ جس پر چند منٹ لب کشائی تو دور سوچ کر ہی خوف آتا ہے —— مگر آپ کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو سفر کی کٹھنائیاں سوچ کر ہی تھک کر بیٹھ جاتے ہیں۔ میرا نظریہ ہے ؎

قدم چوم لیتی ہے خود بڑھ کے منزل
مسافر اگر اپنی ہمت نہ ہارے

Scanned by CamScanner

اسلام کے باجبروت فرزندو! دنیا میں ظالم اور مظلوم کی داستان بہت پرانی ہے، بے چارہ کمزور ابتدائے آفرینش سے ظلم کے ہلاکت خیز تھپیڑوں سے نبرد آزما ہوتا چلا آرہا ہے۔ کفر کی تاریخ میں کہیں بھی کوئی ایسا واقعہ نہیں ملتا جس میں فاتح نے مفتوح کو، طاقتور نے کمزور کو، زردار نے مفلس کو پیروں تلے کچل کر نہ رکھ دیا ہو۔

عظیم المرتبت دوستو! زمانے نے کئی بار کروٹ لی ہے! تاریخ کے دھارے نے کئی بار اپنے بہاؤ کا رخ بدلا ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ملک کے گوشے گوشے میں اندلس کی آٹھ سو سالہ پرانی تاریخ بار بار دہرائی جارہی ہے۔ اسلام اور مسلمان کشی کا سیلاب بار بار ہمارے دروازوں پر دستک دے رہا ہے۔ وقت کے خونخوار وحشی تاتاری بار بار اپنا پرانا آگ اور خون کا کھیل کھیل رہے ہیں۔ ننھے منے بچوں کے لبوں سے معصوم مسکراہٹوں کے پھول بار بار نوچے جارہے ہیں۔ قوم کی مریم ایسی مقدس اور معصوم بیٹیوں کی عصمتیں بار بار روندی جارہی ہیں۔ نام نہاد انسانیت کی علمبردار دنیا اپنے عیار اور گھناؤنے چہرے پر شرافت اور پارسائی کی نقاب ڈالے ہمارے ساتھ بار بار سفاکانہ کھیل کھیل رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں ملک کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ہماری بہنوں اور بیٹیوں کی عصمتیں محفوظ ہوں۔

بیشتر اسلامی ممالک میں بھی ہماری سطوت و شوکت کے پرچم تقریباً اُتر چکے ہیں۔ کہیں ہم برائے نام برسر اقتدار ہیں بھی تو مغربی طاقتوں کی بالادستی کے شکنجے میں بری طرح جکڑے ہوئے ہیں اور مغرب کی نظریاتی یلغار نے ہمیں مذہب سے بھی بیگانہ کر کے رکھ چھوڑا ہے۔

Scanned by CamScanner

اسلام کے غیور بیٹو ! آج جس نازک اور ناگفتہ بہ دور سے ہم گذر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں فرزندان اسلام پر ایسا نازک دور نہیں آیا ــــ مگر میں آپ سے پوچھتا ہوں دوستو! کیا آپنے کبھی قوم کے اس نازک اور پیچیدہ مسئلے پر سنجیدگی سے غور کیا؟ کیا آپ نے کبھی قوم کے جان لبوا دکھوں کے مداوے کی ترکیب سوچی کیا کبھی آپ نے قوم کے عظمت رفتہ کی بحالی کے لئے کوئی لائحۂ عمل مرتب کیا؟ کیا کبھی آپ نے قوم کی پستی کے اصل سبب کو سنجیدگی سے سمجھنے کی کوشش کی؟ اگر نہیں تو پھر سوچئے کہ آپ قوم کی کیا خدمت کر سکتے ہیں۔ قوم کے مہلک دکھوں کا آپ کے پاس کیا علاج ہے؟ آپ قوم کے نام نہاد لیڈروں کی طرف مت دیکھئے کہ وہ کیا کہتے ہیں اور کیا کرتے ہیں؟ حکومت کے بستہ بردار اور سرکار کے حاشیہ نشین قوم کی فلاح کے لئے کب سوچ سکتے ہیں۔ ان کے پاس دل ہے مگر ضلالت و گمراہی کے جھونکوں سے مرجھا گیا ہے۔ ان کے پاس سوچیں ہیں مگر دولت اور اقتدار کی ضربوں نے اُن کو شکستہ کر رکھا ہے۔ ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر ان میں حرص و ہوس کا پانی اتر آیا ہے کہ وہ ہمارا اصل روگ دیکھ ہی نہیں سکتے۔ ان کے پاس ہاتھ اور پاؤں ہیں مگر ان میں کرسی کی بیڑیاں پڑی ہوئی ہیں۔ اسلام جسے ایلوا سمجھتا ہے اسے یہ قند و شہد سمجھتے ہیں۔ اسلام جسے زہر گردانتا ہے اسے یہ تریاق بتلاتے ہیں۔ انکی سیاست میں تضاد، ان کی باتوں میں تضاد، انکے قول و فعل میں تضاد ؎

ان کا جو کام ہے ارباب سیاست جانیں
میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہونچے

Scanned by CamScanner

اگر ایک دو مذہبی اور قوم پرست لیڈر قوم کے لئے کچھ کرنا بھی چاہتے ہیں تو ان کے خلاف قوم میں نفرت و دشمنی کی آگ بھر دی جاتی ہے۔ اور ان کے سامنے بغض و حسد کی وہ دیوار کھڑی کر دی جاتی ہے جسے پھلانگنا ممکن نہیں ہوتا۔

بہر حال اب ہمیں ان تلخ مباحث سے کیا لینا، اب تو ہمیں اپنے طور سے سوچنا ہے اور دیکھنا ہے کہ قوم کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس وہ کون سا آب حیات ہے جو قوم کی مردہ رگوں میں روح ڈال سکتا ہے۔ ہمارے پاس وہ کون سا فارمولا ہے جو غمزدہ اور دکھیاری قوم کو نوید مسرت سنا سکتا ہے۔ ہمارے پاس وہ کون سا پتوار ہے جس کے ذریعہ ہم قوم کی ڈوبتی کشتی کو منجدھار سے نکال کر ساحل پر لا کھڑا کر سکتے ہیں۔ آپ کے پاس قوت نافذہ نہیں مجھے تسلیم! آپ صاحب اقتدار نہیں میں مانتا ہوں۔ مگر دوستو! آپ کے پاس وہ قوت ہے جو دیکھتے ہی دیکھتے ساری دنیا کو زیر کر کے گھٹنوں بٹھا دے گی۔ آپ کے پاس وہ بیش بہا جوہر ہے جو زمانے کی عقابی نگاہوں کو خیرہ کر سکتا ہے۔ ارے آپ کے پاس کیا نہیں ہے۔ آپ چاہیں تو جنگل کے بے زبان جانور تابع و مطیع بن جائیں۔ آپ چاہیں تو ٹھاٹھیں مارتا سمندر راستہ دینے کے لئے بیقرار ہو۔ آپ چاہیں تو خشک دریا میں روانی آجائے۔ آپ چاہیں تو قوم کی پژمردہ، یخ بستہ رگوں میں زندگی کی آتش سیال بھر دیں۔ آپ دولت مند نہیں نہ سہی صاحب اقتدار نہیں نہ سہی مگر علم و اخلاق، ایمان و یقین، عزم و عمل، زبان و قلم کی دولت سے تو مالا مال ہیں۔ آپ کے پاس علم ہے، اخلاق

Scanned by CamScanner

ہے، محبت ہے، ایثار ہے، تہذیب ہے، سلیقہ ہے، زبان ہے، بیان ہے، قلم ہے اور سب سے بڑی دولت آپ کے پاس اسلام کی عالمگیر صداقت وحقانیت ہے۔ سب سے بڑا سرمایہ آپ کے پاس اسلام کے مستحکم آدرش واصول ہیں۔ آپ کا کام صرف مسجدوں کی امامت نہیں ہے، آپکے بیٹھنے کی جگہ صرف مدرسوں کی چٹائیاں نہیں ہیں ۔

زندگی صرف محبت ہی نہیں ہے اے دوست
اور بھی غم ہیں زمانے میں محبت کے سوا

(ساحر لدھیانوی)

اولوالعزم دوستو! قوم اگر مردہ ہے تو اسے زندہ کرنے والا آبِ حیات آپ کے پاس موجود ہے۔ قوم اگر سو رہی ہے تو آپ اسے جھنجھوڑ کر جگا سکتے ہیں۔ قوم کی نگاہیں سب سے ہٹ کر بس آپ پر ٹکی ہوئی ہیں۔

اب آپ کے لئے مسجدوں مدرسوں اور خانقاہوں سے نکل کر قوم کو باعزت زندگی کا طرز سکھانا ناگزیر ہو گیا ہے۔ لیکن جہاں آپ کو قرآن وحدیث، منطق و فلسفہ، اور دینی مسائل پر عبور ہو وہاں آپ کو تقریر و تحریر پر بھی قدرت ہونی چاہئے۔ آپ کی تقریر میں پہاڑی ندی کی سی روانی اور ایک سچے پکے مومن کا سا درد ہونا چاہئے تاکہ آپ کی باتیں سامعین کے دلوں کو اپیل کر سکیں ۔ آپ کی آواز میں رعب، طنطنہ، اور گھن گرج ہو تاکہ آپ کی ہر بات سامعین کے قلوب میں تیر کی طرح ترازو ہو جائے اور آپ کی تحریر میں وہ شگفتگی، سلاست اور درد ہو کہ قاری کے دل پر انمٹ نقش چھوڑ جائے۔

Scanned by CamScanner

میرے دوستو یاد رکھو! یہ دو فن ایسے ہیں کہ جن میں بلا کی طاقت اور جاذبیت ہے، ان فنون پر عبور اور قدرت رکھنے والا زندگی کے ہر شعبے میں کامیاب و کامران ہو سکتا ہے۔ ان فنون میں مہارت رکھنے والا دنیا کے کسی بھی اسٹیج پر مار نہیں کھائے گا۔ دینی مسائل سے گہری واقفیت اور تقریر و تحریر پر خاص عبور حاصل کرنے کے بعد اس دور کی معرکۃ الآراء اور انٹرنیشنل زبان انگلش میں بھی حسب ضرورت واقفیت ضروری ہے اور اس ملک میں رہتے ہوئے اس ملک کی سرکاری زبان ہندی کی اہمیت کو بھی کیسے نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ یہ زبانیں آپ کی زبانیں ہیں یا نہیں؟ یہ بھاشائیں آپ کی بھاشائیں ہیں یا نہیں؟ آپ کو ان تلخ مباحث سے کیا لینا۔ آپ کو تو بس یہ سوچ کر ان زبانوں کو سیکھنا ہے کہ یہ زبانیں وقت کی اہم ضرورت ہیں۔ ان زبانوں کے بغیر قوم کی خدمت کا تصور ادھورا ہے۔ ان بھاشاؤں کے بغیر آپ قوم و ملت کی صحیح خدمت نہیں کر سکتے۔ ان بھاشاؤں کے بغیر آپ خود بھی اس ملک میں سکھ سے جی نہیں سکتے۔ ریلوے اسٹیشن جائیں تو۔ پوسٹ آفس جائیں تو، ہوٹل جائیں تو، ریل میں سفر کریں تو، بس میں سفر کریں تو صرف انگلش اور ہندی زبان ہی پائی جاتی ہے۔

غرضیکہ ہر جگہ اور ہر مقام پر صرف انگلش اور ہندی زبان ہی کی کارفرمائی اور حکمرانی ہے، اور اردو اور عربی شاذ و نادر ہی کسی مقام پر ملتی ہے، فارسی زبان کا تو دور دور تک پتہ نہیں۔ جو لوگ انگلش اور ہندی زبان سے ناواقف ہیں انھیں زندگی کے ہر محاذ پر کتنی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کا اندازہ تو صرف وہی کر سکتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

گرامی قدر دوستو! تقریباً آدھی دنیا کے مسلمان بے بسی اور کس مپرسی کے عالم میں کسی نجات دہندہ کسی فریادرس کے منتظر ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کوئی خالدؓ بن ولید، کوئی محمد بن قاسم، کوئی نورالدین زنگی، کوئی صلاح الدین ایوبی ضرور کسی نہ کسی دن جنم لے گا اور باطل کے پنجۂ ظلم وستم سے نجات دلائے گا۔

مگر دوستو! آؤ اپنی دکھیاری قوم کو یہ باور کرادیں کہ جب تک مسلمان سچے پکے مسلمان نہیں بنیں گے اس وقت تک کوئی محمد بن قاسم، کوئی صلاح الدین ایوبی پیدا نہیں ہوگا۔ اور باطل قوتیں یوں ہی اپنے پاؤں کی ٹھوکر میں رکھیں گی۔ اس لئے سب سے پہلے ضروری ہے کہ مسلمان اپنے اعمال واصلاح کی وفکر کریں، اور پوری طرح دینی پٹڑی پر خود کو ڈال لیں، بغیر ایمان اور عمل صالح کے ایک مومن کا ہر کام ادھورا ہے۔

دوستو ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ بھٹکی ہوئی قوم کو صحیح راستہ دکھائیں اور انھیں یہ پوری طرح باور کرائیں کہ جب تک مسلمان خود کو اسلام کے سانچے میں نہیں ڈھالیں گے اسی طرح ذلیل و خوار ہوتے رہیں گے۔ اور کفریوں ہی برق بے اماں بن کر خرمن مسلم پر گرتا رہے گا۔

آؤ دوستو! دیر نہ کریں، اندھیری رات کے مسافر صبح کی روشنی کا انتظار نہیں کرتے، وہ قرآن وسنت اور سلف صالحین کے سنہرے نقوش سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے منزل کی سمت بڑھتے رہتے ہیں۔

سمندر کی طغیانیاں، زمانے کی جولانیاں، ان کے سمند اقبال کے بوسے دیتی ہیں۔ جب علمائے دین اور طلبائے مدارس اسلامیہ تقریر و

Scanned by CamScanner

تحریر، ایمان و عمل، عزم و ہمت سے لیس ہو کر میدان عمل میں اتر کر آئیں گے تو میں کہتا ہوں قوم کے مردے بھی قبروں سے جھرجھری لے کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور قوم کے وہ فرزند جو بزدلی، بے حسی، اور عیاشی کے ریگستان میں پڑ کر غفلت اور مدہوشی کی نیند سو رہے ہیں اک جست لگا کر باطل سے معرکہ آرائی کے لئے پا برکاب ہوں گے اگر ہم نے یہ ذمہ داری محسوس نہ کی تو وہ دن دور نہیں جب قوم اپنا رہا سہا ملی تشخص بھی برقرار نہیں رکھ سکے گی۔

گذر جا بن کے سیل تند رَو کوہ و بیاباں سے
گلستاں راہ میں آئے تو نغمہ جوئے خواں ہو جا

(علامہ اقبالؒ)

وما علینا الاالبلاغ

Scanned by CamScanner

مسلمان پستی میں کیوں؟

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم
بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین. اما بعد:

تمہیں کالی گھٹا کا بھی نہیں پہچاننا آیا
نشیمن سے دھواں اٹھتا ہے تم کہتے ہو ساون ہے

صدر محترم! حاضرین مجلس! انسانیت کے خرمن پر کئی بجلیاں گری ہیں، باغ آدم میں کئی آندھیاں آئی ہیں۔ وحشت و بربریت کے ہاتھوں نے بارہا انسانیت کا منھ نوچا ہے لیکن آگ اور خون کا جو کھیل آئے دن آپ دیکھ رہے ہیں شاید کسی نے نہ دیکھا ہو۔ اور یہ تو طے ہے کہ یہ کھیل اس وقت تک جاری رہیگا جب تک مسلمان غفلت اور لادینیت کے شکار رہیں گے۔

حضرات گرامی! ہر طرف مسلمانوں کی تباہی و بربادی کے گیت گائے جارہے ہیں، ہر سمت مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا جارہا ہے۔ ملک کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں مسلمانوں کی عصمتیں محفوظ ہوں ہر طرف لوٹ مار، رہزنی، تشدد، خوں ریزی۔ کہیں نئی نویلی سہاگنوں کی مانگ کا سندور اجاڑا جارہا ہے کہیں بچے یتیم کئے جارہے ہیں۔ کہیں معصوم کنیاؤں اور باعصمت لڑکیوں کے سروں سے دوپٹے اچھالے جارہے ہیں۔ کہیں

Scanned by CamScanner

معصوم بچوں کے حلقوم پر چھریاں چلائی جارہی ہیں۔ غرضیکہ زندگی کے ہر میدان میں مسلمان بری طرح پٹ رہا ہے اور سوچ رہا ہے مسلمان پستی میں کیوں ؟ مسلمان ذلت ورسوائی کی نالیوں میں رینگنے پر کیوں مجبور ہے کبھی تو یوں تھا کہ مسلمانوں کی سطوت و شوکت کا سکہ چار دانگ عالم میں بیٹھا ہوا تھا۔ کبھی تو یوں تھا کہ مسلمانوں کی چوتھائی دنیا پر حکمرانی تھی۔ کبھی تو یوں تھا کہ مسلمانوں کا نام سن کر قیصر و کسریٰ جیسے جابر بادشاہوں کے دل پہلو میں یکلخت ٹھہر جاتے تھے۔ کبھی تو یوں تھا کہ مسلمانوں کے صبار فتار گھوڑے بیک وقت ہندوستان اور ترکستان کے دریاؤں کا پانی پیتے تھے، کبھی تو یوں تھا کہ سمندر کی پر شور متلاطم موجیں مسلمانوں کو اپنی چھاتی پر سے گذر جانے کے لئے راستے دیدیا کرتی تھی۔ کبھی تو یوں تھا کہ پالتو مویشی خود کو مسلمانوں کی خدمت کے لئے پیش کر دیا کرتے تھے کبھی تو یوں تھا کہ اسلامی تہذیب و تمدن، معاشرت و کلچر کی ساری دنیا تعریف کرتی تھی، کبھی تو یوں تھا کہ اسلامی آدرش و اصول کی سر اہنا اسلام دشمن طاقتیں بھی کرنے پر مجبور تھیں ــــــــــــ مگر

یہ آج کیا بات ہے کہ مسلمان قدم بقدم ذلیل ورسوا ہو رہا ہے اور مسلمانوں کی تہذیب و تمدن کا مذاق اڑایا جارہا ہے آخر کیوں ؟

جو سنا کرتے تھے ہنس ہنس کے مرا نغمۂ شوق
اب مری شکل سے بیزار نظر آتے ہیں

(شکیل بدایونی)

اللہ بھی وہی، اللہ کے لاڈلے رسولؐ کی تعلیمات بھی وہی، اسلام

Scanned by CamScanner

بھی وہی، اسلام کے قوانین و ضوابط بھی وہی۔ مگر اب ہمارے نالۂ دل میں اثر کیوں نہ رہا، ہماری دعائیں بے اثر کیوں ہو رہی ہیں ہمارے معصوم بچوں کی جگر دوز چیخیں رنگ کیوں نہیں لاتیں ہماری مظلوم ماؤں اور بہنوں کی سسکیاں آسمان کے دروازے کیوں نہیں کھٹکھٹاتیں خدائے ذوالجلال وقت کے ابرہوں پہ سنگباری کے لئے ابابیل پرندوں کا لشکر کیوں نہیں اتارتا؟

اس قسم کی سوچوں نے ہمیں حواس باختہ کر دیا ہے، مادی ترقی کی چکا چوند نے سلف صالحین کے سنہرے نقوش کو ہماری نگاہوں سے اوجھل کر دیا ہے، مغربیت کا شوخ و شنگ رنگ ہمارے دلوں میں اتنا گہرا اتر گیا ہے کہ اسلام کا سرمدی رنگ اس کے سامنے پھیکا لگ رہا ہے مغربیت نے ہماری دینی سوچوں کو اس قدر مفلوج کر دیا ہے کہ جو ہمارے لئے زہر ہلاہل ہے ہم اسے تریاق گردانتے ہیں ہم اپنی تباہی و بربادی کا سبب اسلامی احکام کو سمجھتے ہیں ہمارے دلوں میں یہ بات جمادی گئی ہے کہ اسلام ہی ہماری ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے اگر ہم اسلامی احکام کو پس انداز کر دیں تو دوسری قوموں کی طرح ہم بھی ترقی کریں گے۔ پردہ ہماری ترقی کی راہ میں بری طرح حائل ہے، اگر ہم بھی یورپ کی طرح زندگی کے میدان میں اپنی عورتوں کو مردوں کے دوش بدوش جدوجہد کے لئے اتار دیں تو بہت جلد ترقی سے ہمکنار ہوں گے مگر اے کاش کوئی ہمیں سمجھادے کہ ہماری ان گھناونی سوچوں نے ہی ہمیں کہیں کا نہ چھوڑا ہماری اسی مذہب بیزاری نے ہی ہمیں پستی اور تباہی کی گہری کھائیوں میں دھکیل دیا ہے۔

Scanned by CamScanner

ہماری اسی لادینیت اور لامذہبیت نے ہماری سطوت و شوکت چھین کر ہمیں عضو معطل بنا دیا ہے۔ خدا اور رسولؐ سے ہماری بے وفائی اور پیمان شکنی نے ہی ہمیں زیر کر کے گھٹنوں بٹھا دیا ہے۔

حضرات گرامی ! تاریخ اس بات کی گواہ ہے، واقعات زبان حال سے چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ مسلمان جب تک صحیح معنوں میں مسلمان رہے اور **واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا ولاتفرقوا** کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا تب تک زندگی کے ہر میدان میں فتح و نصرت سے ہمکنار رہے اور کامیابی قدم چومتی رہی، اور جب بھی اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم کی خلاف ورزی کی کثیر تعداد میں ہونے کے باوجود کمزور دشمن کے ہاتھوں بھی پٹ گئے۔ علامہ اقبالؒ نے بہت ہی اچھی اور سچی بات کہی ہے ؎

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

اسلام کے باہمت فرزندو! غزوۂ بدر کا واقعہ تو آپکو یاد ہی ہو گا، ایک ہزار کیل کانٹے سے کفار کے مقابلے میں مسلمان کتنے تھے، صرف تین سو تیرہ، وہ بھی بے سر و سامان۔ کسی کے پاس تیر ہے تو تلوار نہیں، تلوار ہے تو خنجر نہیں۔ کسی کے پاس تو کچھ بھی نہ تھا۔ بس خدا کے سہارے لاٹھی و بلم لے کر میدان جنگ میں اتر پڑے تھے، وہ بھی کئی کئی دنوں کی فاقہ کشی سے پیٹ پچکے ہوئے اور جسم لاغر۔ لیکن وہ چٹان کی طرح سچے پکے مسلمان تھے۔

ان کی شریانوں میں مضبوط قوت ایمانی موجزن تھی ان کے دلوں میں ایمان و یقین کی وہ شمع جل رہی تھی جسے کفر و ضلالت کے جھونکے

Scanned by CamScanner

ہر گز بجھا نہ سکتے تھے۔ وہ نشۂ توحید سے سرشار تھے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت نے انھیں بیک وقت ایک ہزار کفار سے لڑ جانے کا حوصلہ اور عزم عطا کیا تھا۔ کفار کو ناز تھا اپنی کثرت تعداد پر۔ صف شکن جنگجوؤں پر فیل تن بہادروں پر وسیع و سائل آلات حرب و ضرب پر وہ مسلمانوں کو لقمۂ تر سمجھ رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ جنگ چھڑی تو مسلمانوں کو کھا جائیں گے ــــــــــ مگر مسلمانوں کو یقین تھا خدا کے اس اعلان پر۔ **ولا تھنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مومنین** مسلمانوں کو اعتماد تھا خدا کے پاک رسولؐ کے اس پاک ارشاد پر :

"مسلمانوں! فتح تمہاری ہو گی، خدا کی نصرت تمہارے ساتھ ہے۔

اور دوستو تاریخ بتاتی ہے کہ جب تین سو تیرہ حق پرستوں کے مقابل ایک ہزار کفار آئے تو تھوڑی ہی دیر میں حق پرستوں نے ایک ہزر ا کفار کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا۔ بہت کم کفار جنگ سے بچ کر بھاگ سکے۔ مسلمانوں کی اس حیرت انگیز جیت پر عقل انسانی حیران تھی فرط حیرت سے تاریخ کے اوراق پھڑ پھڑا اٹھے تھے۔ مسلمانوں کی اس کراماتی اور حیرت انگیز جیت کو مادّہ پرست دنیا مسلمانوں کی جنگی ممارست اور عسکری قابلیت پر محمول کر سکتی ہے۔ مگر سچی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی وہ روحانی اور ایمانی قوت تھی جس کے بل بوتے پر ایک ہزار کفار پر تین سو تیرہ مسلمان غالب ہوئے تھے۔

وہ اسلام کی عالمگیر صداقت و حقانیت کی طاقت تھی جس نے مسلمانوں کو فتح عظیم سے ہمکنار کیا تھا۔ وہ ایمان و یقین کے کوہ گراں تھے،

Scanned by CamScanner

عزم واستقلال کے پیکر تھے، ان کا ہر فعل اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم کے عین مطابق تھا، کیا مجال تھی کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم کے خلاف ان سے کوئی فعل سرزد ہو جائے۔

اسی لئے خدا کی نصرت ان کے ساتھ تھی، وہ جہاں بھی جاتے کامیابی ان کے پاؤں چومتی۔ وہ خدا کی نصرت کا ہی بھروسہ تھا کہ جب وہ تین سو تیرہ کی تعداد میں تھے تو پورے کفار عرب کو چیلنج دیدیا اور جب لاکھ کی تعداد کو پہونچے تو پوری دنیا تسخیر کرنے کا عزم لے کر اٹھ کھڑے ہوئے، اور انکے مقابل جو بھی طاقت آئی پاش پاش ہو گئی۔ ------ کیوں؟

اس لئے کہ، ومارمیت اذرمیت ولٰکن اللّٰہ رمی جب تو نے تیر پھینکا تو تو وہ تو نے نہیں پھینکا بلکہ خدا نے پھینکا، اب ظاہر ہے جس کے ساتھ خدا کی نصرت ہو اسے پوری دنیا مل کر زیر کرنا چاہے، تو نہیں کر سکتی، البتہ وہ تنہا خدا کی نصرت کے جلو میں ساری دنیا فتح کر سکتا ہے۔ اور خدا کی نصرت اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو اسکا مطیع و فرماں بردار ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تو صاف صاف فرمادیا ہے اگر تم میرے اور میرے رسولؐ کے مطیع رہے تو تمہیں غم کرنے کی ضرورت نہیں دین و دنیا میں تمہیں سر بلند رہو گے، تم ہی کو زمین کا وارث بنایا جائے گا خلعتِ خلافت سے تمہیں کو سرفراز کیا جائے گا ——— لیکن ذرا بھی تم نے میرے اور میرے رسولؐ کے حکم سے سرتابی کی تو ذلیل و خوار ہو جاؤ گے۔ قدم قدم پہ ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ سلطنت و سلطانی چھین لی جائے گی۔ اور دوسری قوم کو مسند اقتدار پہ بٹھادیا جائے گا۔

Scanned by CamScanner

حضرات ! کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں، غزوۂ بدر کے بعد غزوۂ احد میں دیکھئے، مسلمانوں کو جو جیتی ہوئی جنگ ہارنی پڑی وہ ہمارے لئے بہت عبر تناک اور سبق آموز ہے۔ غزوۂ احد میں بھی مسلمانوں نے کفار عرب کو شرمناک شکست سے دوچار کر دیا تھا تمام کفار جنگ سے منھ موڑ کر سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ رہے تھے، ان کی سراسیمگی اور بدحواسی کا یہ عالم تھا کہ انھیں بھاگے ہوئے بیوی بچوں کا بھی خیال نہ تھا۔ کچھ مسلمان بھاگ رہے کفار کا تعاقب کر رہے تھے اور کچھ مسلمان مال غنیمت سمیٹنے میں مصروف تھے کہ یکایک جنگ کا نقشہ ہی پلٹ گیا۔

ہوا یوں کہ عینین نامی جس پہاڑی پر حضورؐ نے اپنے تیر اندزوں کو تعینات کیا تھا اس پہاڑی کو تیر اندازوں نے یہ دیکھ کر چھوڑ دیا تھا کہ اب تو کفار نے مکمل طور پر اپنی شکست تسلیم کر لی ہے اور دم دبا کر بھاگ رہے ہیں اس لئے اب پہاڑی پر رہنا ضروری نہیں۔

حالانکہ حضورؐ نے تاکید کر دی تھی کہ پہاڑی کو کسی صورت میں نہ چھوڑنا کفار کو ہزیمت ہو اور میدان چھوڑ کر بھاگ جائیں جب بھی پہاڑی مت چھوڑنا۔ جب تک میں حکم نہ دوں اپنی جگہوں سے ہلنا مت اور ان تیر اندازوں کی کمان حضرت عبداللہ بن جبیرؓ کے ہاتھوں میں دی تھی، اور ان کے ماتحت تیر اندازوں کو حکم دیا تھا کہ اپنے قائد کی باتوں کو ماننا۔ اپنے کمانڈر کے اشارے کو حکم کا درجہ دینا۔ مگر جب تیر اندازوں نے دیکھا کہ کفار شکست کھا کر بھاگ رہے ہیں اور مسلمان مال غنیمت جمع کرنے میں لگ گئے ہیں تو وہ یہ سمجھ کر پہاڑی سے نیچے اتر آئے کہ اب تو پہاڑی پر

Scanned by CamScanner

رہنے کے کوئی معنیٰ نہیں رہ گئے۔اب تو کفار نے مکمل ہار تسلیم کرلی ہے، اور پہاڑی سے اتر کر مال غنیمت حاصل کرنے والوں میں شریک ہوگئے۔

ان کے قائد حضرت عبداللہ بن جبیرؓ نے انھیں پہاڑی سے اترنے سے بہت روکا، حضورؐ کے حکم کی دہائی دی، مگر ظاہری فتح کا نشہ ان پر ایسا طاری ہوا کہ اپنے کمانڈر کے حکم کو بھی پس انداز کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن جبیرؓ اور ان کے ساتھ صرف نو تیر انداز پہاڑی پر باقی رہ گئے، بقیہ سب مال غنیمت میں لگ گئے تھے۔

حضرت خالدؓ بن ولید جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے دور سے جب دیکھا کہ پہاڑی پر گنتی کے چند تیر انداز باقی رہ گئے ہیں تو اپنے بھگوڑے فوجیوں کو یکجا کر کے اس پہاڑی پر حملہ کر دیا۔

بیچارے گنتی کے نو تیر انداز کہاں تک لڑتے، لڑتے لڑتے تھوڑی ہی دیر میں شہید ہو گئے۔ اب خالدؓ کے لئے میدان بالکل صاف تھا، انھوں نے پہاڑی کے راستے سے ادھر ادھر بکھرے مسلمانوں پر اتنا شدید حملہ کیا کہ مسلمان اس اچانک حملے کی تاب نہ لا سکے، اور کفار کے ہاتھوں شہید ہو ہو کر گرنے لگے، تھوڑی ہی دیر میں بہت سے مسلمان شہید ہو گئے، اور کئی ایک جان بچا کر جنگ سے بھاگ نکلے سرکار دو عالمؐ بھی شید طور پر زخمی ہوئے۔ جیتی ہوئی جنگ شکست میں تبدیل ہو جائے گی، اور مسلمان اس بری طرح پٹ جائیں گے مسلمانوں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔

دانشوران عظام ! غزوۂ احد میں مسلمانوں کو جو جیتی ہوئی جنگ ہارنی پڑی تھی اسے جنگی تجزیہ نگار حضرت خالدؓ کی جنگی چالوں اور

Scanned by CamScanner

مسلمانوں کی ناعاقبت اندیشیوں کا نتیجہ گردان سکتے ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ غزوۂ احد میں آخر میں مسلمانوں کو جو مار کھانی پڑی وہ مسلمان تیر اندازوں کی آقائے مدینہ محمد عربیؐ کے حکم کو بھلائے جانے کا نتیجہ تھی، انھوں نے قائد اعظمؐ کے فرمان کو فراموش کر دیا تھا۔

حضرات! مسلمان تیر اندازوں کی اس حرکت کو سرتابی اور حکم عدولی کا نام نہیں دیا جاسکتا۔ صرف بھول اور ناسمجھی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ اسکے باوجود خدائے ذوالجلال نے ان کی بھول اور ناسمجھی کی سزا سارے مسلمانوں کو دے کر آگے آنے والے مسلمانوں کو بھی یہ باور کرادیا کہ دیکھو اگر تم میرے اور میرے رسولؐ کے احکام کو بھلاؤ گے تو اسی طرح ذلیل و خوار ہوگے اور تم صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹادئے جاؤ گے۔

خبردار میرے حکم کی خلاف ورزی بھول کر بھی نہ کرنا، اور میرے رسولؐ کے حکم کو بھول کر بھی نظر انداز نہ کرنا۔

وَلاَ تَهِنُو وَلاَ تَحزَنُو ا وانتُم الاَ علَونَ اِن كُنتُم مُومِنين

مایوس ہونے اور گھبرانے کی بات نہیں، اگر تم صحیح معنوں میں مسلمان رہے تو تمہیں سربلند رہو گے، عزت و عظمت تمہیں ہی عطا کی جائے گی۔ سطوت و شوکت سے تمہیں ہی سرفرام کیا جائے گا۔ مگر ہاں ایک بات نوٹ کرلو اگر میرے اور میرے حبیب محمد عربیؐ کے حکم کو ذرا بھی نظر انداز کروگے تو غزوۂ احد کے مسلمانوں کی طرح مار کھا جاؤ گے۔ تمہاری فتح کا سبب تمہاری تعداد کی کثرت اور وسیع وسائل آلات حرب وضرب نہیں ہیں۔ تمہاری شکست اور ہار کا سبب تمہاری تعداد کی قلت

Scanned by CamScanner

اور جنگی اسلحہ جات کی کمی نہیں ہے بلکہ میرا حکم اور میری نصرت ہے۔ جو لوگ میرا حکم مان کر چلتے ہیں میں انھیں عزت اور عظمت سے سرفراز کرتا ہوں، اور جو لوگ میرا حکم بھلا دیتے ہیں میں انھیں ذلت و رسوائی کی کھائیوں میں پھینک دیتا ہوں۔

وکَم مِن فِئَةٍ قلیلةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کثیرَةً بِاَذن اللّٰہ

اگر میری نصرت شامل حال ہو گی تو تم قلیل تعداد میں ہونے کے باوجود خود سے کئی گنا لشکر کو زیر کر لو گے۔

غزوۂ بدر کو دیکھو، کہ تم کتنے تھوڑے تھے، بالکل آٹے میں نمک کے برابر، مگر میں نے تمہیں فتح عظیم عطا کی، اور کفار کے دلوں میں تمہاری ہیبت طاری کر دی۔ اور غزوۂ حنین کو دیکھو کہ بت پرستوں کے مقابلے میں تمہاری تعداد کتنی زیادہ تھی۔ تمہارے وسائل بھی وسیع تھے تمہارے صف شکن جنگجو بھی زیادہ تھے۔ تمہارے حضرت خالد ولیدؓ جیسے عالی دماغ سالار بھی زیادہ تھے اور تمہاری سب سے بڑی قوت میرے حبیب محمد مصطفےٰ کی عظیم الشان قیادت تھی۔ اور بت پرست تمہارے بالمقابل آٹے میں نمک کے برابر تھے ان کے پاس فوج بھی کم تھی۔ اسلحے بھی کم تھے۔ وسائل بھی محدود تھے۔ قائدانہ صلاحیت والے سالار بھی کم تھے۔ مگر ابتدا میں تم ان بت پرستوں سے شکست کھا کر اس بری طرح بھاگے کہ اپنے پیارے رسولؐ کو بھی نظر انداز کر دیا۔ ابتدا میں ایسا کیوں ہوا تھا۔ تم شکست کھا کر کیوں بھاگنے لگے تھے اس لئے کہ تمہیں اپنی کثرت تعداد پر غرور ہو گیا تھا۔ تم اپنے آدمیوں کی کثرت پر ناز کر بیٹھے

Scanned by CamScanner

تھے۔ تم وسیع وسائل آلات حرب وضرب کو فتح کا ضامن سمجھ بیٹھے تھے اور میری نصرت کو بھول بیٹھے تھے۔اور میں تمہیں تھوڑی سی چوٹ دے کر یہ باور کرانا چاہتا تھا کہ بغیر میری نصرت کے تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ مگر جب تمہیں اپنی لغزشوں کا احساس ہوا،اور مجھ سے تائب ہوئے تو دیکھتے ہی دیکھتے میں نے تمہیں فتح مبین سے ہمکنار کیا۔

حضرات گرامی ! آج ہم پوری دنیا میں لاکھوں نہیں ، کروڑوں نہیں، اربوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ مگر دنیا کی نگاہوں میں ہماری کوئی وقعت نہیں دنیا کی بساط پر ہم شطرنج کے مہرے کی طرح ہیں زمانے کی دہلیز پر ہماری حیثیت دریوزہ گر اور بھکاری کی سی ہے۔اور ہماری یہ حالت اس لئے ہوئی کہ ہم نے خدا سے پیمان شکنی کی اس کے حکموں کو توڑا،اس کے فرامین کو نظر انداز کیا، اور اس کے لاڈلے اور چہیتے رسولؐ کی تعلیمات کو طاق نسیاں میں ڈال دیا۔ ہم جیسے پاپیوں ، مجرموں، اور گنہگاروں کو جو بھی سزا ملے کم ہے۔

حضرات ! قرون اولیٰ کے مسلمان جس وقت شہر بہ شہر ملک بہ ملک فتح کرتے برق رفتاری سے آگے بڑھ رہے تھے اور دنیا ان کے قدموں میں جھکتی چلی آرہی تھی اس وقت ان کی تعداد اس وقت کے مسلمانوں کی تعداد کے بالمقابل دو فیصد بھی نہ تھی اس کے باوجود ساری دنیا ان کا نام سن کر کانپتی تھی اور وہ جہاں بھی جاتے اسلام کی عالمگیر صداقت اور اپنے بلند اخلاق و کردار کی گہری چھاپ چھوڑ جاتے۔

لا الہٰ الااللہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

Scanned by CamScanner

صداقت نے انھیں خام سے یکایک کندن بنادیا تھا۔ لاالٰہ محمد الرسول اللہؐ کی حقانیت نے ان کے اندر ایسی کشش پیدا کردی تھی کہ جو کوئی بھی ان کی طرف نگاہ اٹھاتا تو وہ یوں محسوس کرتا گویا وہ تقویٰ، صداقت، اور پاکیزگی کو مجسم دیکھ رہا ہے۔ وہ ان پڑھ، مفلس، فاقہ کش، پشمینہ پوش اور بوریا نشین ہوتے مگر ان کی ہیبت دلوں میں ایسی بیٹھتی کہ بڑے بڑے شان و شوکت والے فرماں رواؤں کو نصیب نہ تھی۔ ایک مسلمان کا وجود گویا ایک چراغ تھا کہ جدھر وہ جاتا اس کی روشنی اطراف واکناف میں پھیل جاتی اور اس چراغ سے سیکڑوں ہزاروں چراغ روشن ہو جاتے پھر جو اس روشنی کو قبول نہ کرتا اور اس سے ٹکرانے کی جرأت کرتا تو اس کو جلادینے اور فنا کردینے کی قوت بھی اس میں موجود تھی۔

معزز حاضرین! اسلامی نام رکھ لینے گنی چنی اسلامی رسمیں ادا کرلینے اور محض گوشت کھانے سے کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اسلام اطاعت و فرماں برداری کا نام ہے اور مسلمان ہونے کا مطلب خود سپردگی کرنا ہے۔ مسلمان وہ ہے جس کے قلب میں کلمۂ لاالٰہ الا اللہ محمدؐ الرسول اللہ کی حقیقت اس قدر جاگزیں ہو جائے کہ اس کے دل و دماغ پر بس اسی کا غلبہ ہو۔

افکار و خیالات، اخلاق و معاملات سب پر اسی کا تسلط ہو۔

کلمۂ لاالٰہ الا اللہ محمدؐ الرسول اللہ کو زبان سے ادا کرنے کا نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ ہماری روح اسکے معنوی قالب میں ڈھل جائے۔ ہماری زندگی میں انقلاب آجائے۔ ہماری زندگی میں غیر اللہ کا قانون نافذ نہ ہو۔

Scanned by CamScanner

ہمارے دلوں میں غیراللہ کا خوف نہ آئے۔ ہماری رگ رگ میں تقویٰ کی روح سرایت کر جائے ہماری محبت اور بغض صرف اللہ کے لئے ہو۔ اللہ کے سوا کسی اور کے آگے ہمارا ہاتھ نہ پھیلے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکام کے آگے سمعنا واطعنا کے سوا ہمارا کوئی اور قول و فعل نہ ہو۔

جب ایسا ہوگا تو ہماری قوت صرف اپنے نفس اور جسم کی قوت نہ ہوگی بلکہ اس احکم الحاکمین کی قوت ہوگی جس کے سامنے سارے جہان کی ہر چیز طوعاً و کرہاً سر بسجود ہے۔ اور ہماری ذات اس نور السماوات والارض کے جلوؤں سے معمور ہو جائیگی جو تمام عالم کا حقیقی محبوب و معشوق ہے۔

حضرات گرامی! اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ہمیں علوم و فنون اور مادّی وسائل کی جائز اہمیت سے انکار ہے، علوم و فنون اور مادی وسائل بھی خاصی اہمیت کے حامل ہیں مگر مسلمانوں کے لئے یہ چیزیں دوسرے درجہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مسلمانوں کیلئے سب سے پہلے ضروری ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں اور آقائے مدینہ محمد عربیؐ کی تعلیمات پر عمل کریں پھر دیکھنا ہمارے خزاں رسیدہ چمن میں انشاء اللہ ایک بار پھر بہار آجائے گی اور آرزوؤں کی ہر کلی پھر یکایک کھلکھلا کر ہنس پڑے گی۔

مسلمانوں اٹھو قرآن کی عظمت کو چمکاؤ
جہان بے اماں کو عافیت کے راز سمجھاؤ
زمانہ آج بھی قرآن ہی سے فیض پائے گا
مٹے گی ظلمت شب اور سورج جگمگائے گا

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

اسلام نے عورت کو کیا دیا

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

یاایھاالذین اٰمنوا لایحل لکم اَن ترثوالنساء کرھا.

امابعد

حال دل ان کو سنانے کو ہوں اے جذبۂ شوق
بجلیاں کوٹ کے بھردے مرے افسانے میں

صدر محترم !واجب التکریم بزرگواور دوستو!عصمت مآب ماؤ اور بہنو!میں آپ لوگوں کے سامنے کوئی لمبی چوڑی تقریر کرنے نہیں آیا نہ ہی تقریر کرکے آپ سے خراج تحسین وصول کرنا میرا مقصد ہے میں انشاءاللہ چند منٹ آپ سے خطاب کروں گا،اور پوری کوشش کروں گا کہ موضوع کا کوئی پہلو تشنہ نہ رہ جائے

میری تقریر کا موضوع ہے "اسلام نے عورت کو کیا دیا"اس موضوع کے تحت سب سے پہلے میں آپکواس صحرا میں لے جاؤں گا جہاں آمدِ اسلام سے قبل اس دھرتی کی نظم (عورت) جانوروں سے بھی بدتر زندگی جینے پر مجبور تھی۔پھر اس دلکش اور بلند مقام کی سیر کراؤں گا جہاں اسلام نے عورت کو ذلت وپستی کی کھائیوں سے نکال کر کھڑا کیا تھا۔اور

Scanned by CamScanner

جہاں سے عورت ستاروں کی پاکیزگی اور آسمان کی بلندی کو آئینہ دکھا رہی تھی۔ اور پھر بنت حوا کے اس باغ کی سیر کراؤں گا کہ جس کے دلفریب و دلکش پھول ایک بار پھر باد ضلالت و گمراہی کے جھونکوں سے بڑی تیزی سے جھلس رہے ہیں۔ اور جسکی حقیقی روح بری طرح زخمی ہو رہی ہے۔

حضرات ! اسلام نے عورت کو کیا دیا، اس حقیقت کو جاننے کے لئے سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ اسلام سے پہلے زندگی کے اسٹیج پر عورت کی کیا پوزیشن تھی نیز عورت مرد کی دہلیز پر کس قسم کی زندگی جی رہی تھی۔ چنانچہ تاریخ بتاتی ہے کہ اسلام سے پہلے اس دھرتی پر عورت کا وجود باعث ذلت تصور کیا جاتا تھا۔ عورت سے جانوروں کی طرح کام لیا جاتا اور جب وہ تھک کر چور ہو جاتی اور تھوڑی دیر دم لینے کے لئے بیٹھ جاتی تو اس کی پیٹھ پر بیدردی سے کوڑے برسائے جاتے۔ دنیا کا کوئی گوشہ اور کوئی کونہ ایسا نہ تھا جہاں عورت سکھ چین سے جی رہی ہو۔ عورت تفریح طبع اور عیاشی کا سامان سمجھی جاتی تھی۔ عورت شوپیس اور چٹنی کے طور پر رکھی جاتی تھی۔ شادی بیاہ کی اہمیت نہ تھی کوئی حسین عورت کسی مرد کے دل کو بھا جاتی تو اسے یا تو خرید لیتا یا پھر زبردستی اٹھا لے جاتا۔ اور جب طبیعت اس سے خوب بھر جاتی تو گھر سے نکال باہر کرتا۔ گویا عورت کی ایک کام چلاؤ مشین سے کچھ زیادہ اہمیت نہ تھی عورت کے بارے میں اس وقت کے دانشوروں کے نظریات پڑھنے سے عورت کی بے کسی کسمپرسی اور ذلت کا واضح اندازہ ہوتا ہے۔

یونانی کہتے تھے کہ عورت سانپ سے زیادہ خطرناک ہے حکیم

Scanned by CamScanner

سقراط کا کہنا تھا کہ عورت سے زیادہ اور کوئی چیز فتنہ و فساد کی نہیں وہ ایسا خوشنما درخت ہے جو بہت اچھا لگتا ہے لیکن جب کوئی پرندہ اُسے کھاتا ہے تو فوراً مر جاتا ہے۔ قدیس جرنا لکھتا ہے عورت شیطان کا آلہ ہے۔ یوحنا کا قول ہے کہ عورت شر کی بیٹی ہے، امن و سلامتی کی دشمن ہے۔ انٹولی لکھتا ہے عورت شیطان کے بازوؤں کا کرشمہ ہے، اس کی آواز سانپ کی آواز ہے۔ گریگری اعظم کا خیال ہے کہ عورت میں بھڑ کا زہر اژدہے کا سا کینہ ہے۔ قدیس جان ڈسپین کہتا ہے کہ عورت کذب کی بیٹی دوزخ کی رکھوالی، امن کی دشمن ہے۔

حضرات گرامی ! اسلام سے پہلے عورت کی زندگی کا دوسرا پہلو تو اور بھی زیادہ دردناک ہے بے چاری عورت کو درندہ صفت مردوں کی عیاشی کے سامان فراہم کرنے کے باوجود بھی سکھ سے جینے کی اجازت نہ تھی۔

جب اس کی کوکھ سے کوئی لڑکی جنم لیتی تو اسے زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ گویا عورت دھرتی کی چھاتی پر بوجھ سمجھی جاتی تھی، ان تمام انسانیت کش مظالم کے باوجود عورت کو آنسو بہانے کی بھی اجازت نہ تھی۔ بیچاری کسے دہائی دیتی۔ کس سے فریاد کرتی۔ کس سے دیا کی بھیک مانگتی۔ جنگل کے قانون میں بکری کی ممیاہٹ کہاں سنی جاتی ہے۔ جانوروں کی بستی میں انسانیت کی چیخ و پکار کون سنتا ہے۔؟

حضرات ! زمانۂ جاہلیت میں عرب کے ایک قیس نامی شخص کی درندگی کا واقعہ تاریخ میں بکثرت ملتا ہے۔

ایک ظالم اور جابر شخص نے اپنی ۹ پھول جیسی معصوم اور کمسن بچیوں

Scanned by CamScanner

کو زندہ در گور کر ڈالا تھا۔ وہ لڑکیوں کو ناگن گردانتا تھا، وہ کہتا تھا کہ اگر انھیں زندہ چھوڑدوں گا تو جوان ہونے کے بعد پورے خاندان کو ڈس لیں گی۔ انھیں پال کر کسی کو دلہا دینے کی ذلت مجھے ہرگز گوارا نہیں۔ جب اس کی دسویں بیٹی نے جنم لیا تو اتفاق سے وہ گھر موجود نہیں تھا تجارت کے سلسلے میں کہیں باہر گیا ہوا تھا۔ پیدا ہونے والی لڑکی انتہائی حسین وجمیل تھی۔ اس کا دلکش اور معصوم مکھڑا چاندنی کو شرماتا تھا۔ ماں نے قیس کے خوف سے ایک پڑوسن کے یہاں بچی کے پلنے کا نظم کر دیا تھا۔ ماں کی طبیعت جب بچی کو پیار کرنے کے لئے مچلتی تو پڑوسن کے گھر چلی جاتی، اور بچی کو خوب جی بھر کر پیار کرنے کے بعد گھر لوٹ آتی۔ ایک بار لڑکی کھیلتے کودتے اپنے گھر آگئی، اس وقت وہ عمر عزیز کے آٹھویں سن کو پہونچ رہی تھی۔ اتفاق سے اس وقت اس کا باپ قیس بھی گھر پر موجود تھا۔ قیس کو اس گڑیا سی لڑکی پر پیار آیا، اور الفت پدری سے مغلوب ہو کر سینے سے چمٹالیا! بیوی سے پوچھا یہ کس کی لڑکی ہے، مجھے تو اس پر بے ساختہ پیار آرہا ہے۔ بیوی نے سمجھا شاید قیس کے دل میں جذبۂ پدری بیدار ہو چکا ہے، اور اس کے دل کی بنجر اور پتھریلی زمین سے محبت ومروت کے چشمے ابل پڑے ہیں۔ اسلئے اس نے بتادیا یہ تو اس کی اپنی بچی ہے، جو ایک پڑوسن کے یہاں پل بڑھ کر اتنی بڑی ہوئی ہے۔ قیس نے جب سنا کہ یہ تو اسی کی بچی ہے تو غم وغصہ سے اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور ناگ کی طرح پھنکارنے لگا۔ اور بچی کو بیوی سے چھین کر اس میدان میں لے گیا جہاں اس نے ۹ کمسن لڑکیاں زندہ دفن کر دی تھی۔

Scanned by CamScanner

ایک جگہ بچی کو بیدردی سے زمین پر پٹخا اور تیزی سے گڑھا کھودنے لگا۔ جس وقت قیس گڑھا کھود رہا تھا اس وقت بچی اتنے دردناک انداز میں اپنے بے رحم باپ سے رحم کی بھیک مانگ رہی تھی کہ پتھر بھی پگھل کر پانی ہو جاتا مگر قیس کے وحشی دل میں رحم و مروت کا جذبہ ذرا بھی بیدار نہ ہوا۔

حضرات! قیس جب گڑھا کھود رہا تھا اور مٹی کدال سے پھسل پھسل کر اس کی پشت پر گر رہی تھی تو لڑکی اپنے بے رحم باپ کی پشت سے مٹی جھاڑتی تھی اور پوچھتی تھی ابو یہ گڑھا کیوں کھود رہے ہیں، دیکھئے نا کتنا پسینہ آرہا ہے آپ کو، آپ اتنی محنت کیوں کر رہے ہیں۔ گڑھا مت کھودئے، چلئے گھر چلتے ہیں۔ امی جان انتظار کر رہی ہوں گی۔ مگر وہ جلاد اور وحشی باپ رحم تو کیا کرتا گرج کر کہنے لگا، چپ رہو اپنی بھولی بھالی باتوں سے میرا دل نرم کرنے کی کوشش نہ کرو۔ میں یہ گڑھا اس لئے کھود رہا ہوں کہ تمہیں اسی گڑھے میں دفن کروں گا۔ تمہیں پال کر کسی کو داماد بنانا مجھے ہرگز گوارا نہیں۔ لڑکی نے تڑپ کر کہا، ابا جان نہیں، ایسا پاپ مت کیجئے، مجھے زندہ مت گاڑیئے مجھے جیتے جی درگور مت کیجئے، میں شادی نہیں کروں گی، میں آپ کا کمایا ہوا بھی نہیں کھاؤں گی، مجھے گھر سے نکال دیجئے مگر یہ ظلم مت کیجئے۔ میں آپ کی بیٹی ہوں مجھ پر رحم کیجئے۔ میں مرگئی تو امی جان بھی روتے روتے مر جائیں گی۔ وہ مجھ سے بہت پیار کرتی ہیں۔ میں ایک ہی ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا قرار ہوں۔ میں نہ رہی تو وہ اپنا گلا گھونٹ ڈالیں گی۔ بے چاری لڑکی چیختی چلاتی رہ گئی، مگر جلاد باپ نے اسے گڑھے میں دھکیل کر اوپر سے منوں مٹی ڈال دی۔

Scanned by CamScanner

حضرات گرامی! عرب میں صرف یہی ایک شخص نہیں تھا جو اپنی لڑکیوں کو زندہ زمین میں گاڑ دیا کرتا تھا، بلکہ پورا عرب اسی لعنت میں گرفتار تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ پوری دنیا دختر کشی کی مذموم رسم میں گرفتار تھی الا ماشاء اللہ کسی ملک میں لڑکیوں کو زندہ درگور کر دینے کی لعنت نہ تھی تو وہاں دوسرا کوئی قانون ایسا ضرور نافذ تھا جو مظلوم عورت کیلئے دردناک موت سے کم نہ تھا۔

ہمارے اپنے ملک کی حالت اور بھی ناگفتہ بہ تھی، ہمارے ملک میں سب سے وحشیانہ اور انسانیت کش دستور یہ تھا کہ جب کسی عورت کا پتی (شوہر) مرجاتا تو بیچاری عورت کو بھی اس کے ساتھ ستی کر دیا جاتا۔ یعنی آگ میں جلادیا جاتا۔ بے چاری عورت چیخ چیخ چلاتی "ہر ایک سے رحم و کرم اور دیا کی بھیک مانگتی۔ مگر اسکی دردناک فریادیں جلانے والے پاپیوں کے فلک شگاف قہقہوں میں دب کر رہ جاتیں" عورت کے لئے کہیں کوئی جائے پناہ نہ تھی۔ کہیں اس کے دکھوں کا درماں اور غموں کا مداوا نہ تھا مگر جب اسلام آیا تو معصوم عورت پر یہ ظلم و تشدد دیکھ کر تڑپ اٹھا اور چیخ چیخ کر کہا، نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ ظلم ہے۔ پاپ ہے ناانصافی ہے پھول ایسی نازک اور کومل سی عورت یہ ظلم برداشت کرنے نہیں آئی۔

ارے وحشیو! یہ کیا کر رہے ہو۔ عورت کو آگ میں جلایا نہیں جائے گا، شوہر کے مرنے کے بعد بھی عورت کو اپنی مرضی کی زندگی جینے کا حق ہے کوئی اس سے اس کی زندگی چھین لینے کا گناہ نہ کرے۔ کوئی اس کے معصوم خون سے اپنا دامن داغدار نہ بنائے کوئی اس کے مقدس لہو کا

Scanned by CamScanner

بوجھ اپنے سر پر نہ لادے۔ جس نفس واحد سے خدا نے مرد کو پیدا کیا ہے اسی نفس واحد سے عورت کو بھی پیدا کیا ہے۔ جس طرح مرد اس نظام کائنات کا ایک ضروری عنصر ہے اور قدرت نے ایک خاص مقصد کے تحت اس کو تخلیق کیا ہے اسی طرح عورت بھی اس کائنات کی مشین کا ایک اہم پرزہ ہے۔ اور قدرت نے اس کی تخلیق سے بھی ایک ضروری غرض وابستہ کی ہے۔ جس طرح مرد قدر و احترام کا مستحق ہے اسی طرح عورت بھی قدر و احترام کی حق دار ہے۔ جس طرح مرد کچھ خاص قابلیتیں اور قوتیں لے کر آیا ہے اسی طرح عورت بھی کچھ مخصوص قوتیں اور قابلیتیں لے کر پیدا ہوئی ہے۔ جس طرح مرد کچھ خاص جذبات و عواطف اور کچھ فطری مقتضیات و مطالبات رکھتا ہے، اسی طرح عورت بھی اپنے کچھ خاص رجحانات و میلانات اور کچھ فطری مطالبات و مقتضیات رکھتی ہے۔

یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدة وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء.

عورت ایک ایسا پھول ہے جو اگر باغ آدم میں نہ کھلتا تو دنیا کا مشام جاں روح پرور خوشبوؤں سے محروم رہتا۔ عورت ایسا گلدستہ ہے جس کی مہک و شگفتگی سے ہی بزم کائنات عطر بیز و شاداب ہے۔ عورت وہ پاک و پوتر خوشبو ہے جسے روح کی گہرائیوں میں اتار لینا ہی مرد کی معراج ہے۔ عورت صرف کائنات انسانی میں دلکشی، رعنائی و برنائی کا سبب اور تصویر کائنات میں رنگ بھرنے تک ہی محدود نہیں بلکہ انسانی انقلابات کی موجب بھی ہے ستارے آسمان کی نظمیں اور عورت زمین کی نظم ہے۔

Scanned by CamScanner

عورت صرف مرد کا جذباتی سہارا ہی نہیں بلکہ ایک ایسی روحانی قوت بھی ہے کہ جسکے سہارے مرد کٹھن سے کٹھن منازل طے کر لیتا ہے۔

عورت آبگینہ ہے اسے ٹھیس نہ لگاؤ ورنہ ٹوٹ جائے گا۔ خونخوار انسانو! عورت تمہاری گالیاں اور مار برداشت کرنے نہیں آئی۔ عورت پھولوں کی سیج پر سونے اور پیار و محبت کے آنگن میں کھیلنے کے لئے آئی ہے۔ تمہیں سوچنا چاہئے کہ جب تم دن بھر کے تھکے ماندے رات کو گھر آرام کے لئے آتے ہو تو اسی مظلوم عورت کی زلفوں کی چھاؤں میں آرام کرنے کی تمہاری زندگی کی سب سے بڑی تمنا ہوتی ہے۔ ذرا سوچو کہ عورت کے وجود کی تمہاری روح کو کتنی ضرورت ہے، اور تم اس کے بغیر زندگی کتنی لٹی لٹی سی محسوس کرتے ہو۔ مگر افسوس ہے تم پر کہ جس عورت کے بغیر تمہارا وجود ادھورا ہے اسی عورت کو مارتے پیٹتے ہو اور اسی عورت کے ساتھ بانوروں جیسا سلوک کرتے ہو۔

سنو اور غور سے سنو! تمہارے لئے عورت کے ساتھ یہ ناروا سلوک جائز نہیں ہے تم عورت کو غلطی پر بھی زور سے مار نہیں سکتے۔ تم عورت پر کسی طرح کا کوئی ظلم نہیں کر سکتے۔ ہاں اگر عورت سے کوئی بھیانک اور ناقابل عفو غلطی سرزد ہو جائے تو اسے مار سکتے ہو، مگر کسی لاٹھی و بلم سے نہیں، پتھر اور اینٹ سے نہیں، بالشت بھر لمبی مسواک سے۔

تمہیں بالشت بھر لمبی مسواک سے عورت کو مارنے کی اجازت ہے۔ مگر کب، اس وقت جب کوئی اس سے ناقابل معافی گناہ سرزد ہو جائے۔ جب وہ کوئی بھیانک غلطی کر جائے۔ وعاشروھن بالمعروف فان

Scanned by CamScanner

کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئا ویجعل اللہ فیہ خیراً کثیراً

اپنی بیویوں سے نیک سلوک کرو، اگر کسی وجہ سے ان سے تمہاری طبیعت برگشتہ ہونے لگے، اگر کسی بات پر تم ان سے بددل ہو جاؤ تو نفرت اور بددلی کی اس جذبے کو ختم کرنے کی کوشش کرو، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز سے نفرت کرتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہارے لئے بھلائی مقدر کی ہو۔

گرامی قدر حاضرین! یہ کتنی المناک بات ہے کہ اسلام نے جو حقوق عورت کو دیئے ہیں اور جو قدر و منزلت اسے عطا کی ہے اپنی بدعملیوں اور غلط اندیشیوں سے عورت نے گنوادئے ہیں۔ کہیں تحریک آزادئ نسواں کے فریب میں آکر انہوں نے اپنی عظمت گنوائی ہے اور کہیں مردوں کی برابری کے زعم اور حماقت میں اپنے حقوق پامال کئے ہیں۔

اور اب تباہی و بربادی کے لق ودق صحرا میں ایک بار پھر تنہا کھڑی نظر آرہی ہے اور بے کسی و کس مپرسی کے عالم میں سوچ رہی ہے کہ دنیا نے اسے نگاہوں سے کیوں گرادیا زمانے کی کاٹ دار آنکھیں اس کا کیوں تعاقب کر رہی ہیں۔ دنیا کی بھوکی نگاہیں اس کی طرف کیوں گھور رہی ہیں شوہر کے دل سے اس کی محبت کیوں بھاگ گئی ہے۔ اپنوں نے اسے دل کے سنگھاسن سے کیوں اتار پھینکا ہے طنز و تشنیع کے خنجر اس کے ننھے دل میں کیوں اتارے جارہے ہیں۔ دفتروں اور کارخانوں میں اسے شوپیس کے طور پر کیوں رکھا جاتا ہے جبکہ وہ پہلے کے مقابلے میں بہت زیادہ فعال اور متحرک ہو گئی ہے دن بھر مردوں کے دوش بدوش دفتروں میں کام

Scanned by CamScanner

کرتی ہے۔ شوہر کے کاروبار میں ہاتھ بٹاتی ہے گھر کا آدھا خرچ تو وہی سنبھالتی ہے۔اس پر اس کا حق بنتا تھا کہ مرد اس سے سے دوگنی محبت کرے،اسے ڈبل قدر و منزلت سے نوازے۔جب وہ کام کر کے لوٹے تو مرد اس کا چشم براہ ہو اس کا حسان مند ہو اس کا شکریہ ادا کرے۔اس کی ہر جائز ناجائز بات پر لبیک کہے اور ہمہ وقت اس کی راہوں میں بچھا رہے۔ مگر اس کے برعکس اس کو قدم قدم پر ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے مرد کی نگاہوں میں اس کی اہمیت صرف بھوک مٹانے کی حد تک رہ گئی ہے۔

حضرات گرامی !ان تلخ سوچوں نے عورت کو حواس باختہ کر دیا ہے!اب وہ اس تلخ حقیقت کے سمجھنے سے قاصر ہے کہ اپنی زندگی میں کانٹے بونے کی ذمہ دار وہ خود ہے۔

اسی نے اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری ہے اسی نے اپنی پر مسرت، ہنستی کھیلتی زندگی میں غموں کا زہر گھولا ہے۔اسی نے اپنے ہاتھوں اپنی پر بہار زندگی تباہ کی ہے اسلام نے اسے شادی کے مقدس بندھن میں باندھ کر گھر کی مالکن بننے کا شرف عطا کیا تھا مگر وہ اس معزز عہدے پر قانع نہ رہ سکی اور گھر میں تالا ڈال کر اپنا سکون دفتروں میں تلاش کرنے لگی۔

اسلام نے اسے گھر کے اندر کا بوجھ سونپ کر باہر کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کیا تھا مگر اس کی کج ادائیوں کو گھر کے اندرونی کام خوش نہ آسکے اور باہر نکل کر مردوں کے ساتھ مردوں کا بھاری بوجھ اٹھانے کی حماقت کر بیٹھی۔اسلام نے اسے پردے میں رکھ کر مرد کی نگاہوں میں

Scanned by CamScanner

انتہائی بلند مقام عطا کیا تھا مگر وہ بے پردگی اختیار کر کے مرد کی نگاہوں میں ساری عظمت کھو بیٹھی۔

محترام حضرات! کتنے افسوس کا مقام ہے کہ اسلام نے جس عورت کو پستی سے اٹھا کر اوج ثریا پر کھڑا کیا تھا آج وہی عورت اسلامی اصولوں پر تنقید کر رہی ہے۔ اسلامی قوانین و ضوابط کو گھٹیا گردان رہی ہے اسلامی افکار و نظریات کو سطحی اور فرسودہ قرار دے رہی ہے۔

اسلام نے صرف ایک ہی مرد کے نکاح میں عورت کو رہنے کی اجازت دی ہے تاکہ اس کا فیملی سسٹم تباہ نہ ہو۔ اس کا نظام زندگی نہ بگڑے اس کی اخلاقی قدریں پامال نہ ہوں۔ اور وہ یکسو ہو کر گھر کو جنت نشاں بنا سکے مگر آج عورت اسلام کے اس زریں اور درخشاں اصولوں سے اختلاف کر رہی ہے۔ وہ اسلام کی ساری حکمتوں اور مصلحتوں کو نظر انداز کر کے کہتی ہے کہ یہ اسلام کی سراسر ناانصافی ہے کہ مرد کو تو چار عورتوں سے نکاح کی اجازت ہو اور عورت صرف ایک ہی مرد کے پلے بندھ کر پڑی رہے۔

وہ یہ احمقانہ اور بچکانہ اعتراض کرتے ہوئے زندگی کی تلخ سچائیوں کو بھول جاتی ہیں اور اپنے حال و مستقبل سے آنکھ موند کر ان خوفناک کھائیوں میں کودنا چاہتی ہیں جن سے اسلام نے اسے دور رکھا ہے۔

حضرات! جواہر لال نہرو کے دور حکومت میں بھی کچھ لیڈر قسم کی عورتوں نے احتجاج کیا کہ یہ عورتوں کے ساتھ بہت بڑی ناانصافی ہے کہ عورت صرف ایک ہی مرد کے ساتھ گھٹ گھٹ کر اور سسک سسک

Scanned by CamScanner

کر زندگی گذارے اور مرد چار عورتوں کے ساتھ رنگ رلیاں منائے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے اور کیسی منصفی ہے۔ ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے اس کی بنیاد مساوات اور جمہوریت پر رکھی گئی ہے اس لئے عورتوں کو بھی برابر کے حقوق ملنے چاہئیں۔ اور آزادی کے ساتھ کھلی فضا میں سانس لینے کا پروانہ ملنا چاہیے، یہ مسئلہ جواہر لال نہرو کے سامنے پیش کیا گیا مگر اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ اس مسئلے کا کیا حل پیش کرے چنانچہ جواہر لال نہرو نے اس فیصلے کو سحبان الہند مولانا ابو الکلام آزاد کے سامنے پیش کیا، اور سفارش کی کہ مولانا آپ ہی اس فیصلے کو نمٹائیں۔ آپ ہی اس مسئلہ کا حل پیش کریں۔ اس قسم کے مسئلوں سے آپ ہی نمٹ سکتے ہیں۔ مولانا نے ان عورتوں کو بلایا اور ہنس کر فرمایا تم سے یہ کس نے کہہ دیا کہ تمہیں چار مردوں سے شادی کی اجازت نہیں۔ تمہیں بھی چار مردوں سے شادی کا اختیار ہے۔ مگر ذرا مجھے سمجھانا کہ چار مردوں سے شادی کرنے کے بعد کیا تم بیک وقت چاروں مردوں کے ساتھ شب باشی کر سکو گی۔ اور پھر بیک وقت ایک ہی جنس کے چار بچے جن سکو گی کیا تمہارے اندر ایک ساتھ ایک ہی طرح کے چار بچے پیدا کرنے کی صلاحیت ہے۔ عورتوں نے تڑخ کر کہا کہ مولانا آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی عورت ایک ساتھ ایک طرح کے چار بچے کیسے پیدا کر سکتی ہے اور ایک ہی وقت میں چار مردوں کے ساتھ شب باشی کیسے کر سکتی ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ جب عورت بیک وقت چار مردوں کے ساتھ شب باشی نہیں کر سکتی اور ایک ہی قسم کے ایک ساتھ چار بچے پیدا نہیں کر سکتی تو پھر چار مردوں سے

Scanned by CamScanner

شادی بھی نہیں کرسکتی۔اسے صرف ایک ہی مرد کے دامن کی کلی بن کر رہنا ہے۔ اگر وہ چار مردوں سے شادیاں کرتی ہے تو پھر اسے ایک ہی وقت میں چار مردوں کے ساتھ رات بھی گذارنی ہو گی۔اور ایک ساتھ ایک ہی طرح کے چار بچے بھی پیدا کرنے ہونگے کیونکہ ایک مرد چاہے گا کہ اس وقت میرے ساتھ شب باشی کرے دوسرا چاہے گا کہ میرے ساتھ، تیسرا چاہے گا میرے ساتھ اور چوتھا چاہے گا کہ میرے ساتھ۔ اور یہ کسی صورت ممکن نہیں۔ایک عورت چار مردوں کے ساتھ کسی طور بیک وقت رات نہیں گذار سکتی۔ورنہ عورت کے جسم کا ہر عضو نوچ لیا جائے گا۔اور اگر بچہ پیدا ہو گا جب بھی یہی صورت در پیش ہو گی ایک کہے گا میرا ہے دوسرا کہے گا میرا، تیسرا کہے گا میرا ہے اور چوتھا کہے گا میرا ہے۔

اس صورت میں عورت کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہو گا کہ بچے کو مار ڈالے اور خود زہر کھا کر مر جائے۔

اس کے سوا عورت کی نجات کا کوئی اور راستہ نہیں ہے خدا ہماری ماؤں اور بہنوں کو عقل سلیم عطا کرے تا کہ اسلام کے عالمگیر اصولوں کو سمجھ سکیں۔اور اپنے دائرہ عمل سے نکل کر آگے بڑھنے کی حماقت نہ کریں۔

خوب کی سیر چمن، پھول چنے شاد رہے
باغباں جاتا ہے گلشن ترا آباد رہے

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

تکبر کا انجام

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاللّٰہُ لَایُحِبُّ الْمُتَکَبِّرِیْنَ

عروج نسل ونسب پر غرور بے معنی

عمل ملے گا قیامت میں خاندان نہیں

صدر محترم! گرامی قدر حاضرین! تکبر بے حد خطرناک مرض ہے، یہ ایسا مرض ہے کہ جس کو دبوچتا ہے نہ صرف اس کی اخلاقیات کو مارتا ہے بلکہ اس کی ایمانیات پہ بھی کاری وار کرتا ہے۔ آہ یہ ایسا مرض ہے کہ بڑے بڑے ابدال اور بڑے بڑے شیخ المشائخ کو چشم زدن میں فاسقوں اور گمراہوں کی صف میں لا کھڑا کرتا ہے، لاکھوں برس تک عبادت کرنے والوں کو جب اس نے دبوچا تو صرف فاسق اور گمراہ ہی نہیں کیا بلکہ کافر اور مشرک بنادیا۔

عبادت میں فرشتوں کے استاذ ابلیس نے کامل ساٹھ لاکھ برس تک اللہ کی عبادت کی تھی زمین کا کوئی گوشہ اور کوئی کونہ ایسا نہیں جہاں اسے نے سر نہ رگڑا ہو روئے زمین کا چپہ چپہ اس کے سجدوں کا گواہ ہے، مگر جب اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو راندۂ درگاہ کر دیا، دھتکار دیا اس کو اپنے دربار سے

Scanned by CamScanner

اس کی لاکھوں برس کی عبادتیں رائیگاں گئیں، کچھ کام نہ آئیں اس کی عبادتیں وریاضتیں۔

گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نہ کرنے سے
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

قرآن نے ابلیس کی سرکشی کو یوں بیان کیا ہے؟ **واذقُلنا للملٰئکة اسجدوا لادم فسجدوا الاابلیس : ابی! واستکبر وکان من الکافرین۔**

اسی لئے میں اپنے مسلم بھائیوں سے کہا کرتا ہوں کہ اپنی نمازوں پہ غرور نہ کرو، اگر خدا نے تمہیں پنجوقتہ نماز، ذکر واذکار کی توفیق دے رکھی ہے تو اس توفیق خداوندی پر غرور نہ کرو اور بے نمازیوں کو حقیر وکمتر نہ سمجھو! کیا پتہ آج جسے ہم حقیر سمجھ رہے ہیں کل وہ اللہ کے دربار میں عزت وعظمت والا ہو۔ ممکن ہے کہ اس کی کوئی ادا اللہ کو بھا جائے اور اس کو جنت کا پروانہ مل جائے اور ہم اپنے کسی بڑے گناہ کی وجہ سے دوزخ کے مستحق ٹھہریں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو حقیر مت سمجھو کہ صغیر مسلمان بھی خدا کے نزدیک کبیر ہے؟ ارشاد الملوک ص: ۱۱۴ میں اس کو مرفوعاً نقل کیا گیا ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ آدمی جنت کے اعمال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جنت اور اس کے درمیان صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے، آخر میں ایسا عمل کرتا ہے کہ دوزخ میں ڈال دیا جاتا ہے، یہ اس

Scanned by CamScanner

وجہ سے ہوتا ہے کہ اس کے اعمال میں اخلاص نہیں ہوتا۔

عزیزان گرامی! کسی کے دل میں جب یہ خیال سر سرائے کہ وہ کچھ ہے چاہے وہ اپنے اس تکبرانہ خیال کا برملا اظہار کرے نہ کرے، خواہ وہ برسر محفل تکبرانہ ڈائیلاگ بولے نہ بولے، خواہ وہ اوروں میں کبر نخوت کی نمائش کرے نہ کرے صرف کچھ ہونے کا دل میں خیال کا لپکنا ہی اس کی دنیوی واخروی ہلاکت کے لئے کافی ہے۔

آہ غزوۂ حنین میں صحابہ کرام کو دیکھئے کہ انکے دل میں بس صرف اتنا سا خیال سر سرایا تھا کہ بت برستوں کے مقابلہ میں ان کی نفری زیادہ ہے ان کے صف شکن جنگجو زیادہ ہیں، وسائل آلات حرب وضرب وسیع ہیں اس لئے جیت انھیں کی ہوگی۔ بس صرف اتنا سا خیال صحابہؓ جیسے پاکیزہ نفسوس کے دلوں میں آیا تھا۔ مگر صرف اتنے سے خیال پر اللہ تعالیٰ نے ان کی اتنی کڑی گرفت کی کہ اول اول مٹھی بھر مشرکوں کے ہاتھوں پٹوادیا۔

کملیؐ والے کے اس ادنی سے اشارے پر جان لڑادینے والے صحابہؓ اتنے بدحواس ہوئے کہ اپنے پیارے نبیؐ کو بھی نظر انداز کردیا اور پیٹھ پھیر کر یوں بھاگے کہ نبیٔ اکرم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تن تنہا میدان میں دشمنوں کے سامنے چھوڑ دیا۔ صرف چند صحابہ میدان میں رہ گئے تھے۔ مگر اس کے فوراً بعد ہی صحابہ کرام کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور اللہ سے تائب ہوئے تو اللہ تعالی نے اپنے حبیب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لاج رکھ لی اور صحابۂ کرامؓ کو پھر سے میدان جنگ میں یکجا کر کے فتح عظیم سے ہمکنار کیا۔

Scanned by CamScanner

اسلام کے روشن دماغ فرزندو! ان نفوس قدسیہ کو جب اللہ رب العزت ادنیٰ سے غرور پہ اتنی کڑی سزا دے سکتا ہے تو ہم اور آپ کس کھیت کی مولی ہیں۔ ہمیں تو اور بھی اللہ کے قہر و غضب سے ڈرنا چاہئے اور غرور و تکبر سے اجتناب کرنا چاہئے۔

میرے محترم بزرگو اور دوستو! خدا نے تمہیں مال دیا ہے تو اپنے مال پہ غرور نہ کرو، خدا نے قارون کو بھی بہت مال دیا تھا، اتنا مال دیا تھا کہ اس کے خزانوں کی کنجیاں ساٹھ طاقتور آدمی مل کر اٹھایا کرتے تھے۔ مگر جب اس نے اللہ کی سرکشی کی اور اللہ کے بندوں کے سامنے اکڑا تو اللہ نے اس کو ایسی مار پلائی کہ دولت سمیت تہس نہس کر دیا۔

صاحب اقتدار و سلطنت ہو تو فرعون و نمرود اور شداد کے بھیانک انجام سے سبق لو۔ کثیر الاولاد ہو تو پھلدار درختوں سے سبق لو کہ ہوا کا معمولی سا جھونکا ذرا سی دیر میں سارے پھلوں کو زمین پر بکھیر دیتا ہے۔ طاقتور ہو تو اپنی طاقت پر نہ اتراؤ، عاد و ثمود یہ دونوں بہت ہی طاقتور قومیں تھیں، اتنی طاقتور کہ ان کا کمزور سے کمزور آدمی بڑی بڑی چٹانوں کو بازوؤں میں اٹھا کر پرے پھینک دیتا تھا، مگر جب انہوں نے اللہ کی سرکشی کی اور خدائے جبار و قہار کے سامنے اکڑے تو ہمیشہ کے لئے فنا کر دئے گئے۔ صاحب علم و فن ہو تو اپنے علم و فن پر غرور نہ کرو کہ ہم نے سکیڑوں بڑے بڑے ارباب علم و فن کو معمولی عقل و دانش والوں کے سامنے ڈھیر ہوتے دیکھا ہے۔ عابد شب زندہ دار ہو تو اس توفیق خداوندی پر ذرا سا بخار ہی تمہارے حسن و جمال کے حصے بخرے کر سکتا ہے۔ جوان ہو تو اپنی

Scanned by CamScanner

جوانی پر گھمنڈ نہ کرو کہ ہم نے ایک سے ایک طرح دار جوانوں کا جنازہ اٹھتے دیکھا ہے۔ آہ میں آپ کو تاریخ کی سیر کیوں کراؤں، میری اپنی انکھوں نے کتنے مالداروں کو نان شبینہ کا محتاج دیکھا ہے۔ کتنے سجیلے جوانوں کی جوانیاں خاک میں ملتے دیکھی ہیں۔ کتنے بہادروں کو ٹوٹتے بکھرتے دیکھا ہے۔

میں آپ کو دور کیوں لے چلوں، میرے علم میں کتنے پھولوں کو شرما دینے والے چہرے تھے۔ خدا نے ایسا بلا کا حسن دیا تھا کہ یوں لگتا تھا جیسے کبھی ڈھلے گا نہیں اور یوں ہی ہمیشہ تازہ وشاداب رہے گا مگر آہ وقت کے تھپیڑوں نے ایسی مار پلائی کہ چند ہی سالوں میں یوں مرجھا گئے کہ اب دور دور تک ان کے حسن وجمال کا سراغ تک نہیں ملتا۔ طارق ابن ثاقب نے بہت ہی سچ کہا ہے ؎

تازگی پہ تم اپنی اس قدر نہ اتراؤ
پھول بن کے مرجھانا ہے کلی کا مستقبل

بزرگان دین! اللہ رب العزت نے انسانوں کو مٹی سے پیدا کیا تاکہ اس کے سامنے اکڑے نہیں، اس کے سامنے سرکشی نہ کرے، اور اس کی زمین پر فساد نہ پھیلائے، اور اس کے بندوں سے فرعون کے انداز میں نہ ملے۔ مگر یہ عجیب بات ہے کہ انسان غرور کرتا ہے اور قول وفعل سے یوں باور کراتا ہے کہ گویا وہ کبھی مرے گا نہیں۔

حالانکہ دونوں جہاں کی ہر چیز اللہ کے حضور سجدہ ریز ہے اور ہمیں بزبان حال پکار کر کہہ رہی ہے کہ دیکھو غرور نہ کرو، غرور صرف اللہ کا

Scanned by CamScanner

حق ہے، تکبر صرف اللہ رب العزت کو زیب دیتا ہے۔

ہے کسی انسان کی نگاہوں میں طاقت کہ بغیر کسی آلہ کے چند منٹ تک سورج سے نگاہیں ملا سکے۔ مگر آہ ساری دنیا کو ساری روشنی بانٹنے والا سورج اور اپنی برق ریز مسکراہٹوں سے دنیا کی نگاہوں کو خیرہ کر دینے والا سورج ہر روز ڈوبتے ہوئے ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ اتنا بھاری بھرکم اور سپر پاور ہونے کے باوجود میری کوئی حیثیت نہیں، جب مجھ کو اپنی ذات پہ غرور نہیں تو تم کون ہوتے ہو اکڑنے والے۔ میرے سامنے جسمانی طور پر تو تمہاری کوئی حیثیت نہیں۔ آہ یہ بلند و بالا درخت، یہ فلک پیما پہاڑ یہ چنگھاڑتے دریا، یہ نیلگوں آسمان، سبھی تو ہمیں بزبان حال پکار پکار کر کہہ رہے ہیں؟

جناب بحر کو دیکھو کہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شے ہے جو فوراً ٹوٹ جاتا ہے

آپ نے بڑے بڑے درختوں کو دیکھا ہوگا کہ ہوا کے معمولی جھونکوں سے بھی سر نیاز جھکانے لگتے ہیں اور جو جھکتے نہیں وہ ٹوٹ جاتے ہیں۔

ایسے ہی جو لوگ خدا کے حضور عجز و قصور کا اعتراف نہیں کرتے اور خدا کی عطا کردہ نعمتوں پر غرور کرتے ہیں تو اللہ جلد ہی ان کے غرور کا خاتمہ کر دیتا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالی ہم سب کو تواضع کی توفیق عطا کرے اور غرور و تکبر سے بچائے آمین

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

تواضع کا انعام

بسم اللہ الرحمن الرحیم . مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ

مٹادے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

(علامہ اقبال)

اللہ کے نزدیک تواضع کی بڑی قیمت ہے، جو شخص اللہ کیلئے تواضع اختیار کرتا ہے اور اللہ کی رضا کے لئے اپنی عزت قربان کرتا ہے اور اپنی دنیاوی جاہ و حشمت کی پرواہ نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اسکو اپنا محبوب بنالیتا ہے۔

پھر یوں ہوتا ہے کہ فرشتے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور صرف فرشتے ہی نہیں بلکہ پوری کائنات کے دل میں اس کی محبت ڈال دی جاتی ہے۔ آقاء و مولیٰ احمد مجتبیٰ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، مَنْ تَوَاضَعَ للّٰہ رفعہُ اللّٰہ جو اللہ کے لئے تواضع کرے اللہ اس کو بلند درجے عطا فرماتے ہیں۔

ایک روایت میں حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ اے موسیٰ جانتے بھی ہو کہ کس چیز کے سبب ہم نے تم کو مخلوق سے اعلیٰ اور کلیم بنایا انہوں نے عرض کیا کہ اے رب میں تو نہیں جانتا، حکم ہوا ہم نے تم کو دیکھا تھا ہماری بارگاہ عالی میں تواضع کے ساتھ خاک پر پڑے ہوئے

Scanned by CamScanner

تھے، پس اس سبب سے ہم نے تم کو سارے آدمیوں سے بالاتر بنادیا۔ اور حضرت ابوہریرہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص نے ہمارے لئے تواضع کی اور مخلوق کے ساتھ نرمی واحسان کے ساتھ گذاری اور میری زمین میں رہ کر تکبر نہیں کیا تو میں اس کا مرتبہ بلند کرتا ہوں یہاں تک کہ اعلیٰ علیین پر لیجاتا ہوں۔

حضرات گرامی! تاریخ کے اوراق الٹنے کی ضرورت نہیں، ہمارے مشاہدات بتارہے ہیں کہ جن اللہ والوں نے تواضع اپنا شعار بنالیا ہے اور اللہ کی مخلوق سے ٹوٹ کر ملتے ہیں آج دنیا نے انہیں سر آنکھوں پہ بٹھا رکھا ہے۔ قدم قدم پر ان کی پذیرائی ہے وہ کارخانہ دار نہیں بینکر نہیں کسی صوبہ یا کسی ملک کے حکمراں نہیں مگر دنیا اُن پر پروانہ وار نثار ہورہی ہے اپنے تو اپنے غیر بھی سیکڑوں ہزاروں میل کا سفر طے کر کے ان کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔

میرے دوستو! حضرت جنید بغدادیؒ کے نام نامی اسم گرامی سے کون واقف نہیں میں سمجھتا ہوں وہ مسلمان بڑا کم نصیب ہے جو حضرت کے زہد وورع سے واقف نہیں، تاریخ بتاتی ہے کہ حضرت جنید بغدادیؒ پہلے شاہی پہلوان تھے آپ کا ذریعہ معاش پہلوانی تھا، گویا آپ پہلوانی کی روٹی کھاتے تھے۔

ایک بار ایک نحیف ولاغر بوڑھا ہانپتا کانپتا آیا اور اعلان کیا کہ جنید سے میں کشتی لڑوں گا، لوگوں نے کہا بڑے میاں تمہاری عقل تو ٹھکانے ہے۔ ہوش میں تو ہو۔ بڑے بڑے صف شکن اور مرد میداں کو تو جنید

Scanned by CamScanner

سے مقابلہ کرنے کی ہمت ہی نہیں ہوتی اور تم آئے ہو جنید سے مقابلہ کا چیلنج کرنے، جبکہ کمزوری اور نقاہت سے تمہارا جسم ڈول رہا ہے، ٹانگیں لڑکھڑا رہی ہیں، بھلا کب تک جنید جیسے پہلوان کے سامنے ٹھہر سکو گے، بوڑھے نے اطمینان سے کہا کہ آپ لوگ مجھے جانتے نہیں ہو ایسا داؤ ماروں گا کہ جنید بھی زندگی بھر یاد رکھیں گے۔

بہر حال مقابلہ کی تاریخ طے کر دی گئی اور پورے شہر میں مقابلہ کا اعلان کر دیا گیا، اس عجیب و غریب مقابلہ کا اعلان سن کر ہزاروں لوگ مقابلہ دیکھنے آپہونچے دوسری طرف بے چارہ سوکھا سا کھا بوڑھا ہانپتا کانپتا اکھاڑہ میں پہونچا۔ جب حضرت جنید بوڑھے سے قریب ہوئے تو بوڑھے نے آہستہ سے حضرت جنید سے کہا جنید میں سید ہوں میرے گھر میں کئی دنوں سے فاقے ہو رہے ہیں، گویا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد فاقے سے دوچار ہے اس وقت اگر تم مجھ سے کشتی ہار جاؤ تو جو انعام ملنے والا ہے وہ مجھ کو مل جائے گا اور نبی کریمؐ کی اولاد فاقے سے بچ جائیگی۔ اتنے بڑے مجمع میں مجھ سے کشتی ہارنے پر تمہاری عزت ضرور جائے گی مگر خدا تم سے راضی ہو جائے گا اور حضور کی روح تم سے خوش ہو جائے گی۔

بس اتنا سننا تھا کہ حضرت جنید کے دل کی دنیا ہی بدل گئی اور انہوں نے سودا سستا سمجھا، اور ٹھان لیا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی خوشی کے لئے اپنی عزت ہار جائیں گے۔

چنانچہ مقابلہ ہوا حضرت جنید نے بدن ڈھیلا چھوڑ دیا مگر ناظرین کو یہ باور کرایا کہ پوری طاقت صرف کر رہے ہیں، تھوڑی دیر باہم گتھم گتھا

Scanned by CamScanner

رہے پھر اچانک خود کو زمین پر ڈال دیا، بوڑھا حضرت کے سینہ پر چڑھ بیٹھا اور اپنی فتح مندی کے اظہار میں حضرت کو مکوں سے مارنے لگا، حضرت مار کھا رہے ہیں مگر زبان پر اف تک نہیں آہ اور اوہ کی آواز نہیں، پٹ رہے ہیں اللہ اور اسکے رسول کی محبت میں مشیت کہہ رہی ہے؟

شکست کھا کے محبت میں یوں اداس نہ ہو
یہ ہار جیت سے بہتر ہے ہارنے والے

پھر کیا تھا فتح کا تمغہ بوڑھے کو دے دیا گیا اور حضرت جنید کو کچھ نہیں ملا میرے بھائیو! حضرت کو مقابلہ سے کچھ نہ ملا مگر وہیں سے اللہ رب العزت نے ان کے دل کی کایا پلٹ دی اور اپنا محبوب بنالیا، اور لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت ایسی بسائی کہ حضرت کے انتقال کو صدیاں بیت جانے کے بعد آج بھی دنیائے اسلام حضرت جنید بغدادی کا نام ادب واحترام سے لیتی ہے۔ اسی کو کسی اللہ والے شاعر نے کہا ہے ؎

محبت کی زباں وہ بازی ہے دانش
کہ خود ہار جانے کو جی چاہتا ہے

میرے دوستو! اللہ کی محبت کی بازی ایسی بازی ہے جس میں اپنا سب کچھ ہار جانا ہی کامیابی ہے، بڑا سے بڑا پاپی اور بڑا سے بڑا گنہ گار جب اللہ کے حضور اپنی عاجزی اور بے کسی کا اظہار کرتا ہے، اور رو رو کر عرض کرتا ہے کہ باری تعالیٰ میں بہت بڑا پاپی ہوں، میں نے تیری نافرمانی کی، تیری مرضی کے خلاف چلا، اب اپنے گناہوں پہ شرمندہ ہوں تو معاف فرمادے، میرے گناہوں سے درگذر فرما تو اللہ تعالیٰ نہ صرف اس کے

Scanned by CamScanner

گناہوں کو معاف کر دیتا ہے بلکہ اس کے نامہ اعمال سے بھی اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ میرے اس بندے کی خطاؤں کو بھول جاؤ اور اس سے محبت کرو۔

اور پھر اس کی توبہ کا نیک عمل اس کے اعمال نامہ میں درج کر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ شفیق جون پوری پکار اٹھا؟

شفیق رند سا پاپی کہاں بخشش کے قابل تھا
مگر بے حد کریمی ہے مزاج بندہ پرور میں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تواضع اور نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین

وما علینا الاالبلاغ

Scanned by CamScanner

قوم کا نوجوان بے راہ کیوں

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم

بزرگان دین! نوجوانان ملت اسلامیہ!

دور حاضر کے انسان نے زندگی کے ہر میدان میں جس قدر ترقی کی ہے، اسی قدر اس کی اخلاقی قدروں میں گراوٹ آئی ہے۔ اسی اخلاقی انحطاط و گراوٹ کا یہ نتیجہ ہے کہ ہر شخص ہر شخص کا شاکی ہے، ہر آدمی کے لب پر ایک دوسرے کی شکایت ہے، بڑے کو چھوٹے سے شکایت ہے، چھوٹے کو بڑے سے شکایت ہے۔ استاذ کو شاگرد سے شکایت ہے شاگرد کو استاذ سے شکایت ہے۔ والدین کو اولاد سے شکایت ہے اولاد کو والدین سے شکایت ہے بڑوں کو چھوٹوں سے اس لئے شکایت ہے کہ چھوٹے انکا ادب واحترام نہیں کرتے اور بڑی ڈھٹائی و بدتمیزی سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتے ہیں۔ چھوٹوں کو بڑوں سے اس لئے شکایت ہے کہ بڑے چھوٹوں سے محبت و شفقت کا برتاؤ نہیں کرتے اور بچوں کی سی بچکانہ حرکتیں کرتے رہتے ہیں۔ استاذ کو شاگرد سے اس لئے شکایت ہے کہ شاگرد ان کا حکم نہیں مانتے اور استاذ کے سامنے استاذی کرتے ہیں۔ شاگرد کو استاذ سے اس لئے شکایت ہے کہ استاذ شاگرد کے سامنے مؤثر انداز میں نہیں رہتے اور سطحیت کے مظاہرے کرتے ہیں۔ والدین کو اولاد سے اس لئے

Scanned by CamScanner

شکایت ہے کہ اولاد بلا تامل ان کی نافرمانی کرتی ہے اور بات بات پر جھڑکیاں دیتی ہے۔ اولاد کو والدین سے اس لئے شکایت ہے کہ ان کے والدین فلموں میں ماں باپ کا رول کرنے والے اسٹاروں کے سے لہجے میں ان سے گفتگو کیوں نہیں کرتے، اور جس طرح وہ اپنی اولاد کو فراخدلی کے ساتھ بے حیائی اور بے شرمی کا ننگا ناچ کرنے کی کھلی چھوٹ دیتے ہیں انہیں کی طرح ان کے والدن کیوں نہیں دیتے۔

بزرگان دین! اس میں شک نہیں کہ قوم کا نوجوان انتہائی بے حیائی، بے شرمی اور بد اخلاقی کا شکار ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ حد درجہ بزدل اور ڈرپوک ہے، مگر یہ بڑی تلخ حقیقت ہے کہ اس کو تباہی اور بربادی کے اس دہانے پر پہونچانے میں کلیدی رول ماں باپ کا ہے، ماں باپ کی ہی غفلت، لاپرواہی بدعملی اور غلط تربیت نے فرزندان قوم کو مجاہد کے بجائے مجاور بنایا ہے۔ والدین کی غلط سوچوں اور فکروں نے ہی فرزندان اسلام کو غلط پٹری پہ چلایا ہے۔

عظیم المرتبت بزرگو! آپ کو شکایت ہے آپ کے بیٹے آپ کی نہیں سنتے، آپ کی خدمت نہیں کرتے، آپ کو ڈانٹتے ہیں آپ کی نافرمانی کرتے ہیں، مگر کیا آپ نے کبھی اس پہلو پر بھی غور کیا کہ آپ اپنے رب کی کتنا مان کر چلتے ہیں اور اس کے پاک رسول جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر کتنا عمل کرتے ہیں، آپ جب خود اللہ اور اس کے رسولؐ کی مان کر نہیں چلتے تو آپ کے بیٹے آپ کی مان کر کیونکر چلیں گے۔

Scanned by CamScanner

بیٹا دیکھتا ہے کہ باپ نماز نہیں پڑھتا، ماں نماز نہیں پڑھتی، مسجد میں اذان ہو رہی ہے باپ پلنگ پر پڑا خراٹے لے رہا ہے، ماں ہمسائی عورتوں میں گپ شپ کر رہی ہے، اللہ کے منادی کی ندا کی طرف کوئی توجہ نہیں، نماز کا کوئی خیال نہیں۔ بیٹا دیکھتا ہے کہ قرآن طاق پر رکھا ہوا ہے باپ بھی پڑھنا جانتا ہے ماں بھی پڑھنا جانتی ہے مگر کبھی تلاوت نہیں کرتے۔ بیٹا دیکھتا ہے کہ باپ ہمیشہ دوسروں کے بخیے اُدھیڑنے کی فکر میں رہتا ہے ماں پڑوسیوں کو طعنہ دینے میں نہیں چوکتی۔ بیٹا دیکھتا ہے کہ باپ لمبے لمبے ڈائیلاگ بولنے میں ماہر ہے ماں بھی لمبی ہانکنے میں یکتا ہے۔ بیٹا دیکھتا ہے کہ باپ جھوٹ بولنے سے نہیں ہچکچاتا ماں جھوٹ بکنے سے نہیں چوکتی بیٹا دیکھتا ہے کہ باپ اپنے بوڑے والدین کی خبر گیری نہیں کرتا ماں اپنے بوڑھے ساس سسر کی خدمت نہیں کرتی۔ بیٹا دیکھتا ہے کہ باپ دینی کتابیں پڑھنے کے بجائے رومانی ناول پڑھتا ہے ماں اسلامیات کا مطالعہ کرنے کے بجائے ٹی وی نہارتی رہتی ہے۔ بیٹا دیکھتا ہے کہ میں بڑا سے بڑا جرم کرلیتا ہوں ماں باپ ٹوکتے نہیں غیر میرے جرموں کی شکایت کرتے ہیں جب بھی میرے جرموں کا نوٹس نہیں لیتے اور الٹا مجھے چمکارتے ہیں، شاباشی دیتے ہیں۔

حضرات! بیٹا یہ سب دیکھتا ہے تو اس کے دماغ میں یہ بات جم جاتی ہے کہ جس قسم کی زندگی میرے ماں باپ جی رہے ہیں یہی سب کچھ زندگی ہے، مزید اس کے سوا کچھ نہیں۔ اور اپنی پوری زندگی اسی نہج سے گذارتا ہے جس نہج سے اپنے ماں باپ کو گذارتے ہوئے دیکھتا تھا۔

Scanned by CamScanner

میرے محترم بزرگو! آپ قوم کے نوجوانوں سے مایوس ہوں گے مگر میں مایوس نہیں ہوں، آپنے غلط تربیت سے ان پر گمرہی، بد تہذیبی اور بد اخلاقی کا جو زنگ چڑھادیا ہے وہ صرف وقت کی ایک ہلکی سے ٹھوکر کا محتاج ہے ؎

نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی
(علامہ اقبال)

خواتین و حضرات! قصور ہماری اولاد کا نہیں، ہم ہی اصل قصوروار ہیں ہم نالائق ہیں اس لئے ہماری اولاد بھی نالائق ہے، ہم بے راہ ہیں اس لئے ہماری اولاد بھی بے راہ ہے۔ ہم خدا کی نافرمانی و سرکشی کرتے ہوئے نہیں جھجکتے اس لئے ہماری اولاد بھی پاپ کرتے ہوئے خدا کا خوف نہیں کرتی۔ ہم لادینیت اور لامذہبیت کی زندگی جی رہے ہیں اس لئے ہماری اولاد بھی مذہب بیزاری کا مظاہرہ کر رہی ہے۔

ہم جب راست باز تھے تو ہماری اولاد بھی راست باز ہوا کرتی تھی ہم جب خوش اخلاق تھے تو ہماری اولاد بھی خوش اخلاق ہوا کرتی تھی۔ جب ہمارے سینے نور ایماں سے منور تھے اور دل ہر لمحہ خدا کے خوف میں دھڑکتا تھا تو ہم نے کفر کو خاک و خون میں تڑپا تڑپا کر مارنے والے مجاہدین پیدا کئے۔ بڑے بڑے مفسرین و محدثین پیدا کئے، عابدین شب زندہ دار پیدا کئے، باطل کے نئے نئے نظریاتی فتنوں سے پنجہ آزمائی کرنے والے علماء دین پیدا کئے۔ مجھے غزوۂ احد میں حضرت عمیرؓ یاد آتے ہیں، حضور اکرم ﷺ

تیار کر رہے ہیں اور حضرت عمیر ادھر ادھر سب کی نگاہوں سے چھپ رہے ہیں کسی نے حضرت عمیرؓ کو چھپتے ہوئے دیکھ لیا، پوچھا بیٹے کیوں چھپ رہے ہو، کہنے لگے کہ کم عمری کی وجہ سے خوف ہے کہ مبادا حضور مجھے دیکھ لیں اور جہاد میں شامل ہونے سے روک دیں، حضورؐ کو حضرت عمیرؓ کے شوق جہاد اور شوق شہادت کی اطلاع ملی تو حضرت عمیرؓ کو طلب کیا اور کمسنی کی وجہ سے جہاد میں شرکت سے منع فرمادیا۔ حضرت عمیر حضورؐ کے منع فرمانے سے رونے لگے، حضورؐ نے ان کے بے پناہ شوق شہادت کو دیکھا تو بخوشی لشکر میں شامل کر لیا۔

اور اسی غزوہ میں مجھے ایک انصاری خاتون یاد آتی ہیں جو اپنے دودھ پیتے بچے کو حضورؐ کے پاس لائی اور عرض کرنے لگی، حضورؐ میرے اس بچے کو بھی جہاد میں شامل فرمالیجئے، حضورؐ نے فرمایا کہ جنگ بچوں کا کھیل نہیں، جنگ میں بچوں کا کیا کام، جاؤ اسے لیجاؤ، خاتون کہنے لگی کہ حضورؐ میرا بچہ تیر چلا نہیں سکتا مگر تیر تو کھا سکتا ہے، جہاں آپ پر دشمنوں کی یلغار ہو وہاں میرے بچے کو ڈھال بنا کر سامنے کر دیا جائے تاکہ جو بھی تیر آپکی سمت آئے وہ آپ کو لگنے کے بجائے میرے بچے کے جسم میں پیوست ہو۔

اور اسی غزوہ میں مجھے حضرت حنظلہؓ یاد آتے ہیں آپ کی نئی نئی شادی ہوئی تھی، ابھی ابھی بیوی سے ہم بستر ہوئے تھے، غسل کے لئے غسل خانہ میں بیٹھ چکے تھے، بعض مورخین کے بقول سر پہ پانی بھی ڈال لیا تھا کہ یکایک مسلمانوں کی شکست کی خبر کانوں میں پڑی۔ غسل کئے بغیر غسل خانہ سے نکل پڑے بدن پر ہتھیار سجایا، نئی نویلی دلہن پر ایک الوداعی نگاہ

Scanned by CamScanner

ڈالی اور خدا حافظ کہہ کر میدان جنگ کی طرف دوڑ پڑے۔ میدان جنگ میں پہونچے تو دیکھا بہت سے مسلمان شہید ہو چکے ہیں فوراً کافروں پر ٹوٹ پڑے، کئی ایک کافروں کو واصل جہنم بھی کیا مگر خود بھی بے جگری سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ آہ جب آپ نے بیوی کو الوداع کہا ہو گا تو بیوی کی پرنم آنکھوں میں کتنے میٹھے سپنے آپ کو تیرتے دکھائی دئے ہوں گے؟ کتنی ان کہی داستانیں ہوں گی جو چہرے پر کھیلتی محسوس ہوئی ہوں گی، کتنی حسین تمناؤں نے آپ کا دامن تھاما ہو گا۔ کتنی سبک آرزوؤں نے دل میں چٹکیاں لی ہوں گی۔ مگر اللہ اور اس کے رسول کی محبت ان کے دل میں اتنی گہری اتری ہوئی تھی کہ بیوی کی محبت اور زندگی کے حسین خواب ان کے پاؤں کی زنجیر نہ بن سکے۔

اور مجھے لاہور کا ایک نوجوان غازی علم الدین یاد آتا ہے لاہور کے موچی دروازے میں تقریر ہو رہی ہے، حضرت مولانا احمد سعیدؒ اور حضرت مولانا و مفتی کفایت اللہؒ تشریف فرما ہیں، حضرت مفتی صاحبؒ کی زیر صدارت جلسہ ہو رہا ہے سید عطاء اللہ شاہ بخاری تقریر کر رہے ہیں تقریر کے دوران ایک موقع پر شاہ صاحب فرمانے لگے، میں نے سنا ہے کہ لاہور کے کسی بد بخت نے سیدہ عائشہؓ کی حرمت میں سنگ زنی کی ہے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو کو چھیڑا ہے، روضۂ اطہر میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح بے قرار ہے، آج عائشہؓ و خدیجہؓ پکار رہی ہیں کہ ہمارے بیٹے کہاں گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و آبرو پر سر دھڑ کی بازی لگا دینے والے سپوت کہاں ہیں۔ غیرت مند بیٹے اپنی ماں

Scanned by CamScanner

کی آبرو پر سر کٹایا کرتے ہیں۔

تقریر سننے والوں میں نوجوان علم الدین بھی تھا، شاہ صاحب کی زبان سے نکلے ہوئے یہ جملے غازی علم الدین کے دل میں ایسے پیوست ہوئے کہ اس نے ٹھان لیا صبح میں زندہ رہوں گا یا سیدہ عائشہؓ صدیقہ کا دشمن۔ چنانچہ صبح ہوتے ہی حضرت عائشہؓ کے دشمن کے پاس دندناتا ہوا پہونچا اور گرجا، لے بدبخت سنبھل، عائشہؓ کا بیٹا موت کی صورت تیرے سر پر آن پہونچا ہے۔ اور اگلے ہی لمحہ اس کے گریبان کو پکڑ کر زمین پر پٹخا اور خنجر سے اس کی شہ رگ کاٹ دی، اور دیکھنے والوں سے کہا تم لوگ عدالت میں گواہی دنیا کہ عائشہؓ کے دشمن کو میں نے ہلاک کیا ہے۔

دفعہ ۳۰۲ کا کیس ہوا، انگریز جج کی عدالت میں غازی علم الدین کو پیش کیا گیا ہے۔ وکلاء صفائی نے جو غازی علم الدین کی جان بچانے کی فکر میں تھے غازی سے تنہائی میں کہا، عزیزم تم بہت اچھے نوجوان ہو، ہمارے نزدیک تمہاری جان کی بڑی قیمت ہے، اگر تم تھوڑا سا ہمارا تعاون کردو تو تمہاری جان بچنے کی شکل نکل سکتی ہے، نوجوان نے جواب دیا معاف کیجئے میرے پاس پیسے نہیں ہیں، وکلاء نے کہا نوجوان ہم تو تمہارا کیس مفت میں لڑ رہے ہیں تم عدالت میں بس صرف یہ بیان دے دو کہ جس وقت میں نے قتل کیا ہے اس وقت میں ہوش میں نہ تھا۔ غم و غصہ سے بیہوشی کی سی حالت تھی۔

نوجوان زخمی شیر کی طرح دہاڑا اور بولا واہ وہی تو ایک لمحہ ہوش کا تھا جو ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی حرمت کی حفاظت کے کام آیا، پوری

Scanned by CamScanner

زندگی تو بے ہوشی میں گذار دی، اب آپ لوگ چاہتے ہیں کہ زندگی کی طمع میں وہ قیمتی لمحہ بھی ضائع کر دوں، نہیں اور سو بار نہیں، عدالت میں بھی کہوں گا، تختۂ دار پہ بھی کہوں گا کہ عائشہؓ کے دشمن کا قاتل میں ہوں، آگ سے کھیل جانا اور موت کی بانہوں میں جھول جانا پسند ہے مگر وہ قیمتی لمحہ ضائع کر دینا گوارا نہیں۔

غلامان محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے
یہ سر کٹ جائے یا رہ جائے کچھ پروا نہیں کرتے

اور مجھے عرب کا ایک نوجوان قاسم یاد آتا ہے یہ کم نصیب عرب کی ایک غیر معمولی حسین لڑکی لیلیٰ کا عاشق ہو گیا تھا صرف یہی نوجوان لیلیٰ کا عاشق نہیں تھا بلکہ ہزاروں نوجوان لیلیٰ کے عاشق تھے۔ جن دنوں عرب میں لیلیٰ کے حسن کا شہرہ تھا وسط عرب میں آباد ایک ممتاز قبیلہ کا سردار احمد کے طرحدار گھوڑے کا بڑا چرچا تھا، احمد بڑا متقی و پرہیز گار تھا، عرب کے شاندار نوجوان اس کے گھوڑے کو دیکھتے اور دیکھتے ہی رہ جاتے، بڑے بڑے امراء و رؤساء بھاری سے بھاری رقم اس گھوڑے کو خریدنے کے لئے پیش کرتے مگر احمد گھوڑا بیچنے کے لئے تیار نہ تھا لیلیٰ کو بھی گھوڑا حاصل کرنے کی تمنا تھی، مگر جب اس نے سنا کہ مالک کسی قیمت پر کسی کو گھوڑا بیچنے کے لئے تیار نہیں تو اپنے حسن کا جال پھیلایا۔ اور اعلان کیا کہ میں اسی نوجوان کو شادی کے لئے قبول کروں گی جو مجھے بطور تحفہ احمد کا گھوڑا پیش کرے گا۔

قاسم لیلیٰ کا سچا عاشق تھا اس نے ٹھان لی کہ بہر صورت لیلیٰ کے

Scanned by CamScanner

لئے احمد کا گھوڑا حاصل کرے گا، چنانچہ ایک مرید اور عقیدت مند کی حیثیت سے احمد کی خدمت میں جٹ گیا، اور پوری دیانت، شرافت اور راست بازی کے ساتھ مکمل ایک سال تک احمد کی خدمت کرنے کے بعد انتہائی عاجزی کے ساتھ احمد سے گھوڑا مانگا مگر احمد نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ گھوڑے کے سوا کچھ بھی مانگ تو میں دینے کے لئے تیار ہوں مگر گھوڑے سے متعلق بات نہ کرو! احمد سے گھوڑے کے انکار کی بات سن کر بھی نوجوان قاسم مایوس نہ ہوا اور نئے جوش و حوصلہ کے ساتھ گھوڑا حاصل کرنے کی نیت سے شیخ کی خدمت میں مزید ایک سال تک جٹا رہا، ایک سال بعد پھر احمد سے گھوڑے کی سفارش کی مگر احمد نے اب کے بار بھی انکار کر دیا۔

اب نوجوان قاسم نے ایک چال چلی اور بیمار کا روپ دھار کر اس راستہ پر لیٹ گیا جہاں سے احمد روزانہ گھوڑے کے ساتھ تفریحاً گذرا کرتا تھا۔ نوجوان نے جب احمد کو حسب معمول گھوڑے کے ساتھ آتا دیکھا تو زور سے کراہنے لگا، احمد دردمند انسان تھا، اس نے جب کراہ کی آواز سنی تو تیزی سے آواز کی طرف لپکا، قریب پہونچا تو اسے ایک نوجوان چادر میں لپٹا ہوا زمین پر پڑا نظر آیا۔ احمد نے فوراً اسے بازوؤں میں اٹھالیا اور گھوڑے پر بٹھا کر خود گھوڑے کی لگام تھام کر پیدل چلنے لگا۔

ابھی تھوڑی دور چلے تھے کہ نوجوان نے کراہتے ہوئے کہا کہ افسوس میری چادر چھوٹ گئی، احمد نوجوان کو گھوڑے کی باگ تھما کر چادر لینے بڑھا، ابھی چند قدم ہی چلا تھا کہ نوجوان نے گھوڑے کو ایڑ لگادی اور

Scanned by CamScanner

احمد کو خطاب کرتے ہوئے کہا، میرے شیخ خدا حافظ، میں چلا، شیخ نے جب دیکھا کہ نوجوان گھوڑا ٹھگ کر لے جارہا ہے تو درد بھری آواز میں چلایا، نوجوان مجھے گھوڑے کی پروا نہیں تم گھوڑے لے جاؤ، مگر میری ایک آخری بات سنتے جاؤ، نوجوان دور گھوڑا روک کر کھڑا ہو گیا، شیخ نے کہا نوجوان خدا کے لئے تم اپنی اس فریب کاری کا حال عام مسلمانوں کو نہ بتانا، ورنہ اس سے اسلام کی شبیہ مجروح ہوگی، کیونکہ مسلمان کو دھوکا دینا مسلمان کی شان نہیں ہے اور غیروں کو تمہاری چالبازی کا علم ہو گیا تو کیا سوچیں گے کہ یہی ہیں کملی والے کے غلام جو ایک دوسرے کو دھوکا دیتے ہیں، گھوڑا جاتا ہے جائے مجھے گھوڑے کی پروا نہیں، میں چاہتا ہوں کہ اسلام کی حرمت پامال نہ ہو۔

اتنا سننا تھا کہ نوجوان کی غیرت اسلامی جاگ اٹھی اور نشۂ ایمانی سے سرشار ہو کر بولا، شیخ الحمد للہ میں بھی مسلمان ہوں، میری بھی رگوں میں مسلمان ماں باپ کا خون دوڑ رہا ہے، خدا کی قسم ایک عورت کی محبت کی خاطر میں اسلام کی عظمت کو داغدار نہیں کرسکتا۔ گھٹ گھٹ کے جی لونگا، انگاروں پر لوٹ کے زندگی کا بن باس کاٹ لوں گا مگر ایک عورت کی خاطر اسلام کی حرمت کو پامال نہیں کرسکتا یہ کہہ کر نوجوان نے شیخ احمد کو گھوڑا لوٹا دیا۔

بزرگانِ دین! میں کہتا ہوں کہ قوم مسلم کبھی بانجھ نہیں رہی، اس قوم نے ہر دور میں تاریخ ساز افراد پیدا کئے ہیں، آج بھی ہماری قوم میں ہر علم و فن کے لوگ موجود ہیں باطل سے ٹکرانے والے، تسبیح و تہلیل، ذکر و اذکار کے ذریعہ راتوں کو زندہ رکھنے والے، مسند تفسیر و حدیث سے

Scanned by CamScanner

قال اللہ و قال الرسولؐ کے روح پرور پھول لٹانے والے۔ سائنس و ٹیکنا لوجی کے میدان میں اپنی قابلیت کا سکہ جمانے والے غرضیکہ ہر میدان وہر اسٹیج پہ اپنی دھاک وساکھ بٹھانے والے موجود ہیں۔

آپ کو اپنے بیٹوں سے شکایت ہے، مگر میں کہتا ہوں کہ آپ کے یہ فرزند بھی اگر ان کو شروع ہی سے صحیح و تعلیم وتربیت ملی ہوتی تو آپ کا اور قوم کا سرمایہ ہوتے۔ خدا کے لئے اپنے بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کیجئے، اور صحیح تربیت سے نوازیئے، خود بھی دین کے مطابق زندگی گذاریئے اور اپنی اولاد کو بھی دینی پٹڑی پر چلنے کی ترغیب دیجئے۔ انشاءاللہ تھوڑے ہی دنوں میں اولاد سے آپ کی ساری شکایتیں ختم ہو جائیں گی، خدا ہم تمام کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

وما علینا الاالبلاغ

Scanned by CamScanner

والدین کے حقوق

الحمد لله نحمده ونسعينه ونستغفره ونومِنُ بهٖ ونتوكلُ عليه ونعوذُ بالله مِن شرور انفُسِنا ومِنْ سَيّات اعمالنا ، من يهده الله فلا مُضِلَّ له ، ومن يُضْلِلْهُ فلاَ هَادِىَ لهُ اَشْهَدُ اَن لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ واشهد اَنَّ محمدً عبدهٗ ورسوله. امّا بعد

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله تبارك وتعالى فى القرآن المجيد والفرقان الحميد

وَقَضىٰ رَبُّكَ اَلاَّ تعبدوا اِلاَّ اِيَّاهُ وَبالْوالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِما يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلاَ تَقَلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَلاَّ تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُما قَوْلاً كَرِيْمًا. واخفِض لهُما جَنَاحُ الذُلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِ ارحَمْهُما كَمَا رَبَّيٰنِىْ صَغِيْرًا.

صدر ذی وقار! شمع رسالت کے پروانو!

آج کی اس بابرکت اور عظیم الشان محفل میں مجھے والدین کے حقوق پر روشنی ڈالنے کا حکم دیا گیا ہے اس لئے چند منٹ میں اسی عنوان پر آپ سے خطاب کروں گا۔ گو کہ میں شیرینیٔ کلام اور فصاحت وبلاغت سے محروم ہوں مگر کوشش کروں گا کہ آپ کو والدین کے حقوق سے واقف اور آشنا کر سکوں۔

Scanned by CamScanner

حضرات! خطبہ میں میں نے جن آیات مقدسہ کا سہارا لیا ہے اس میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے، اے لوگو میرے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو، اگر تمہارے والدین میں سے کوئی یا دونوں بوڑھاپے کی عمر کو پہونچ جائیں تو ان کو ہوں بھی نہ کہو، اور ان کو نہ جھڑکو، اور ان سے نرم اور شیریں لہجے میں گفتگو کرو، اور ان کے آگے عاجزی کا بازو جھکا دو، اور کہو کہ اے میرے پروردگار میرے ماں باپ پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھ کو چھوٹے سے پالا ہے۔

میرے دوستو! والدین کا حق اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے حق کے ساتھ والدین کو حق کو گنایا ہے اور حکم کیا ہے کہ تمہارے ماں باپ میں سے کوئی یا دونوں بوڑھے ہو جائیں اور تمہیں کچھ سخت سست کہہ دیں تو انکو مارنا یا ڈانٹنا دور، ہُوں بھی نہ کہو، کیونکہ بے چارے اب بوڑھے ہو چلے ہیں، بوڑھاپے میں عموماً دماغ ضعیف ہو جاتا ہے عقل ٹھکانے نہیں رہتی، جسم کی پوری مشینری ست پڑ جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں پھرتی سے حرکت نہیں کرتے، دماغ آسانی سے سمجھ نہیں سکتا، آنکھیں آسانی سے دیکھ نہیں سکتیں، کان آسانی سے سن نہیں سکتے۔

ایسے ہی زبان سے کڑوے الفاظ نکل سکتے ہیں، دماغ میں ہمارے مزاج کے خلاف باتیں آسکتی ہیں آنکھیں غلط دیکھ سکتی ہیں کان غلط سن سکتے ہیں، ہاتھ اور پاؤں لغزش کھا سکتے ہیں جسم میں توانائی کے فقدان سے مزاج چڑچڑا ہو سکتا ہے۔

جب جوان تھے بازوؤں میں طاقت تھی تو تمہارے ناز اٹھائے،

Scanned by CamScanner

نخرے برداشت کئے، تمہارے ہونٹوں پر تبسم سجانے کے لئے تمہاری بڑی بڑی فرمائشوں کو پورا کیا۔ تمہاری آرزوؤں کی تکمیل کے لئے اپنی آرزوؤں کو دفن کیا۔ تمہارے سنہرے خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کرنے کی خاطر اپنے سپنوں کا شیش محل چکنا چور کیا، تمہاری خواہش کو پورا کرنے کے لئے اپنی خواہش کا گلا گھونٹا، خود بھوکے رہے مگر تمہیں کھلایا خود پیاسے رہے مگر تمہیں پلایا، خود ننگے رہے مگر تمہیں پہنایا، خود روتے رہے مگر تمہیں ہنسایا۔

وہ دن یاد کرو جب تم بالکل چھوٹے تھے، ذرا ذرا سا بولنا سیکھا تھا تو اپنی توتلی زبان میں بار بار اپنے والدن سے پوچھتے تھے، اماں یہ پانی ہے ابا یہ پانی ہے، آں، آں یہ پانی ہے اور وہ بار بار تمہاری باتوں کے جواب میں ہاں بیٹے ہاں کہتے تھے، خفا ایک بار بھی نہ ہوتے تھے۔ اس لئے نمک حلالی کا تقاضا ہے کہ ان کی دل و جان سے خدمت کرو اور ان کی جائز باتوں کا احترام کرو۔ ان سے کوئی لغزش ہو جائے یا وہ تمہارے مزاج کے خلاف کوئی بات کہہ دیں اس کو خندہ پیشانی سے برداشت کرلو۔

میرے دوستو! ہمارے والدین نے بچپن میں ہمارے جو ناز اٹھائے ہیں جو محبتیں دی ہیں ہم زندگی بھر انکا بدلہ نہیں چکا سکتے۔ اسلئے اللہ رب العزت نے قرآن مقدس میں ارشاد فرمایا۔ قل ربّ ارحمھا کما ربیٰنی صغیراً

اے لوگو تم اپنے والدین کی شفقتوں اور محبتوں کا بدلہ نہیں چکا سکتے، ماں باپ کی کرم فرمائیوں کا بدلہ چکانا تمہارے بس کا روگ نہیں اسی لئے تم مجھ سے دعا کرو کہ اے میرے پروردگار میرے ماں باپ نے مجھے جس

Scanned by CamScanner

طرح چھوٹے سے پالا ہے اسی طرح میں اپنے ماں باپ کو محبتیں نہیں دے سکتا، اس لئے تو ان پر رحم فرما اور ان کو اپنی نوازشوں میں ڈھانپ لے، کیونکہ صرف تو ہی ہماری جانب سے ان کی محبتوں کا بدلہ چکا سکتا ہے۔

نوجوانان اسلام! والدین کے حقوق کو اس سے اندازہ لگایئے کہ ایک مرتبہ سرکار دو عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی ناک خاک آلود ہو اس کی ناک خاک آلود ہو اس کی ناک خاک آلود ہو۔ صحابہ نے عرض کیا حضورؐ کس کی ناک خاک آلود ہو، آپؐ نے فرمایا اس شخص کی جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بوڑھاپے کی عمر میں پایا اور ان کی خدمت کر کے خود کو جنت کا مستحق نہ بنایا۔

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ والدین کا کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہی تمہاری جنت بھی ہیں وہی دوزخ بھی یعنی ماں باپ کی اطاعت کرو گے تو جنت کے حقدار بنو گے اور نافرمانی کرو گے تو جہنم کے مستحق ٹھہرو گے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نیک اولاد اپنے ماں باپ کی طرف محبت کی نظر سے دیکھے اللہ تعالیٰ اس کو ہر نظر کے بدلے ایک حج مقبول کا ثواب عطا فرمائے گا۔

صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ چاہے وہ دن میں سو مرتبہ نظر ڈالے، آپ نے فرمایا ہاں، اللہ کی بخشش تمہارے تصورات سے بڑھ کر ہے۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضور سے دریافت کیا یارسول اللہ میرے

Scanned by CamScanner

حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون شخص ہے تو آپ نے فرمایا تمہاری ماں، سائل نے پوچھا پھر کون، آپ نے فرمایا تمہاری ماں، سائل نے پوچھا پھر کون، آپؐ نے فرمایا تمہاری ماں۔

حضرات گرامی! سرور دو عالمؐ کی اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ باپ کے مقابلہ میں ماں کا درجہ بڑا ہے اور کیوں نہ ہو کہ قدرت نے جو ظرف ماں کو عطا کیا ہے وہ باپ کو عطا نہیں کیا۔ بچوں کے لئے ماں جو کڑواہٹیں جھیل لیتی ہے باپ جھیل ہی نہیں سکتا، بچوں کے جو ناز و نخرے ماں اٹھا لیتی ہے باپ اٹھا نہیں سکتا، بچوں کے لئے ماں جو قربانیاں دے ڈالتی ہے باپ دے نہیں سکتا۔

آہ سردی کا موسم ہے، کڑاکے کی ٹھنڈک پڑ رہی ہے لوگ لحافوں میں دبکے ہوئے سردی سے ٹھٹھر رہے ہیں برفیلی ہوائیں چلی رہی ہیں شبنم کے ننھے ننھے قطروں نے زمین کو بھی یخ بستہ کر رکھا ہے سردی کے خوف سے کسی میں لحاف سے منہ نکالنے کی ہمت نہیں، ایسے میں بچے نے پیشاب کر دیا اب بے چاری ماں اٹھتی ہے بستر دھوتی ہے، بچے کو اپنے سوکھے بستر پر سلاتی ہے اور خود بچے کے گیلے بستر پر سو جاتی ہے اور کبھی بچے کی طبیعت خراب ہو تو بے چاری رنج و غم سے بولائی بولائی پھرتی ہے۔

آہ ہے کسی مرد میں اتنا ظرف کہ اپنے بچے کے لئے اتنی بڑی قربانی دے سکے، میں نہیں کہتا کہ باپ بچوں کے لئے قربانیاں نہیں دیتا، باپ بھی اپنے بچوں کے لئے بھاری سے بھاری قربانیاں دیتا ہے، آہ بے چارہ بچوں کے ہونٹوں پہ مسکراہٹیں سجانے کیلئے پردیس سدھارتا ہے، والدین

Scanned by CamScanner

سے دور، بیوی بچوں سے دور، بہنوں بھائیوں سے دور، عزیز رشتہ داروں سے دور، وطن والوں سے دور چند ٹکوں کیلئے زندگی کا بن باس کاٹتا ہے۔ خود قیمتی لباس نہیں پہنتا کہ بچوں کو کیا پہنائے گا۔ خود عمدہ کھانے نہیں کھاتا کہ بچوں کو کیا کھلائے گا خود شاندار گھروں میں نہیں رہتا کہ زیادہ پیسے خرچ ہو گئے تو بچا کر بچوں کو کیا دے گا۔ دور روپے کی چائے پیتا ہے جب بھی اسے بچوں کا خیال ہوتا ہے کہ روزانہ اتنے اتنے پیسے خرچ ہوتے رہے تو بچوں کو کپڑے اور کھانے پینے کی چیزیں کیسے بھیج پائے گا۔ آہ اس کا وہ لمحہ بڑا دردناک ہوتا ہے جب وہ کام کر کے گھر لوٹتا ہے سر میں درد ہے، بدن ٹوٹ رہا ہے، شدت تکلیف کے باعث آنکھوں میں اندھیرا سا چھا رہا ہے، ایسے میں چولھا بھی جلاتا ہے، ہانڈی بھی مانجھتا ہے، کھانا بھی پکاتا ہے اور زندہ رہنے کی خواہش میں چند لقمے زہر مار کر کے سو جاتا ہے، مگر درد کے باعث نیند نہیں آتی۔

دل کی نگری میں بچوں کے معصوم قہقہوں اور بیوی کے دلفریب مسکراہٹوں کو کھوجتا ہے، پڑوس میں کئی لوگ رہتے ہیں جو بیوی بچوں کے ساتھ شان کی زندگی جی رہے ہیں، کبھی کبھار پڑوس کے بچوں کے دلکش قہقہے اس کی سماعت سے ٹکراتے ہیں آہ ایسے میں جب وہ ستاروں پہ نگاہیں گاڑ کے آنسو بہاتا ہے تو پتھر کا جگر بھی پانی پانی ہو جاتا ہے۔

میرے دوستو! باپ یہ سب قربانیاں بچوں کے لئے دیتا ہے مگر باپ کی یہ ساری قربانیاں ماں کے اس لمحے کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتیں کہ جس لمحے سے گذر کر ماں بچے کو جنم دیتی ہے۔ پھر بھی باپ کا اولاد پر بڑا

Scanned by CamScanner

حق ہے اتنا بڑا حق ہے کہ آقا و مولیٰ احمد مجتبیٰ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باپ کی رضا میں اللہ کی رضا ہے، باپ کی ناراضگی میں اللہ کی ناراضگی ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ باپ جنت کے سب دروازوں میں سے بیچ کا دروازہ ہے چاہے تو اسے محفوظ رکھو یا ضائع کر دو۔

میرے دوستو! سر پر والدین کے سائے کو غنیمت سمجھو۔ جب تک وہ زندہ ہیں جی بھر کر ان کی خدمت کر لو۔ اور ہر طرح سے ان کو خوش رکھ کر ان کی دعائیں لے لو۔ خدا کی قسم ماں باپ کی دعائیں بڑی قیمتی ہیں اتنی قیمتی ہیں کہ روایت میں آتا ہے کہ والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد جب حضرت موسیٰؑ اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کے لئے طور پہاڑ پر آنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے موسیٰ سنبھل کے آنا، حضرت موسیٰ نے حیران ہو کر پوچھا باری تعالیٰ آخر کیوں! اب سے پہلے تو آپنے کبھی بھی ایسی وارننگ نہیں دی، آخر مجھ سے کون سا گناہ سرزد ہو گیا ہے؟ کس پاپ کا مجھ سے ظہور ہوا کہ آپ ایسی تنبیہ کر رہے ہیں۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا، موسیٰؑ بات یہ ہے کہ اب تمہاری ماں کا انتقال ہو گیا ہے جب تمہاری ماں حیات تھی تو اس کی دعاؤں کے طفیل میں تمہاری بہت ساری لغزشوں کو معاف کر دیا کرتا تھا۔ مگر اب تمہاری ماں نہ رہی اس لئے اب اس کی دعائیں بھی تمہارے ساتھ نہ رہیں لہٰذا اب سنبھل کر آنا۔

بس اسی پہ میں اپنی بات ختم کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ ہم تمام نوجوانوں کو والدین کی صحیح خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

والدین کی نافرمانی کا انجام

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم. اما بعد

اعوذ باللہ من الشیطان الرحیم ، بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال النبیُ صلی اللہ علیہ وسلم:. کُلُّ الذُّنُوْبِ یَغْفِرُ اللّٰہُ مِنھَا مَاشَاءَ اِلاَّ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہٗ یُعَجِّلُ لِصَاحِبِہٖ فِیْ الْحَیٰوۃِ قَبْلَ الْمَمَاتِ (مشکوۃ شریف:۔ صح:۴۲۱)

فرزندان توحید! والدین کی نافرمانی کی سزا بہت سخت ہے، ماں باپ کی نافرمانی پر آخرت میں پکڑا اور سزا الگ، دنیا میں بھی ماں باپ کے نافرمانوں کو دردناک عذاب سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

مشکوۃ شریف کی حدیث ہے، محمد عربیؐ فرماتے ہیں کہ اگر تم نے ماں باپ کو ستایا تو اس وقت تک موت نہ آئے گی جب تک کہ دنیا ہی میں اس کا مزہ نہ چکھ لو معلوم ہوا کہ آخرت میں والدین کی نافرمانی کی جو سزا ملے گی سو ملے گی ہی اس کے علاوہ دنیا میں بھی والدین کے نافرمان کو کسی نہ کسی صورت میں سزا ملے گی۔

حضرت علقمہؓ ایک جلیل القدر صحابی ہیں، بستر مرگ پر تڑپ رہے ہیں نزع کا عالم طاری ہے، مگر روح قفس عنصری سے پرواز نہیں کر رہی ہے، ماہیٔ بے آب اور مرغ بسمل کی سی حالت ہے، اتنی دلخراش اور دردناک

Scanned by CamScanner

حالت ہے کہ اپنے اور پرائے سب کی آنکھیں اشکبار ہیں اور سب آنسوؤں وسسکیوں کے درمیان باری تعالیٰ کے حضور علقمہؓ کی موت کی دعا کر رہے ہیں اور تڑپ تڑپ کر کہہ رہے ہیں، خدائے ذوالجلال علقمہؓ کی یہ دردناک حالت دیکھی نہیں جاتی تو اسے اپنے پاس بلالے۔

کافی وقت بیت گیا مگر حضرت علقمہؓ کی روح پرواز نہیں کر رہی ہے اپنے اور بیگانے سب پریشان ہیں، بالآخر حضور کو علقمہؓ کی حالت کی اطلاع دی گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حضرت علقمہؓ کو بغور دیکھا اور فوراً تاڑ گئے کہ حضرت علقمہؓ والدین میں سے کسی کی نافرمانی کی سزا بھگت رہے ہیں، آپ نے پوچھا کیا علقمہؓ کے والدین زندہ ہیں، عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باپ انتقال کر گیا ہے البتہ ماں حیات ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علقمہؓ کی والدہ کو طلب کیا، وہ آئیں تو آپ نے پوچھا تمہارے بیٹے کا تمہارے ساتھ کیسا سلوک تھا حضرت علقمہؓ کی والدہ نے کہا یارسول اللہ میرا بیٹا شریف اور راست باز تھا مگر اپنی بیوی کو مجھ پر فضیلت دیتا تھا جس کی وجہ سے میں اپنے بیٹے سے ناخوش رہتی تھی۔ نبی اکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس یہی وجہ ہے کہ تیرے بیٹے کی جان اٹکی ہوئی ہے اور مر نہیں رہا ہے۔

چنانچہ آپنے حضرت علقمہؓ کی ماں کی رگ مامتا چھیڑنے کے لئے صحابہؓ کو حکم دیا کہ لکڑیاں جمع کرو اور علقمہ کو جلادو۔ ماں بہر حال ماں ہوتی ہے، اولاد اسکو لاکھ تکلیف پہنچائے مگر وہ اپنی اولاد کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی۔ حضرت علقمہ کی ماں نے جب سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم علقمہ کو جلائیں

Scanned by CamScanner

گے تو فرط محبت سے تڑپ گئیں۔اور آبدیدہ ہو کر بولیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بیٹے کو نہ جلایئے میں اپنے بیٹے کو معاف کرتی ہوں۔ حضرت علقمہؓ کی والدہ نے جب حضرت علقمہؓ کو معاف کر دیا تو حضورؐ نے حضرت علقمہؓ کے لئے دعا فرمائی اور حضرت علقمہؓ مالک حقیقی سے جا ملے۔

میرے دوستو! عبرت کا مقام ہے کہ جب اللہ تعالیٰ صحابی رسولؐ کو ماں کی نافرمانی کی اتنی کڑی سزا دے سکتا ہے تو ہم لوگ کس کھیت کی مولی ہیں۔ جبکہ صحابہ کرامؓ کا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ بڑے سے بڑا قطب، بڑے سے بڑا ابدال بڑے سے بڑا ولی اللہ ادنیٰ سے ادنیٰ صحابہ کے پاؤں کی گرد کو نہیں پا سکتا، مگر غور کیجئے کہ صحابیٔ رسولؐ کو بھی اللہ رب العزت نے ماں کی نافرمانی کی کتنی کڑی سزا دی۔اور ہمارا والدین کے ساتھ کیا حال ہے ہم لوگ ذرا ذرا سی بات پہ والدین پہ بگڑ جاتے ہیں اور اچھی بات کا حکم کرنے پر بھی حکم عدولی کر بیٹھتے ہیں۔بے چارے اگر دینی پٹڑی پر چلنے کا حکم کرتے ہیں تو انہیں جاہل اور دقیانوسی کہہ کر دھتکار دیتے ہیں۔

مواعظ اختری میں ایک واقعہ مرقوم ہے۔ایک نوجوان جوانی کے نشہ میں باپ کے گلے میں رسی باندھ کر بیس قدم تک گھسیٹتا لے گیا۔جب بیس قدم گھسٹ چکا تو باپ چلایا بس کر بیٹے اب اگر تو مزید آگے بڑھے گا تو ظالم ہو جائے گا۔بیٹا چونک پڑا اور حیرت سے بولا کیا اب بھی میرے ظالم ہونے میں کوئی کسر ہے باپ نے کہاں ہاں بیٹے ابھی تو ظالم نہیں ہوا۔ اس لئے کہ تیری طرح جب میں بھی جوان تھا تو میں نے بھی اپنے بوڑھے باپ کے گلے میں رسی باندھ کر بیس قدم گھسیٹا تھا، تو یہ تو نے

Scanned by CamScanner

ابھی میرے جرموں کی سزا دی ہے میں نے اپنے باپ پر جو ظلم کیا تھا ابھی تو نے اس کا حساب چکایا ہے۔

چنانچہ اس قسم کا اور ایک اور واقعہ مواعظ اختری میں مرقوم ہے۔ایک صوفی صاحب تھے، بڑے دیندار اور اللہ والے تھے مگر کوڑھ کی بیماری کے شکار تھے، کسی نے ان سے دریافت کیا صوفی صاحب یہ مرض آپ کو کیونکر لائق ہوا تو حسرت سے گویا ہوئے کیا بتاؤں، میری وجہ سے میری ماں بہت دکھی ہے بہت تکلیف دی تھی میں نے اپنی ماں کو ایک بار میری ماں نے مجھے بد دعا دی کہ خدا کرے تو کوڑھی ہو جائے اور جب میں مرجاؤں تو میرے جنازہ میں شریک نہ ہو سکے۔چنانچہ میری ماں مرگئی اور میں پاس ہونے کے باوجود ماں کے جنازہ میں شرکت نہ کر سکا، ہر چند میں نے جنازہ میں شرکت کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا، اور اب کوڑھ کی شکل میں ماں کی بد دعا کا عذاب جھیل رہا ہوں۔

اسی طرح کا ایک واقعہ جماعت کے ایک صاحب بیان کر رہے تھے کہ غالباً پاکستان کے کسی نوجوان کا واقعہ ہے، نوجوان آفس سے کام کر کے شام کو گھر لوٹا۔ پہنچتے ہی بیوی نے اس کی ماں کے خلاف شکایت کر دی، اب نوجوان نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ غصے میں دندناتا ہوا ماں کے پاس پہنچا، بے چاری ماں نماز پڑھ رہی تھی، سجدہ کی حالت میں تھی کم بخت نے ماں کی نماز کا بھی خیال نہ کیا اور ماں کی گردن پر پاؤں رکھ کر اتنی زور سے دبایا کہ بے چاری سجدہ کی حالت میں جاں بحق ہو گئی۔ نوجوان اور اس کے چچازاد بھائی نے ماں کو دفن کرنے کے لئے قبر میں اتارا۔ چچازاد بھائی صحیح

Scanned by CamScanner

وسالم قبر سے باہر نکل آیا، مگر نوجوان قبر سے نکلنے لگا تو قبر نے اسے دبوچ لیا۔ نوجوان خوف ودہشت سے چیخنے لگا، اسے قبر سے نکالنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی مگر وہ نہ نکلا سیکڑوں لوگوں نے دعائیں کیں۔ الٰہی اس کے گناہوں کو معاف فرمادے مگر کسی کی دعا وتدبیر کارگر نہ ہوئی، حتیٰ کہ نوجوان تڑپ تڑپ کر مرگیا۔ مجبوراً لوگوں نے اس کے اوپر بھی مٹی ڈال دی۔ لوگوں نے سارا واقعہ نوجوان کی بیوی کو سنایا تو وہ رونے لگی اور رورو کر عرض کیا کہ دوشی میں ہوں سارا قصور میرا ہے میرے ہی پاپوں نے میرے شوہر کو زندہ درگور کیا ہے۔ وہ آفس سے کام کر کے گھر لوٹا تو لوٹتے ہی میں نے اس کی ماں کے خلاف زہر اگل دیا، بے چارہ کام کا تھکا ماندہ تھا، دماغ میں سیکڑوں فکریں الجھنیں اور قیاس آرائیاں رہی ہوں گی بے چارہ میری محبت میں بھی اندھا تھا، اس لئے ماں کے خلاف میری شکایتیں سنیں تو ماں پہ بھڑک اٹھا اور میری محبت میں ماں کی عظمت کو بھول بیٹھا اور سجدہ کی حالت میں ماں کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا۔

میرے دوستو! لوگوں کی نگاہوں کے سامنے جب اس نوجوان کا یہ انجام ہوا تو قبر میں خدا جانے کتنا بھیانک عذاب بھگت رہا ہوگا۔ اس لئے دوستو ہمیں اس قسم کے واقعات سے سبق لینے کی ضرورت ہے اور والدین کی بھی ذمہ داری ہے کہ جہاں تک ہو سکے اولاد کے لئے بددعا نہ کریں کیونکہ احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ اولاد کے خلاف والدین کی بددعا کی راہ میں کوئی آڑ نہیں۔ اولاد کے خلاف جب والدین کے آنسو گرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فوراً ان آنسوؤں کو دامن اثر میں تھام لیتا ہے اس

Scanned by CamScanner

لئے والدین کو چاہئے کہ اپنی نالائق اولاد کیلئے بھی بددعا کے بجائے دعا کریں کیونکہ اولاد کی فلاح کی خاطر والدین کو آنکھوں کی قید پلکوں کی صلیب پر لٹک آنے والے اشکوں کے نقرئی قطرے بھی خدا کے حضور رائیگاں نہیں جاتے اور زمین پر گرنے سے پہلے شرف قبولیت سے نوازے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم تمام لوگوں کو والدین کی خدمت کی توفیق عطا کرے، اور اپنی مرضی کے مطابق زندگی گذارنے کی سعادت بخشے۔ آمین ثم آمین

وما علینا الاالبلاغ

Scanned by CamScanner

نعت رسولؐ

(از حضرت مولانا عبدالماجد صاحب دریابادیؒ)

پڑھتا ہوا محشر میں جب صلی علی آیا
رحمت کی گھٹا اٹھی اور ابر کرم چھایا
جب وقت پڑا نازک اپنے ہوئے بیگانے
ہاں کام اگر آیا تو نام ترا آیا
پُرسش تھی گناہوں کی اور یاس کا تھا عالم
بیکس کی خبر لینے محبوب خدا آیا
یہ نام مبارک تھا یا حق کی تجلی تھی
دم بھر میں ہوا فاسق ابدال کا ہم پایا
چرچے ہیں فرشتوں میں اور رشک ہے زاہد کو
اس شان سے جنت میں شیدائے نبی آیا
کیوں نزع کی دشواری آسان نہ ہو جاتی
تھا نام ترا لب پر اور سر پہ ترا سایہ
اک عمر کی گمراہی اک عمر کی سرتابی
جز تیری غلامی کے آخر نہ مفر پایا
حکمت کا سبق چھوڑا عزت کی طلب چھوڑی
دنیا سے نظر پھیری سب کھو کے تجھے پایا
سمجھے تھے سیہ کاری اپنی ہی فزوں حد سے
دیکھا تو کرم تیرا اس سے بھی سوا پایا
فاسق کی ہے یہ میت پر ہے تو تری امت
ہاں ڈال تو دے اپنے دامن کا ذرا سایہ

Scanned by CamScanner

نعت پاک

(از علامہ ماہر القادری)

رسول مجتبیٰ کہئے ، محمد مصطفیٰ کہئے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہئے

شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیاء کہئے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب خدا کہئے

جب ان کا ذکر ہو تو دل سراپا گوش ہو جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صلی علی کہئے

مرے سرکار کے نقش قدم شمع ہدایت ہیں
یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستہ کہئے

محمدؐ کی نبوت دائرہ ہے نور وحدت کا
اسی کو ابتداء کہئے اسی کو انتہاء کہئے

غبار راہ طیبہ سُرمۂ چشم بصیرت ہے
یہی وہ خاک ہے جس خاک کو خاک شفا کہئے

مدینہ یاد آتا ہے تو پھر آنسو نہیں رکتے
مری آنکھوں کو ماہر چشمۂ آب بقا کہئے

Scanned by CamScanner

المیہ مسلمانان ہند

(از خاموش غازی پوری)

رو داد مری بے تابی کی ان کو تو سنائی لوگوں نے
بیتاب تھے وہ بھی میرے لئے یہ بات چھپائی لوگوں نے
میرے ہی بدولت بزم سجی مجھ کو ہی وہاں ساغر نہ ملا
چھلکتی تھی گلابی میرے لئے، اور پیاس بجھائی لوگوں نے
لوگوں کی یہ فطرت کیا کہئے، اب مجھ کو شرابی کہتے ہیں
حالانکہ مجھے میخانہ کی خود راہ دکھائی لوگوں نے
جب خاک نشین نہ رہا، تب ٹوٹ کے برسا پانی وہاں
اس وقت کہاں تھی کالی گھٹا جب آگ لگائی لوگوں نے
مجھ سے ہی وفا کا درس لیا، میرا ہی نشیمن پھونک دیا
الزام تو آیا بجلی پر، اور آگ لگائی لوگوں نے
جب وقت پڑا تھا گلشن پر، مجھ سے ہی لہو کا دان لیا
میرے ہی لہو کے چھینٹوں سے، ہولی بھی منائی لوگوں نے
خاموش نہ کہنا راز وفا، اب اس میں ہماری کیا ہے خطاء
ہم نے تو زباں سے کچھ نہ کہا، خود بات بنائی لوگوں نے

Scanned by CamScanner

بارگاہ خداوندی میں

نذرانۂ محبت

از حق کانپوری

اسے عقل و آگہی سے کوئی واسطہ نہیں ہے
یہ ہے عشق کوئی منطق کوئی فلسفہ نہیں ہے
دل زار کو تو لیکر میں چلا ہوں اس گلی میں
کہیں کہہ نہ دے وہ ظالم مرے کام کا نہیں ہے
یہ نظر کی وسعتیں بھی کوئی کم نہیں ہیں لیکن
تجھے دیکھنے کی حد تک کوئی دیکھتا نہیں ہے
مرے شعر ان کی مدحت مری شاعری عبادت
مجھے بے نوا نہ سمجھو مرے پاس کیا نہیں ہے
مرے دل میں آنیوالے یہ نقاب رخ الٹ دے
کہ یہاں مرے علاوہ کوئی دوسرا نہیں ہے
مرا امتحان لے کر یہ مشاہدہ بھی کرلو
کہ مری نظر سے تم کو کوئی دیکھتا نہیں ہے
مجھے ناتواں سمجھ کر ارے ظلم کرنے والو
کہیں یہ سمجھ نہ لینا کہ مرا خدا نہیں ہے

Scanned by CamScanner

اشعار برائے تقاریر

اگر یہ اشعار تقریر میں موقع و محل کی مناسبت سے لائے جائیں تو تقریر میں مزید جان پیدا کر سکتے ہیں۔

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں
علامہ اقبالؒ

پسینہ آگیا مجھ کو گناہوں کی ندامت سے
ذرا اے ابر رحمت اپنے دامن کی ہوا دینا
ثاقب لکھنوی

باتوں سے بھی بدلی ہے کسی قوم کی تقدیر
بجلی کے چمکنے سے اندھیرے نہیں جاتے
علامہ اقبالؒ

تری دعا ہے کہ ہو آرزو تری پوری
مری دعا کہ تری آرزو بدل جائے
مری دعا سے فضا تو بدل نہیں سکتی
مگر ہے اس سے یہ ممکن کہ تو بدل جائے
علامہ اقبالؒ

نہیں منت کش تاب شنیدن داستان میری
خموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں میری
اڑائے کچھ ورق لالہ نے کچھ نرگس نے کچھ گل نے
چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستان میری
علامہ اقبالؒ

Scanned by CamScanner

اے وقت ہم کو کھوکھلی دیوار مت سمجھ
صدیوں سے زلزلوں کے مقابل رہے ہیں ہم طارق ابن ثاقب

ہم ہیں غدار تو پابند وفا تم بھی نہیں
اپنی کثرت پہ نہ اتراؤ خدا تم بھی نہیں جوش ملیح آبادی

محنت کا صلہ اہل خیانت سے نہ مانگو
مردے کبھی قبروں کی کھدائی نہیں دیتے احسان دانش

ایک ہو جائیں تو بن سکتے ہیں خورشید مبیں
ورنہ ان بکھرے ہوئے تاروں سے کیا بات بنے علامہ اقبالؒ

گذر جا بن کے سیل تند رو کوہ و بیاباں سے
گلستاں راہ میں آئے تو نغمہ جوئے خواں ہو جائے علامہ اقبالؒ

یہ سر عظیم ہے جھکنے نہ پائے وسیمؔ
ذرا سی جینے کی خواہش پہ مر نہیں جاتا وسیم بریلوی

چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا موج حوادث سے
اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے اصغر گونڈوی

ایک دل ہے اور طوفان حوادث اے جگر
ایک شیشہ ہے کہ ہر پتھر سے ٹکراتا ہوں میں جگر مراد آبادی

Scanned by CamScanner

بدلے ہوئے مرے غمخوار نظر آتے ہیں
مرحلے عشق کے دشوار نظر آتے ہیں
کشتیٔ غیرتِ احساس سلامت یارب
آج طوفان کے آثار نظر آتے ہیں
انقلاب آیا نہ جانے یہ چمن میں کیسا
غنچہ وگل مجھے تلوار نظر آتے ہیں
شکیل بدایونی

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا
علامہ اقبالؒ

غم محبت کی تلخیوں کا انہیں بھی احساس ہو چلا ہے
رہے سلامت یہ جذبۂ دل کسی کی عادت بدل رہی ہے
کفیل علوی

یہ مصرع کاش نقش ہر درو دیوار ہو جائے
جسے جینا ہو مرنے کے لئے تیار ہو جائے
جگر مراد آبادی

ترے عشق کی کرامت جو نہیں تو اور کیا ہے
کبھی بے ادب نہ گذرا مرے پاس سے زمانہ
جگر مراد آبادی

مصیبت کا بھی اک مقصد ہے دنیا کے حوادث میں
کہ اک ٹھوکر لگے اور آدمی ہشیار ہو جائے
اقبال سہیل

چھوٹوں سے یوں بڑوں کو تکبر نہ چاہئے
جھک کر ملے زمین سے اگر آسماں ملے
نامعلوم

Scanned by CamScanner

تم آسماں کی بلندی سے جلد لوٹ آنا
ہمیں زمین کے مسائل پہ بات کرنی ہے — منظر بھوپالی

کمی ہے کچھ نہ کچھ ہر آدمی میں — شفیق الایمان
مکمل پارسا کوئی نہیں ہے — گونڈوی

اب تو تسبیح کے دانوں میں مجھے قید نہ کر — شفیق الایمان
دیکھ آنے لگے خنجر مری گردن کے قریب — گونڈوی

چار دن کی ہے یہ دنیا تو ضروری ہے میاں
ایک انساں سے انساں ٹھکانے سے ملے — کیف بھوپالی

مرے ارادے کی خیر یارب مرے گلستاں کی لاج رکھ لے
ابھی سے بجلی تڑپ رہی ہے ابھی نشیمن بنا نہیں ہے — نامعلوم

جو مانگنا ہے خدا سے مانگ اے اکبر
یہ ایسا در ہے جہاں آبرو نہیں جاتی — اکبرالہ آبادی

میں نے ایک نوجوان سے پوچھا
پاس بی اے تو کرلئے بیٹا
تو نے سیکھا بھی ہے کچھ قرآن ور آن
بولا یہ بھی کچھ ضروری تھا — اکبرالہ آبادی

آدمی کے پاس کچھ ہے مگر
ایک تنہا آدمیت ہی نہیں — جگر مرادآبادی

Scanned by CamScanner

سبھی کچھ ہورہا ہے اس ترقی کے زمانہ میں
مگر یہ کیا غضب ہے آدمی انسان نہیں ہوتا — خمار بارہ بنکوی

باطل جو صداقت سے الجھتا ہے تو الجھے
ذروں سے یہ خورشید بجھا ہے نہ بجھے گا — ماہر القادری

زبانِ شیخ پر گنگا کی رٹ ہے ذکر کوثر بھی
کہو کمبخت سے اس پار یا اس پار ہوجائے — شفیق جونپوری

اچھا یقین نہیں ہے تو کشتی ڈبو کے دیکھ
اک تو ہی نا خدا نہیں ظالم خدا بھی ہے — فانی بدایونی

جو آئینے سے ملا، آئینے پہ جھنجھلایا
کسی نے اپنی کمی کی طرف نہیں دیکھا — نامعلوم

وہ میرا بھائی ہے کیا میں بھی اس کا بھائی ہوں
اسی سوال نے الجھن میں ڈال رکھا ہے — رؤف خیر

شفیق رندسا پاپی کہاں بخشش کے قابل تھا
مگر بے حد کریمی ہے مزاج بندہ پرور میں — شفیق جونپوری

تڑپ کے شان کریمی نے لیے لیا بوسہ
کہا جو سر کو جھکا کر گناہ گار ہوں میں — علامہ اقبالؒ

تو مجھے نواز دے تو یہ ترا کرم ہے ورنہ
تری رحمتوں کا بدلہ مری بندگی نہیں ہے — نامعلوم

Scanned by CamScanner

کم ظرف کو عروج پہ لانے سے بیشتر
دامن کی فکر کیجئے پگڑی سنبھالئے — تابش مہدی

یہاں کوتاہی و ذوقِ عمل ہے خود گرفتاری
جہاں بازو سمٹتے ہیں وہیں صیاد ہوتا ہے — علامہ اقبالؒ

تقدیر کا شکوہ بے معنی جینا ہی تجھے منظور نہیں
آپ اپنا مقدر بن نہ سکے اتنا تو کوئی مجبور نہیں — اصغر گونڈوی

اثر کرے نہ کرے سن تو لے مری فریاد
نہیں ہے داد کا طالب یہ بندۂ آزاد — علامہ اقبالؒ

بات جو دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں ، طاقت پرواز مگر رکھتی ہے — علامہ اقبالؒ

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کردے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں — علامہ اقبالؒ

اے غم دل بہار بن کے مجھے میکدے کی فضاء پہ چھانے دے
مدتوں بعد مسکرایا ہوں آج جی بھر کے مسکرانے دے — نریش کمار شاد

خود پیاس کا صحرا ہوں مگر دل کی یہ ضد ہے
ہر دشت پہ ساون کی طرح ٹوٹ کے برسوں — نامعلوم

نالۂ بلبلِ شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی — نامعلوم

Scanned by CamScanner

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں — نامعلوم

آگ اک بار جو بھڑکے گی تو پھیلے گی ضرور
دل جلے گا جو ہمارا تو جلوگے تم بھی — نامعلوم

اترنے والے ابھی تک نہ بام سے اترے
تڑپنے والے تڑپ کر فلک کو چھو آئے — علامہ اقبالؒ

لگی گر آگ جل جائے گا سارا گلستان حالی
سمجھ مت صحن گلشن میں مرا ہی آشیانہ ہے — حالی

ابھی سے کیوں جھلکتے ہیں تمہاری آنکھ میں آنسو
ابھی چھیڑی کہاں ہے داستان درد دل میں نے — نامعلوم

کوئی عروج پہ پہونچے تو چاہئے اس کو
کہ اپنے طور سے بندہ لگے خدا نہ لگے — نامعلوم

داستان دل نہیں ہے آپ سنئے تو سہی
ہم جفائے آسماں کا ماجرا کہنے کو ہیں — نامعلوم

قفس میں دیتے ہو کیا طعن سست پروازی
فضا کھلی ہوئی ملتی تو امتحان ہوتا — اقبال سہیل

آدمی وہ نہیں حالات بدل دیں جن کو
آدمی وہ ہیں جو حالات بدل دیتے ہیں — جگر جالندھری

Scanned by CamScanner

یہ دورِ ستم ہے کوئی جینے کا ہنر سیکھ
مر جانا مرے شہر میں آسان بہت ہے نامعلوم

ہم تری جفاؤں کا سب حساب کردیں گے
اپنے اپنے موسم میں ہر درخت پھلتا ہے حیات وارثی

مرے مولا مری آنکھوں کو سمندر دیدے
چار بوندوں پہ گذارا نہیں ہوگا مجھ سے عشرت کرتپوری

نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر علامہ اقبالؒ

ابھی دادِ ستم مجھ سے زمانہ لے نہیں سکتا
ابھی نظروں میں تو ہے اور تیرا جام ہے ساقی
میکدہ ہوجائے گا ویران گر ہم اٹھ گئے
کیا سمجھتا ہے ہمیں ، ہیں زینتِ میخانہ ہم نامعلوم

گر نظمِ میکدہ نہیں بدلا تو ساقیا
مے خوار چھین لیں گے تیرے ہاتھ سے سبو نامعلوم

اب شعورِ مئے گلفام بدلنا ہوگا
جس میں گردش نہ ہو وہ جام بدلنا ہوگا نامعلوم

نشیمن نہ رہتا نشانی تو رہتی
ہمارا تھا کیا ٹھیک رہتے نہ رہتے

Scanned by CamScanner

زمانہ بڑے غور سے سن رہا تھا
ہمیں سوگئے داستان کہتے کہتے
نامعلوم

اے چشم شعلہ بار ذرا دیکھ تو سہی
وہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو
اکبرالہ آبادی

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت میں جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے
علامہ اقبالؒ

وہیں سے درحقیت زندگی کی راہ ملتی ہے
سفینہ غرق ہوجائے جہاں ٹکرا کے ساحل سے
نامعلوم

کوئی گر صلح کے پھولوں کو پیروں سے کچل ڈالے
تو شاخ گل کی ہر پتی پہ قتل عام لکھ دینا
جوہر کانپوری

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد
محمد علی جوہر

اس کی تلوار کا خم مجھ سے روانی مانگے
زہے قسمت کہ مرے خون سے پانی مانگے
جب سے اعلان محبت کا کیا ہے میں نے
مجھ سے ہر ایک محبت کی نشانی مانگے
نامعلوم

زندگی زندہ دلی کا نام ہے
مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں
علامہ اقبالؒ

Scanned by CamScanner

ہاتھ پہونچے بھی نہ تھے زلف بتاں تک مومن
ہتھکڑی ڈال دی ظالم نے خطا سے پہلے — مومن خان مومن

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا — علامہ اقبالؒ

یہ ٹوٹی پھوٹی سی تقدیر جو ہے میری ہے
یہ میرے پاؤں میں زنجیر جو ہے میری ہے
میں جنگ ہار کے بھی معتبر سپاہی ہوں
مرے نیام میں شمشیر جو ہے میری ہے — انور جلال پوری

اپنا کردار آئینہ کرلو
سانپ شیشے پہ چل نہیں سکتا — نامعلوم

آسائشوں نے جرأت گفتار چھین لی
مخمل نے تیرے پاؤں کی رفتار چھین لی — نامعلوم

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح



Scanned by CamScanner